دور حاضر کی
آستر کو ابھارنا

گلوبل ایڈوانس تربیت برائے خواتین

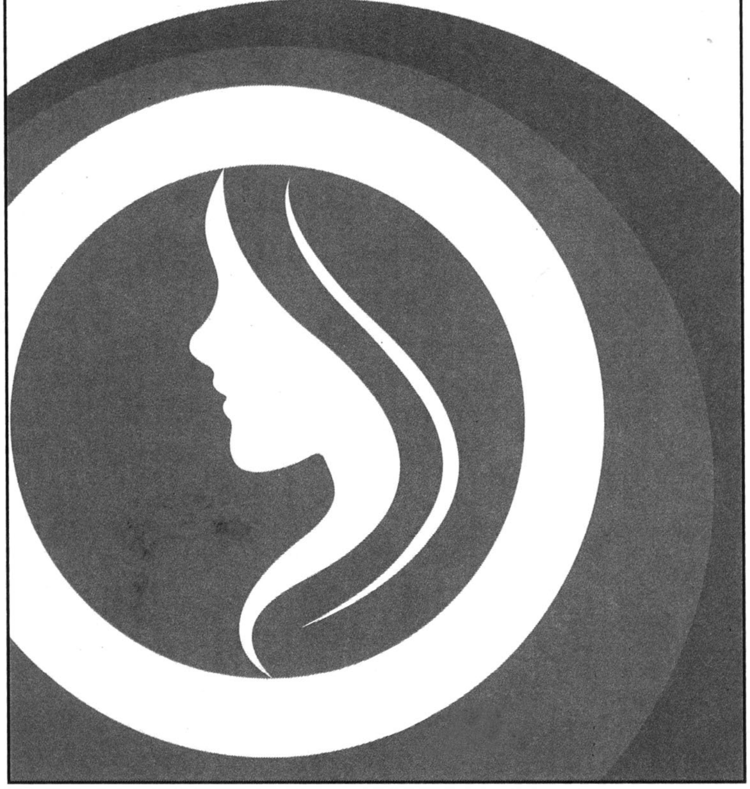

کونی پارکر

فہرست مضامین

پیش لفظ	3
تعارف	4

میں کون ہوں؟

1- مسیح میں میری شناخت	5
2- روح میں چلنا	13
3- اپنی زندگی کا نقشہ بنانا	19
4- اپنے ماضی سے نپٹنا	25

میرے تعلقات

5- خُدا کے ساتھ تعلقات پروان چڑھانا	32
6- خِدمتی قیادت	44
7- اِقدار، ترجیحات اور توازن	51
8- روابط، شخصیات، تعلقات	58

میری قیادت

9- خُدا کے بتائے ہوئے مقام تک پہنچنا	68
10- ٹیم ورک - قیادت کی کُنجی	74
11- عکاسی، خُوشی، عزم	80
12- عکاسی، خوشی، عزم	88

Bibloiography	**93**

پیش لفظ

عزیز دوستو!

آپ ایک خاص مقصد کے لِئے بُلائے گئے ہیں۔

گلوبل ایڈوانس کی طرف سے یہ کتاب آپ کو دی گئی ہے تاکہ آپ اِیمان میں مضبوط ہوں اور دوسروں پر مسیح کیلئے اثر انداز ہونے میں مدد کرے۔

آپ میں سے بیشتر ایسی تہذیبوں میں اِس کتاب کو استعمال کر رہے ہیں جہاں خواتین کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا جاتا، میں چاہتا ہوں کہ آپ اِس بات کو جان لیں کہ خدا آپ کے بارے میں بڑے خیالات رکھتا ہے۔ آپ خدا کی شبیہہ پر خلق کیے گئے ہیں وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور خواہشمند ہے کہ آپکی زندگی کو دوسروں کی تبدیلی کیلئے استعمال کرے۔

آستر کی طرح، آپ بھی اِسی طرح کے وقت کیلئے بُلائی گئی ہیں، یہ کوئی حادثہ نہیں ہے کہ آپ تاریخ کے اُس دور اور مقام میں زندہ ہیں جہاں خدا آپ کو استعمال کریگا اور خدا کے جلال کیلئے دوسروں پر اثر انداز کرے گا۔

ہماری دُعا ہے کہ آپ حوصلہ مند ہو اور دوسری خواتین پر اثر انداز ہونے کیلئے بھلائی سے لیس ہو کیونکہ آپ خدا کے منصوبے جو آپکے خاندان، معاشرے، آپکی قوم اور دنیا کیلئے انتہائی اہمیت رکھتی ہیں۔
شکرگزاری کے ساتھ آپکو بھیجنے کیلئے پرعزم۔

جوتھن شبلی- صدر - گلوبل ایڈوانس

وِیٹنی ڈُورتھی- کواڈینٹر، (The Esther Initiative)

تعارف

''یسوع نے پاس آکراُن سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کُل اِختیار مُجھے دِیا گیا ہے۔ پس تُم جا کر سب قوموں کوشاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پہ عمل کریں جِنکا میں نے تُم کو حُکم دِیا ہے اور دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تُمہارے ساتھ ہوں''۔(متی 20-18:28)

اپنی زمینی زندگی میں یسوع مسیح نے یہ آخری ہدایات اپنے شاگردوں سے کہیں جو اُس کے دل کے کتابچہ میں درج تھیں۔ کیا آپ نے اس بات پہ غور کیا کہ یسوع نے صرف اپنے حیران کن شاگردوں کو نجات اور فردوس میں ایک گھر کا وعدہ کیا؟۔ انہیں کہا گیا کہ وہ تمام قوموں میں جا کر شاگرد بنائیں اُن کو تعلیم دو جن کا میں نے تمہیں یہ حُکم دیا ہے۔ ایک بہت بڑی للکار کہ شاگرد بنانے کیلئے ہمیں اپنی زندگی اُن کیلئے کھولنی پڑتی ہے اور اِن تحفظات کے بغیر کے وہ اِس خدمت کو جاری رکھیں اور دوسروں سے محبت کریں۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ ہر روز دُنیا کے خالق و مالک اور جوروحوں کے نجات دینے والے سے رشتہ اُستوار کریں۔

یہ میرے لِئے بڑے اعزاز اور خوشی کی بات ہے کہ میں اِس کتاب کو آپکے لکھوں، جس میں اپنی ذاتی قائدانہ سفر کو بھی شامل کرسکوں۔ ان میں سے کچھ تجربات سے سیکھے اور کچھ وہ ہدایات جو قابل اساتذہ سے جن سے میرا واسطہ پڑا، کچھ کتا بوں سے پڑھا، سیمناروں میں اور پیغامات سے سیکھا اور لاگو کر دیا اور کچھ اسباق میں نے اپنی کامیابی و نا کامی سے سیکھے۔ میں آزادانہ طور سے یہ کہتی ہوں کہ یہ تمام بنیادی اُصول ہیں اور اِس عنوان کو سلجھانے کیلئے نہیں بلکہ میں نے الگ سے مزید مطالئے کیلئے یہ حوالے دیئے ہیں، اگر خاص عنوان میں آپ دلچسپی کا یا تذ بذب اور آپ سے مطابقت رکھتا ہو۔

میں نے یہ اسباق اسلئے تحریر کئے ہیں کہ جو لوگ خواتین کیلئے قائدانہ مواد تلاش میں ہیں۔ جو مثالیں اور تجربات بیان کِئے گئے ہیں وہ ایک عورت کے نقطہ نظر سے ہے۔ اگر آپ مسیحی خاتون رہنما ہے جو خدا کی بادشاہت کیلئے آنے والی نسلوں کو تربیت دے رہی ہیں۔ تو میں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہوں گی ان بارہ اسباق کو قائدین کی تربیت کیلئے پیش رو بنائیں۔ اگر آپ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنی خدمت کے سفر کا آغاز کیا ہے تو دُعا کے ساتھ ایسے ہم خیال لوگوں کی تلاش کریں اور متفقہ طور پر ایک ناصح کا تقرر کریں جو آپ سے اپنی حکمت اور تجربات بانٹ سکے۔

مُجھے اُمید ہے کہ جب اِن اسباق کا مطالعہ ایک گروہ کے صورت میں کرے جس میں ہر شخص انفرادی طور پر پڑھے اور سوچ بچار کرے قبل اِسکے آپ آن لائن یا شخصی طور پر ملیں اور اپنے خیالات، تجربات اور حکمت کو ایک دوسرے سے بانٹیں اور حوصلہ افزائی کریں۔ قیادت کرنا فروتنی و عاجزی کا تجربہ ہوسکتا ہے۔ اگر آپ اپنے کو پیدائشی قائد نہیں سمجھتی تو آپ درست جگہ پہ ہیں نہ ہی موسیٰ، جدعون اور داؤد کو چنا کے وہ ہزاروں کی رہبری کریں۔ خُوشخبری یہ ہے کہ خدا اسلئے ہمیں نہیں کہہ رہا ہے کہ ہم شاگرد کے وہ ہماری پیروی کریں بلکہ ایسے شاگرد جو یسوع کی پیروی کریں۔

جو ہمیشہ (ہمارے) ساتھ ہے اور جو زمین اور آسمان کا کُل اختیار تھامے ہوئے ہے۔

کاش اُسکی حکمت اور حضوری ہم سبھوں کی رہنمائی کرے جب ہم نے اُس کی پیروی کا فیصلہ کرلیا ہے۔

سبق نمبر1: مسیح میں میری شناخت

قائدانہ صلاحیتوں کے بنیادی اصولوں میں سے پہلا اصول یہ ہے کہ آپ اس بات کو جان لیں کہ آپ کون ہیں اور کہاں جانا چاہتے ہیں۔اس کے بغیر، آپ اور آپ کے پیچھے چلنے والے تمام لوگ بے مقصد خود کو برباد کر لیں گے۔ بحیثیت مسیحی، مسیح میں ہماری شناخت بالکل واضح ہے۔کلام پاک میں سینکڑوں آیات ایسی موجود ہیں جن میں خدا نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم کون ہیں۔ہم زمین کا نمک ہیں، دنیا کے نُور ہیں، مسیح کے ایلچی، اُسکا کلیسیائی بدن، شاہی کاہنوں کا فرقہ اور ایک مقدس قوم ہیں۔لیکن خدا کیا کہتا کہ میں کون ہوں؟ وہ مجھے کیسے دیکھتا ہے؟ مجھے پتہ ہے کہ میں نئے سِرے سے پیدا ہوا ہوں (یوحنا3:3)۔کیا یہ میری شناخت تبدیل کر سکتی ہے؟ اگر ہاں، تو کیسے اور کیسے نہیں؟ پولوس نے ان تمام سوالات کا افسیوں میں پُر زور طریقہ سے جواب دیا ہے، ایک خط جو مسیح یسوع میں وفاداروں۔۔۔ مقدسین کو لِکھا گیا جس میں سب شامل ہے۔

1۔ مُبارک ہوں: ''ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو، جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی۔'' (افسیوں 1:3)۔لفظ بابرکت (blessed) ایک یونانی لفظ "یولوگیو (eulogeo)" سے اخذ کیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں ''کسی شخص کے بارے میں اچھا بولنا''۔میں حمد کرتا ہوں (خدا کے بارے میں اچھا کہتا ہوں) جس نے مجھے برکت بخشی (جو میرے بارے میں اچھا کہتا

ہے)۔کیا یہ کمال کی بات نہیں ہے کہ وہ خدا جس نے اپنے کلام کی قُدرت سے سے تمام عالموں اور کائنات کو کچھ نہیں سے جنم دیا، وہ کس قدر خوبصورتی سے مسیح میں میری زندگی کے بارے میں ''ہر طرح کی روحانی برکت بخشنے'' کی بات کرتا ہے؟ جب میرے حوصلے پست ہوں یا میں غم زدہ ہوتا ہوں اور ایسا محسوس کرتا ہو کہ میرے پاس دینے کو کچھ بھی نہیں، تو میرا خدا میرے بارے میں اچھا کہتا ہے، میری تعریف کرتا ہے اور مجھے ہر طرح کی روحانی برکت بخشتا ہے۔ پُرانے عہد نامہ میں باپ اپنے بچوں پر برکت کا اعلان کرتے تھے، یاد کریں مِصر میں یعقوب اپنے پوتے کو برکت دیتا ہے، داوٗد کی برکت سلیمان پر اور برکت میں ایک تخلیقی قُدرت ہے، اور خدا، ہمارے باپ نے اپنی تخلیقی برکتیں ہم پر نازل کی ہیں، ہر طرح کی روحانی برکات۔اس کا کیا مطلب ہے، اس بارے میں سوچیں!!

2۔ میں چُنا ہوا ہوں: ''چنانچہ اُس نے ہم کو بنایِ عالم سے پیشتر اُس میں چن لیا تا کہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں''۔(افسیوں 1:4) خدا نے مجھے خود چنا ہے۔اس بات سے بالہ تر ہو کر کہ کوئی میرے بارے میں کیا کہتا یا سوچتا ہے، میں کوئی حادثہ نہیں ہوں، نہ ہی کسی خیال کی وجہ اور نہ ہی کوئی غلطی ہوں۔ حتیٰ کہ اگر میرے والدین میرے لڑکا نہ ہونے پر مایوس ہوں، خدا نے مجھے لڑکی کے طور سے چُنا ایک ایسی عورت جو اسکے دِل کے مُطابق ہو، اپنے دل سے بنائی گئی ایک عورت۔اور یہ کوئی آخری لمحہ میں لیا جانے والا اور جلد بازی کا فیصلہ نہیں۔ مجھے کائنات کی بنیاد سے پیشتر چُنا گیا۔اس نے مجھے میری ماں کے پیٹ میں بنایا (زبور 13:139)۔

لفظ چُنا یونانی لفظ EKLEGOMAI سے اخذ کیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں ''خود کے لئے چُننا/اِنتخاب کرنا''۔اُس نے مجھے چُنا اور اپنا ہونے کا دعویٰ کیا۔ جب ہم بازار میں پھل چُنتے ہیں تو بہترین چنتے ہیں، اس وجہ سے نہیں کہ جو وہ ہمیشہ سے ہیں بلکہ ان کی اس صلاحیت کی وجہ سے جو ہم ان میں دیکھیں اور خاص طور سے ایک خاص مقصد کو دِماغ میں رکھتے ہیں خالص واعلیٰ۔ خُدا کا ہمیں چُننا ہمارے لِئے باعث فخر نہیں ہونا چاہیے'' بلکہ خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چُن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کریں اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا کہ زورآوروں کا شرمندہ کرے۔''(1 کرنتھیوں 27:1)

''مگر اس نے مجھ سے کہا کہ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے کیونکہ میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔ پس میں بڑی خوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کروں گا تا کہ مسیح کی قدرت مجھ پر چھائی رہے۔''

بلکہ یہ ہمیں اُمید بخشتی اور حوصلہ بڑھاتی ہے اور ہمیں گھٹنوں کے بل لے جاتی ہے جب ہم جان جائیں کہ دارومدار اس پر ہے۔(2- کرنتھیوں 9:12)

۳۔ مجھ سے محبت کی گئی ہے: ''اور اس نے اپنی مرضی کے موافق اور مُحبت میں مُقرر کیا۔ (افسیوں 5-1:4)

کلام پاک میں سینکڑوں آیات ہمیں خدا کی اپنے بچوں سے گہری اور نہ ختم ہونے والی محبت کے بارے میں بتاتی ہیں مگر رومیوں 39-8:38 اور رومیوں 8-5:7 سے پُر زور طریقہ سے کوئی اور بیان نہیں کرتا۔

''کیونکہ مجھے یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسُوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی۔ نہ فرشتے نہ حکومتیں۔ نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں۔ نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق''۔ (رومیوں 38,39-8)

''کسی راست باز کی خاطر بھی مشکل سے کوئی اپنی جان دے گا مگر شائید کسی نیک آدمی کے لئے کوئی اپنی جان تک دے دینے کی جرأت کرے۔ لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یُوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا''۔ (رومیوں 8-7:5)

ہم میں سے بیشتر زمینی باپ کی بے پناہ محبت کو کبھی نہیں جانتے اور خدا کی محبت ایک نا قابل یقین خواب کی مانند لگتی ہے اور اپنی روحوں کے گہراؤ میں اس کا انتظار کرتے ہیں۔ وہ محبت جو مضبوط ہے، شرائط کے بغیر ہے، جو شفقت سے بھری، معاف کرنے والی، بے لوث، مہربان اس محبت میں نرمی ہے۔ وہ اس کی پیشکش کرتا ہے اور اس سے بھی زیادہ۔ ہم میں سے کچھ نے گہرے جذباتی زخموں کا تجربہ کیا ہو اور شائید یہ سوال کر رہے ہوں، ''اگر خدا مجھ سے محبت کرتا ہے اور وہ انتہائی طاقتور ہے تو اس نے میرے ساتھ ایسا کیوں ہونے دیا؟'' وہ چاہتا ہے کہ ہم جان لیں کہ ہمارے درد میں وہ ہمارے ساتھ ہے، وہ ہمارے ساتھ اور اس کا دل بھی ہمارے ساتھ۔ وہ ہمیں خُوش آمدید کہتا ہے کہ ہم اُس کی طرف دوڑیں اور اس کی محبت و شفائیہ قوت سے لپٹ جائیں۔

نوٹس

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

جبکہ میری طرح کے دوسرے لوگ بھی ہیں جو مہربان و فیاض باپ جو جانتے ہیں۔ یہ میرے لِئے آسان تھا کہ ایک عقلمند و معاف کرنے باپ کا اِنتخاب کروں۔ میں نے اُسے اپنے باپ کی طرح تصور کیا جو میری آئیڈیل شخصیت ہیں۔لیکن میں کبھی اس دن کو نہیں بھلا سکتی جب میں گھر کی یاد میں بے حال تھی اور خدا نے مجھ سے بات کی کہ ''میں تمہارا باپ بننا چاہتا ہوں''۔اور یہی وہ وقت تھا جب میری آنکھوں سے چھلکے گر گئے اور یکا یک وہ موجود رہنے والی طاقت اور اپنا آپ ایک حقیقت بن گیا۔

میں نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔اگر آپ اس بات کو جاننے کے لِئے کہ آہیں بھر رہے ہیں کہ وہ آپ سے غیر مشروط مُحبت کرتا ہے تو اس سے پوچھیں کہ وہ آپ پہ حقیت ظاہر کرے۔اور اس کے بعد اُسے اپنے دن کے کسی بھی وقت اسکی تلاش کریں۔

۴۔ مجھے اپنایا گیا ہے: ''اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اس کے لے پالک بیٹے ہوں۔'' (افسیوں 1:5)

صِرف خُدا نے مُجھے چُنا ہی نہیں برکت دی اور محبت کی بلکہ مُجھے لے پالک کر کے اپنے خاندان میں شامل کر کے میراث میں شامل کِیا۔(یوحنا 1:12 ،افسیوں 1:11 ،گلتیوں 4:6-7)

خدا کے خاندان کا فرد کیسے اعزاز کی بات ہے، دنیا بھر میں موجود اپنے بہن اور بھائیوں سے ملنا۔ہم چاہے ایک زبان نہیں بولتے یا ایک جیسی ثقافت کو نہیں رکھتے،لیکن ہماری ایک باپ، ایک ہی نجات دہندہ اور ایک ہی روح ہے جو ہمیں محبت میں متحد کرتی ہے تا کہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔

۵۔ مجھے قبول کیا گیا ہے: ''تا کہ اس کے اس فضل کی جلال کی ستایش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مفت بخشا''۔ (افسیوں 1:6)

لفظ ''قبول'' یونانی لفظ ''CHARITOO'' سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں '' مسرت لینا، خُوشی پانا''۔اس نئے عہد نامہ میں اس لفظ کا استعمال لفظ کا لوقا 28:1 میں کیا گیا ہے۔جب فرشتوں نے آ کر مریم کو کہا تھا کہ تُو عورتوں میں مُبارک ہے۔خدا نے مجھے مسرت بخشی۔اس نے مجھ میں راحت پائی۔اس نے مجھے قبول کیا، اس نے کہا کہ مجھ پر تیرے کرم کی نگاہ ہے۔خواتین خاندان اور بچوں کے ساتھ وقت گزارنا پسند کرتی ہیں۔ہم ایک دوسرے کی کہانیوں کو سننا اور اپنی باتیں بتانا پسند کرتے ہیں۔بحثیت عورت رشتے ہمارے لِئے اہمیت رکھتے ہیں ہیں؛ وہ ہمیں توانائی بخشتے اور روح کو گرماتے ہیں۔۔جب تک وہ نہیں

ہور دکیا جانا ہمارے لِئے دوگنا مشکل وقت ہوتا ہے؛ زخم گہرے ہو جاتے ہیں۔ کیسی زبردست بات ہے کہ بادشاہوں کا بادشاہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہمیں بالکل ویسے ہی قبول کرتا ہے جیسے ہم ہیں۔ وہ نہ ہی ہمیں ترک کرتا ہے اور نہ ہی ہم سے مُنہ موڑتا ہے۔ وہ ہم سے کہتا ہے کہ ہم اسکے تخت کے پاس دلیری سے آئیں (عبرانیوں 16:4)۔ جب میں دُعا کرتی ہوں، تو میں ذہن میں تصور کرتی ہوں کہ میرا خدا خوبصورت سنہرے کمرے میں شان وشوکت سے بیٹھا ہے۔ جیسے ہی میں دروازہ کے نزدیک گئی تو اس کا چہرہ خُوشی سے منور ہو گیا اور وہ صرف اپنی موجودگی میں ہی مجھے خُوش آمدید نہیں کہتا بلکہ اپنے بازوؤں کو میرے لئے کھول دیتا ہے تا کہ میں اپنے باپ سے گرم جوشی سے لپٹ جاؤں۔ مجھے قبول کرلیا گیا، یہ بڑا افضل واسکی شادمانی ہے۔

۶۔ مجھے چھڑایا گیا ہے: ''ہم کو اس میں اس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی حاصل ہے''۔ (افسیوں 1:7)

یونانی زبان میں ''رہائی'' کو ''APOLYTROSIS'' کہتے ہیں۔ یہ ایک بنیادی لفظ ہے، جس کے معنی ''کھُلا ہوا، کھولا گیا'' ہیں، جسے کسی کو قید سے رہائی دلوانے، بند چیزوں کو کھولنا اور دیواروں کو گرانے کی اصطلاح میں استعمال کیا جاتا ہے۔ روت کی کتاب میں رہائی کو بڑے واضح انداز مین بیان کیا گیا ہے۔ روت کے ایام جب ایک خاندان تباہ حالی کا شکار تھا۔ ''خاندانی معاملات میں قریبی رشتہ دار جو کے اِس کے اس معاملہ میں بوعز ہے اس کو لازم تھا کہ خاندانی زندگی کے لِئے چھڑائے اور جو غلامی میں ہے رہائی دِلائے۔'' (KITTEL، 1964، صفحہ نمبر 330) اور جب ہم گرتے ہیں تو گناہوں کی غلامی کے ہاتھ بِک جاتے ہیں؛ ہم گناہوں کے غلام بن جاتے ہیں۔ (1 کرنتھیوں 22:15 رومیوں 6:16) لیکن خدا، یسوع مسیح کے خون سے ہماری رہائی کی قیمت ادا کر کے ہمیں گناہوں سے آزاد کرتا ہے۔ وہ گناہوں کی زندان کی دیواریں توڑ دیتا ہے جس نے ہم کو قید کر رکھا تھا اور ہمیں اپنے خاندان میں شامل کر لیتا ہے۔ (رومیوں 6:18) روت کی کہانی ہماری کہانی ہے۔ یسوع ہمارا بوعز، ہمارا قریبی چھڑانے والا جس نے ہماری رہائی کی قیمت ادا کی اور ہمارا ہمارے آسمانی باپ سے رشتہ کو بحال کریں۔

۷۔ مجھے معاف کیا گیا ہے: ''ہم کو اس میں اس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اُس کے فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔'' (افسیوں 1:7) میرا ماضی معاف کر دیا گیا ہے۔ تمام ماضی۔ اور میں خدا کی نظر میں پاک وراستباز ہوں۔ ''اُس نے مجھے نجات کے کپڑے پہنائے۔ اس نے راست بازی کی

خلعت سے مجھے ملبس کیا''۔(یسعیاہ61:10) اور میں نے''نئی انسانیت کو پہن لیا جو خدا کی مانند حقیقی راستبازی میں پیدا کی گئی ہے''۔(افسیوں24:4)ابرہام کی طرح''میں خدا پر ایمان لائی اور یہ میرے لِئے راستبازی گنا گیا''۔(رومیوں4:3) میں داؤد کے ساتھ مِل کر یہ کہہ سکتی ہوں''مبارک ہے وہ شخص جس کی خطا کو معاف کیا گیا، جس کے گناہوں کو ڈھانکا گیا۔ مبارک ہے وہ شخص جس کی خطاؤں کو خُدا حساب میں نہیں لاتا''۔(زبور 12:32)

''خطا'' کا لفظ عبرانی زبان کے لفظ''PESA'' سے نکلا ہے جس کا مطلب''سرکش گناہ'' ہے۔(''مجھے معلوم ہے کہ یہ غلط ہے لیکن میں پھر بھی اس کو کرونگا'')۔حتیٰ کہ وہ گناہ خدا نے معاف کر دیا ہیں۔ داؤد نے اس کا تجربہ کیا تھا۔ خدا میرے دوسرے گناہوں کو بھی معاف کر دیگا جو مُجھ سے سرزد ہوئے، میرے اخلاقی زوال اور بدکرداری کو بھی جو میرے دل میں پنہاں تھی۔ میرے گناہوں کی قیمت یسوع مسیح کے خون سے ادا کر دی گئی ہے اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ''اگر میں اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو میر گناہوں کو معاف کرنے اور ہمیں گناہوں کے معاف کرنے میں سچا اور عادل ہے۔(1-یوحنا9:1) یہ ایسا کچھ نہیں جو میں کر کے معافی کما سکوں۔''کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔'' (افسیوں 9-8:2)

8۔ اُس کے ساتھ مجھے آسمانی مقاموں پر بٹھایا گیا:''اُس نے''مجھے مسیح یسوع میں شامل کر کے اُس کے ساتھ جلایا اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھایا''۔(افسیوں 2:6) اور سردار کاہن کے سامنے مقدمہ کی سماعت کے دوران مسیح یسوع نے یہ گواہی دی کہ''اب سے ابن آدم قادرِ مطلق خُدا کی دہنی طرف بیٹھا رہے گا''۔(لوقا 69:22)

نوٹس

مسیح یسوع کو جانتے تھے کہ وہ کہاں جارہے ہیں اور وہ ہمیں بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ ان سب کے مضمرات کیا تھے؟ مسیح میں ہمیں دشمن پر اختیار دیا گیا۔ اور اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مسیح کے نام میں اس اختیار کا استعمال کریں۔

۹۔ مجھے بلایا گیا ہے: ''اور تمہارے دل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اس کے بلانے سے کیسی کچھ اُمید ہے اور اس کی میراث کے جلال کی دولت مقدسوں میں کیسی کچھ ہے''۔ (افسیوں 1:18) مجھے اُس نے بُلایا کہ اُمید میں زِندگی گزاروں۔

یاد کریں:

- 1- یوحنا 2:3 عزیزو! ہم اس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہونگے۔ اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اسکی مانند ہونگے کیونکہ اُسکو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔
- افسیوں 1:3-6 ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی۔ چنانچہ اس نے ہم کو بنایِ عالم سے پیشتر اُس میں سے چن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اس کے لے پالک بیٹے ہوں تاکہ اس کے فضل کے جلال کی ستایش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مفت میں بخشا۔

مرکزی سچائی:

میں مُبارک ہوں۔ مجھے چُنا گیا ہے۔ مجھ سے محبت کی گئی۔ مجھے اپنایا گیا۔ مجھے قبول کیا گیا۔ مجھے چھُڑایا گیا۔ مجھے معاف کیا گیا۔ مجھے آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھایا گیا۔ میں بُلایا گیا ہوں۔

آپ کا ردِعمل:

1۔ فہرست میں سے 3 ایسی سچائیوں کا انتخاب کیجئے جو اس وقت آپ میں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ کس طرح ان سچائیں کو مشاہدہ کرنے سے یہ سچ آپ کو اپنے بارے میں سوچنے کے انداز کو تبدیل کر سکتا ہے، خدا کے

دور حاضر کی آستر کو ابھارنا

بارے میں آپ کی سوچ اوراُن لوگوں کے بارے میں جن کا آپ بہت زیادہ خیال کرتے ہیں، سوچنے کے انداز کو تبدیل کر سکتا ہے۔

الف۔ ....

ب۔ ....

ج۔ ....

2۔ ان میں سے ایسی کون سی سچائیاں ہیں جس پر یقین کرنا آپکے لئے انتہائی مشکل ہے؟ وہ کیا اقدامات ہونگے جو آپ کل سے اس اپنے بارے اس سچائی کو قبول کرنے کی خاطر اُٹھائیں گے؟ جن میں دُعا کا آسان طریقہ کار بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ہر روز خدا سے یہ دعا کریں کہ وہ ان سچائیوں کو دل پر ظاہر و ثابت کرے یا پھر آپ کتاب مقدس کا مُطالعہ کریں کہ خُدا اس بارے میں کیا کہتا ہے الفاظوں پر غور کریں یا پھر کوئی ایسا قدم جو خُدا آپ کے دِل میں ڈالتا ہے۔

3۔ ان میں سے کونسا سچ آپکے لئے قبول کرنا آسان ہے اور کیوں؟ آپ یہ سوچتے ہیں کہ کیا کِسی وقت کلام مقدس کی کوئی آیت یا مطالعہ کے دوران ذاتی تجربہ یا خُدا کی طرف سے کوئی بھید یا کسی اور بات نے آپ کے دِل کی سچائی کو ثابت کِیا۔

مزید مطالعہ کے لئے

He Loves Me by Wayne Jacobsen (Jacobsen, 2000)

Beleiving God by Beth Moore (Moore, 2004)

The Blessing by Smalley and Trent (Smalley & Trent, 1986)

سبق نمبر 2: روح میں زندگی بسر کرنا

میں ایک نیا مخلوق: بدن ، جان اور روح

خدانے ہم سب کو تین اپنے حصوں سے ضم کر کے تخلیق کیا۔ روح، جان اور بدن (1 تھسلنیکیوں 23:5) اگر ہم جان کو اپنا ذہن سمجھیں، مرضی اور احساسات اور اپنی روح کو اپنے۔ اِسے ہم آسانی سے یوں سمجھ سکتے ہیں

جب میں مسیحی ہوا تو وہ میری روح تھی جس کو نیا بنا دِیا گیا۔ (2- کرنتھیوں 17:5) میرا بدن ویسا ہی رہا، نہ میرا وزن گھٹا نہ بڑھا، نہ میرے بالوں کے رنگوں میں اور نہ ہی میری روح (ذہن، مرضی اور احساسات) میں کوئی بھی فرق نہیں پڑا۔ مسیحیت کو قبول کرنے سے پہلے اگر میں اچھا ریاضی دان نہیں تھا تو میں بعد میں بھی اچھا نہیں تھا۔ مسیحی داخل ہونے سے قبل اگر میں مضبوط اعصاب کا مالک تھا تو بعد میں بھی اتنے ہی مضبوط اعصاب کا مالک ہوں اور اگر میں کسی جذباتی صدمہ کا شکار تھا تو ممکن ہے کہ بعد میں ویسا ہی برقرار رہوں۔ تو نیا کیا بنا؟ میری روح۔ نجات کے بعد

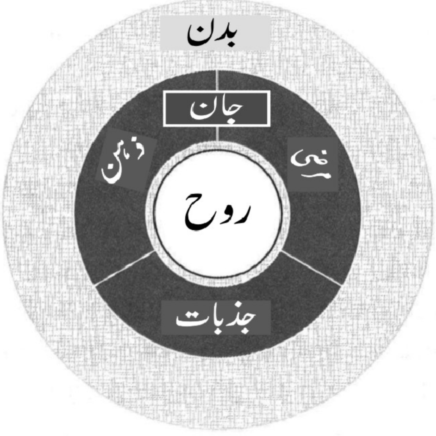

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

خُدا نے رابطے کا آلہ میرے اندر نصب کر دِیا، میری روح میں، گو کہ جو خدا نے مجھ سے کہی قائل کی، پر میرا جسم، اعصاب اور جذبات بنا جدوجہد کے گواہی کے قائل نہ تھے۔
(رومیوں 14:8) کہتی ہے کہ خُدا کا بیٹا ہوتے ہوئے میں خُدا کی راہنمائی میں چلتا ہوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟
اسکی روح میری روح کے ساتھ بات کرتی ہے، لگاتار اور ٹھہراوٴ کے ساتھ دھیمی آواز میں (1- سلاطین 19:11-12)
حالانکہ میری روح چاہتی ہے کہ جو خُدا مجھے کرنے کے لِئے کہے اُسکی پیروی کروں۔ میرا ذہن، مرضی و جذبات و بدن اپنے مقام کو بغیر جدوجہد کے نہیں چھوڑتے۔

میری دماغی تجدید:

مجھے اپنی دماغی تجدید کا آغاز کلام خُدا کو پڑھنے اور غوروخوض کرنے سے اور دُعا کے ساتھ شخصیت و منصوبوں کو جاننا ضروری ہے (رومیوں 2:12)۔ میں اپنی روح کی حوصلہ افزائی کر سکتی ہوں کہ دُعا، روح میں پرستش اور روح میں دُعا کے وسیلہ سے آگے بڑھے۔ جستجو سے میری روح آگے بڑھی اُسی قدوس سے میرا دِماغ، جذبات، احساسات اور بدن پر عبور حاصل ہوتا جائیگا۔ جیسے کلام خدا سے میری عقل کو نیا کر دے، یہ آغاز ایسے ہوگا کہ خُدا کی روح میں ڈھلتے جائیں۔

لیکن اچھی اور بری خبر یہ تھی کہ میرا ذہن اسی بات میں ڈھلتا جاتا ہے جو میں اس میں ڈالتا ہوں۔ اگر میں اسے کلامِ خدا اور خدا کے خیالات سے بھرتا ہوں تو یہ خدا میں ڈھلتا جائیگا اور اگر میں اسے غلط سوچوں سے کتابیں ٹی وی فلم و موصیقی اور دیگر منفی گفتگو بھروں گا تو اس کی تجدید کا عمل سست و ناگوار ثابت ہوگا۔

اپنے دماغ کو کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے اس بات کو بھی سیکھنا ہے کہ میری روح میرے خیالات کو کنٹرول کرے۔ ''جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دلکش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کیا کرو''۔
(فلپیوں 8:4) بدقسمتی سے جب ہم منفی خیالات سوچتے ہیں تو آخر کار ہم منفی الفاظ میں رہتے جو ہمیں منفی حرکات میں دھکیلتے ہیں (اِمثال 7:23) جو کہ منفی عمل کا باعث بنتا ہے جو کہ ایک ناقبل گزیر بات ہے۔

بحثیت نئے اسکول جانے والے دو بچوں کی ماں ہوتے ہوئے میں نے اس حلقے میں کافی محنت کی، اس سوچ سے بے خبر اپنے بچوں کے لنگوٹ بدلواتے ہوئے اور ناک صاف کرتے ہوئے ناگزیر ہے اس خیال کے بنا پر کہ

میرے بچوں کو میری توجہ کی ضرورت ہے، میں نے لوگوں اور اپنی حالاتِ زندگی کے بارے میں منفی سوچنا شروع کر دیا۔ مجھے یقین نہیں ہوا کہ کتنی جلدی میری سوچ منفی ہوئی ہوگئی۔ایک روز میں نے خودکو پہاڑ کی چڑھائی پر ایک لمبے سخت اونچائی پر جاتے دیکھا،اور مجھے یاد ہے کہ میں یہ دُعا کر رہی تھی کہ اے خدا اگر آپ مجھے منفی خیال کے بارے میں خبردار کریں تو میرے نیچے پھسلنے سے بچنے میں آسانی ہوگی۔جب میں پہاڑ کی بلندی پر ہوں میں اپنے دِن کا آغاز اس دُعا کے ساتھ کرنے لگی اور خُدا وفادار رہا کہ میری روح کہ یکا یک خبردار کِیا کہ وہاں مت جانا۔اس وقت میں نے یہ جانا کہ اگر میں کلام مقدس کو پڑھوں،حمد وثناء یا پرستش کے گیت گاؤں تو یہ بری روح کو پھر سے خالص اور خوبصورت بنا کے اُٹھا کھڑا کرتا ہے۔ہمیں خُود پر الزام نہیں لگانا چاہیے جب ہم منفی خیالات میں پھنس جائیں مگر ہمیں توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔

منفی خیالات گُناہ ہیں کیونکہ وہ خُدا کے کلام کے برخلاف ہیں (فلپیوں 8:4)۔روح القدس سے کہیں کہ جب آپ منفی سوچیں تو وہ آپ کو ملامت کرے۔(یوحنا 16:7-8)خُود سے اپنے ذہن کی جنگ کو جیتنے کی کوشش نہ کریں،وہ آپ کی مدد کے لِئے موجود ہے،اُسے مدد کے لِئے پُکاریں اور آگے بڑھیں۔فلپیوں 1:6 کے مطابق مطالعہ کریں،جس نے تم میں نیک کام شروع کِیا وہ اس کے لائق ہے کہ وہ اس ضرور پورا کرے میں اپنی زندگی میں مُثبت رویہ کے بارے میں سیکھ سکتا ہوں۔

اپنے جذبات اور مرضی سے اطاعت کرنا:

نہ صرف میرے دماغ کو تبدیلی کی ضرورت ہے بلکہ میری مرضی کو خُدا کے تابع ہونا سیکھنا ہے۔پولوس رسول کچھ یوں لکھتے ہیں۔"میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور میں جو اب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں م جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو

نوٹس

نوٹس
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....

میرے لئے موت کے حوالہ کر دیا''۔(گلتیوں 2:20)
ہر روز میری مرضی کا مصلوب ہونا ضرور ہے تا کہ خدا کی مرضی کا شناؤ شروع کروں۔اُسے اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں ماننا ہے جس میں میری سوچ بھی شامل ہے۔
میرے جذبات کا بھی خُدا کے روح کے تابع ہونا ضرور ہے جو اب ہم میں سکونت کرتا ہے۔
اگلے ابواب میں ہم ماضی میں ہونے والے اپنے زخمی جذبات سے کیسے نبرد آزما ہوا جائے بھی سیکھیں گے۔مگر آیئے اس سادہ سے سوال پر غور کریں جو ایک نومولد مسیحی پوچھتا ہے۔
میں جانتا ہوں کہ ہمیں خُوش رہنا چاہیے (فلپیوں 4 : 4۔ 1- تھلنیکیوں 5:16)اور میں نے ایسے مسیحوں کو بارے میں پڑھا ہے جو ایسی زندگی گزار رہے ہیں لیکن میں کیسے ایسا کرنا سیکھ سکتا ہوں؟
افسیوں 5:20 میں یہ راز کھُلتا ہے''اور سب باتوں میں ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے نام سے ہمیشہ باپ کا شُکر کرتے رہو''
کورائی ٹین Corrie ten Boom ایک کہانی بتاتی ہیں کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران خُدا کی شکرگزاری کے بارے میں سیکھتی ہے کہ مرکزی کیمپ میں حشرات سے جو انکی بہن نے جو گارڈ کیمپ سے دور رکھتے تھے جب میں دل کی گہرائیوں سے شکرگزاری سے زندہ رہنا سیکھ لوں اور مشکل ترین حالات میں بھی خُدا کی شکرگزاری کروں۔میں خُوشی و اطمینان کو اپنی روح کی گہرائیوں میں جاری کرتی ہوں میں اپنے حالات کے لئے خُدا پہ بھروسہ کرتی ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اس نے وعدہ کیا ہے سب میں بھلائی پیدا کرے گا۔چاہے اب میں بھلائی دیکھ رہی ہوں کہ نہیں(رومیوں 8:28)۔
جب چیزیں میری اُمید کے مطابق نہیں ہوتی اور وہ سب کچھ جو میں کر سکتی تھی میں نے کیا تو میں یہ فیصلہ کرتی ہوں کہ خُدا کے پاس بہتر منصوبہ ہے اور منتظرانہ طور پر یہ دیکھنا شروع کرتی ہوں کہ وہ کس طرح کام کرتا

ہے۔جیسے ہی میں ہر صورتحال کا اختیار خدا پر چھوڑتی ہوں، بجائے اس کہ اپنے منصوبوں کی نئے طرز پر تشکیل نو کروں، میں اپنی مرضی خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ میں نے اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ جس قدر میں خوشی اور امن کو اپنی زندگی میں جگہ دوں گی، اسی قدر میں خدا کی روح سے معمور اور پُر اُمید ہوتی جاؤں گی کہ ہر مشکل کے بعد آسانی اور خوشی ہے۔یہی اُمید ہے۔''وہ ہماری جان کا ایسا لنگر ہے جو ثابت اور قائم رہتا ہے اور پردہ کے اندر تک بھی رہتا ہے۔(عبرانیوں 19:6)اس لئے خداوند آپ پر مہربان ہونے کا انتظار کرتا ہے اور اسی لئے وہ خود کو اُٹھا کھڑا کرتا ہے تا کہ آپ پر مہربان ہو سکے۔اور اپنی محنت اور شفقت آپ پر نازل کرے وہ جو انصاف کا خدا ہے۔اس افراتفری، پریشان کن اور بدلتی دنیا میں مجھے زندگی کے لنگر کی ضرورت ہے۔

''تو بھی خداوند تم پر مہربانی کرنے کے لئے انتظار کرے گا اور تم پر رحم کرنے کے لئے بلند ہوگا کیونکہ خداوند عادل خدا ہے۔مبارک ہیں وہ سب جو اس کا انتظار کرتے ہیں۔''(یسعیاہ 30:18)

یاد کیجئے:

- 2- کرنتھیوں 17:5 ''اِس لِئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔پُرانی چیزیں جاتی رہیں۔دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔''
- یہوداہ 20 ''مگر تُم اے پیارو! اپنے پاک ترین اِیمان میں اپنی ترقی کر کے اور روح القدس میں دُعا کر کے۔''
- رومیوں 12:2 ''اس لِئے کہ جنہوں نے بغیر شریعت پائے گناہ کِیا وہ بغیر شریعت کے بھی ہلاک ہوں گے اور جنہوں نے شریعت کے ماتحت ہو کر گناہ کیا اُنکی سزا شریعت کے ماتحت ہوگی۔''
- گلتیوں 16:5 ''مگر میں یہ کہتا ہوں کہ روح کے موافق کے چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کرو گے۔''

مرکزی سچائی:

روح کے ساتھ چلنے میں ہر روز اپنے بدن کو منظّم کرنا شامل ہے۔اپنی سوچ بدلتے جائیں، جذبات کی شفا اور مرضی کی تابع ہو جائیں ہوسکتا ہے کہ یہ ایک للکار ہے یا بڑا مذہبی لگے مگر حقیقت میں یہ روشنی اور زندگی دینے والی آزادی ہے۔کیونکہ یہ شخصی جدوجہد سے حاصل نہیں کیا جا سکتا بلکہ لمحہ بہ لمحہ روح القدس کی تابعداری سے ہے۔

آپ کا رد عمل :

1- آپ کا کونسا حلقہ (بدن، ذہن، مرضی، جذبات) میں سے آپ کو کونسا زیادہ للکارتا ہے کہ اُسے روح القدس کے اِختیار کے تابع کریں کچھ دیر اس کے لِئے دُعا کرنے اور سوچنے میں گزاریں کہ کیوں اور کِن خیالات کو تحریر کریں۔

2- وہ کون سے اِقدام ہوں گے جو آپ اُٹھائیں کہ اس حلقے میں آپ کو فتح کو دیکھ سکیں؟

مزید مطالعہ کے لِئے ملاحظہ کریں:

What is Giftedness? (Hendrick 2013)

Discovering your Giftedness (Bock 2015)

Strength Finder 2.0 by Tom Rath (rath 2014)

Your Spiritual Gifts by Peter wagner (Wegnar 1994)

Discover your God-Given Gifts by Don & Katie Fortune (Fortune and Fortune 1987)

Free Sprotual Gifts Analysis (Gilbert 2015)

سبق نمبر 3 : میری زندگی کی نقشہ کشی

خدمت کے تمام تر سالوں میں میں نے سینکڑوں خُدا کی بیٹیوں کی کہانیاں سُنیں ۔ان گواہیوں میں جبکہ میرا نتیجہ کسی سائنسی مطالعہ سے اخذ کیا گیا ہو۔ میں ان کو تین عمومی مشاہدوں کے طور پر یہاں بیان کر دیتی ہوں۔

ا۔ متعدد خواتین نے ایسے گھرانوں میں پرورش پائی جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے تھے اور شائید ہی گرجہ گھر جاتے تھے۔اُن میں سے اکثر خواتین نے یہ تسلیم کیا کہ انکے لِئے یہ حیرانی کی بات تھی کہ چھوٹے بچے ہوتے ہوئے انہیں خُدا کی طرف لایا گیا کہ وہ دُعا کریں اور خُدا پہ اِیمان لائیں۔

۲۔ اپنی کہانی مجھے بتانے والی خواتین میں تقریبا آدھا حصہ ان خواتین کا تھا جو ماضی میں گالم گلوچ اور جنسی استحصال کا نشانہ بنی تھیں۔ان میں سے بہت نے اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات کو اس سے پہلے کبھی کسی کو نہیں بتایا تھا لیکن وہ محفوظ ماحول میں بات کرنے کو تیار تھیں۔

۳۔ وہاں قوت ہے، حکمت، حوصلہ افزائی اور بولنے کی طاقت، سُننے اور زندگی کے ان اسباق پر روشنی ڈالنے سے جو آپ نے ان کہانیوں سے سیکھا ہو۔

اس سبق کا مقصد آپ کے روحانی سفر میں مدد کرنا ہے اور مقصد ہے کہ آپ اپنی زندگی کے واقعات اور تجربات کو دُعائیہ نظریہ سے نیا آغاز دیں کہ آپ کون ہیں اور کس طرح خدا آپ کو بتا رہا اور پیش کر رہا ہے جس کے لیئے اس آپ کو قیادت کے سفر میں چُنا ہے۔

میرا ورثہ:

اپنے خاندان کا ایک درخت بنائیں جس میں لوگوں اور خاندانی رشتوں کے نام لکھیں کہ کس کا آپ کی زندگی میں مُثبت اثر و رسوخ رہا ہے، انکی تاریخ پیدائش، اموات کی تاریخ اور نام شامل نہ کریں جو آپ کو نہیں پتا۔

اس کا مقصد نسب نامہ خلق کرنا نہیں بلکہ خاندان کے اثر رسوخ کا مجموعہ تشکیل کرنا ہے۔ نام کے ساتھ رشتہ اور اس کا مثبت اثر جو آپ کی زندگی میں ہے لکھیں۔ جیسے کہ مثلا

میری اینڈ مونڈے۔ ماں

- دوسروں کی مدد میں خوشی کی مثل
- خاکساری کا عملی مُظاہرہ، مُصیبت میں کیسے غالب آئیں۔

آپ کے ایسے آباؤ اجداد بھی ہونگے، جن سے آپ کبھی نہیں ملے، لیکن ان کے فیصلوں کا آپ کی زندگی پر مثبت اثر ہوا ہوسکتا ہے۔ جیسے کہ شائید کسی دوسرے ملک میں تارکین وطن کا فیصلہ یا کاروبار شروع کرنے کا فیصلے نے پورے خاندان کا رُخ اور سمت تبدیل کر دی ہو۔

یہ خداوند کا کام آپکی زندگی کا وِرثہ ہے، اگرچہ یہ سب واقعات آپکی پیدائش سے قبل ہی کیوں نہ ہوئے ہوں۔

نوٹس

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

سبق نمبر3: **میری زندگی کی نقشہ کشی**

میری سوانح عمری:

پیدائش سے اب تک کی زندگی میں پانچ سال اضافہ کر کے سوچیں اور الگ کاغذ یا نوٹ بک پر ان تمام اہم چیزوں کو درج کریں جو آپکی زندگی میں پیش آئیں لوگ جو آپ پر اثر انداز ہوئے اور وہ جگہیں جہاں آپ گئے ہوں۔ایک مُختصر جملے میں تحریر کریں کہ وہ کیوں ضروری تھیں۔

خصوصی طور پر ان سب کے بارے میں۔

۱۔ مشکلات : خصوصی طور پر تکلیف دہ واقعات،لوگ اور تجربات

۲۔ خُوشیاں : خوشی اور اطمینان کے تجربات

۳۔ اثر انداز ہونے والے لوگ: وہ لوگ جن سے آپ متاثر ہوئے ہوں، استاد، والدین،قریبی دوست،رہنما جن سے آپ ملے یا ان کے بارے میں پڑھا ہو۔

۴۔ خدا کام کرتا ہے: جہاں آپ نے خدا کی موجودگی کو محسوس کیا ہو۔ان کاموں پر یقین کرنا جن میں خُدا کا ہاتھ آپ کی زندگی میں رہا تھا

مثلا 0 سے 5 سے پانچ سال

لوگ:

۱۔ماں

۲۔باپ

۳۔بہن

۴۔بھائی

مقامات:

۱۔ گھر

۲۔ دادا یا نانا،نانی کا گھر

۳۔ گرجا گھر

واقعات:

۱۔ بہن یا بھائی کی پیدائش

۲۔ اسکول کا آغاز

۳۔ خاندانی نقل مکانی

پسندیدہ کام:

۱۔ گھر کے کام میں ماں کا ہاتھ بٹانا

۲۔ مہمان نوازی کرنا

۳۔ کلاس روم میں اُستاد کی مدد کرنا

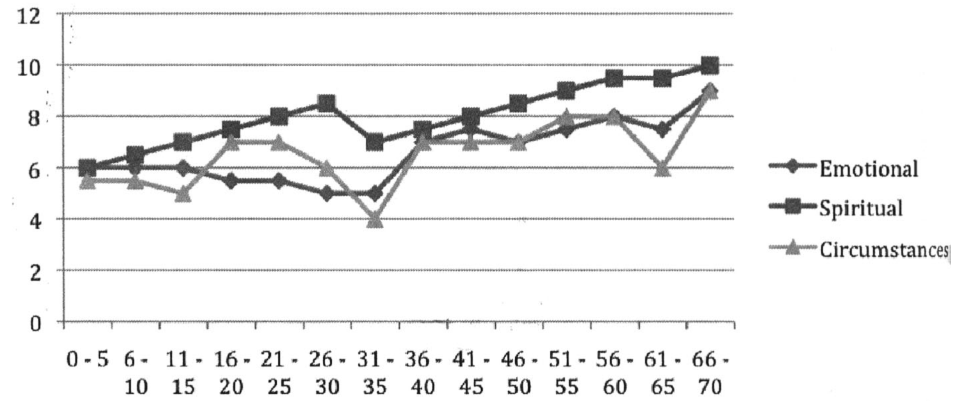

۱۔ ان معلومات کو استعمال کرتے ہوئے نیچے دی گئی سطر میں اپنی کز ندگی کے حالات کے نشیب وفراز کو بیان کریں، اگر ضروری ہو تو حاشیہ اور لمبا کھینچ لیں۔ایک یا دو لفظ بھی لکھیں کسی واقعہ / شخص / مقام میں جس نے آپ کو ذیادہ متاثر کیا اپنی جانچ پڑتال میں نقشہ کھینچنے کے لِئے 1 سے 12 تک گنتی کے اعداد کا تقرر کریں جو جذباتی روحانی اور حالات کے مُطابق آپ کی عمر سے مطابقت رکھیں۔

۲۔ اب مختلف رنگ سے کوئی حاشیہ یا ڈیزائن بنا کر اپنی زندگی کی مدت میں اپنے جذبات کے اُتار چڑھاؤ کو بیان کریں۔

۳۔ تیسرا حاشیہ مختلف رنگ یا ڈیزائن کا کھینچ کر اپنے روحانی اُتار چڑھاؤ کو بیان کریں (خُدا کے ساتھ چلنا)

میری بُلاہٹ، نعمتیں اور جذبہ:

جیسے آپ اپنے ورثہ اور زندگی کی گواہی کے بارے سوچتے ہیں تو کوئی ایسے تین حالات واقعات کا انتخاب کریں جن میں آپ نے سب سے زیادہ مطمئن اور فعال محسوس کیا ہو، اور ایسا وقت کہ جب آپ کو لگا کہ میں وہیں ہوں جہاں خُدا مُجھے لیکر جانا چاہتا ہے۔ وہ کرنا جس کے لِئے آپ پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ کوئی بھی مخصوص واقعہ یا دورانیہ جس میں آپ ایسے کام سے منسلک ہوں جس نے آپ کو للکارا ہو اور آپ نے کامیابی سے اسے ختم بھی کیا ہو۔

خالی دی گئی جگہ کو استعمال کرتے ہوئے مختصراً بیان کریں اور ان سوالات کا جواب دیں۔

سبق نمبر3: میری زندگی کی نقشہ کشی

الف۔ میں نے کس طرح یہ کرنا شروع کِیا؟

ب۔ میں نے یہ کیا کِیا؟

ج۔ میں نے اسے کیسے مکمل کیا؟

د۔ مجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں یہ کام بالکل درست کِیا ہے؟

ہ۔ مجھے اس کے بارے میں سب سے زیادہ کیا پسند آیا؟

پہلی کہانی

دوسری کہانی

تیسری کہانی

اس مقام پر اپنی کہانی کسی قابل اعتماد دوست کو بتائیں۔ رنگوں کی مدد سے تفصیلی طور پر واضح کریں کہ آپ نے کیا اور کیسے کیا نہ کہ کیوں کیا۔ آپ اس عمل کو تسلی بخش سمجھتے ہیں۔ آپ کے دوست کا کام ہے کہ باتوں کو سنے اور مختصراً وہ تحریر کردے جو آپ کر رہے ہیں اور ساتھ ہی کہ آپ کہاں اور کس کے ساتھ ہیں۔

آپ اور آپ کا دوست اپنی تحریروں میں مشابہت تلاش کریں۔

خلاصہ:

جس وقت آپ تنہا ہوں، دعا کی روشنی میں اپنی کہانیوں پہ غور کریں اپنے ماضی اور تجربات کی وراثت سے اور خُدا سے کہیں کہ اب ان کی روشنی میں آپ پہ ظاہر کرے جو آپ نے اپنے بارے میں سیکھا ہے اسکی بُلاہٹ اور ان مشقوں سے مقاصد حاصل کئِے ہیں اور آپ کو یہ لگ رہا ہوگا کہ کہانی نامکمل ہے اور خُدا آپ کے ارادہ کو جاننا باقی ہے۔ اس مشق کو ذاتی طور پہ کرتے ہوئے میں نے یہ جانا کہ میرا جذبہ خدمت خواتین و کاروبار کے لِئے ہے کچھ ہی عرصہ بعد میں ایک منسٹری جہاں میں شعبہ خواتین کی ڈائریکٹر تھی وہاں سے ریٹائرمنٹ لی اور 63 سال کی عمر میں MBA کے پروگرام میں داخلہ لِیا ایک ایسے اسکول میں جہاں علم الٰہیات اور کاروبار پر زور دیتے ہیں۔

دور حاضر کی آستر کو ابھارنا

آپ کے تجربات آپ کو شائید کم ڈرامائی تبدیلی میں لیں جائیں مگر کبھی بھی خُدا کی صلاحیت پر شک نہ کریں اور کب وہ آپ کی زندگی میں مداخلت کرے اور اپنی راہوں میں آپ کی راہنمائی کرے۔

یاد کیجئے۔

- زبور 139 :13-16 ''کیونکہ میرے دِل کو تو ہی نے بنایا میری ماں کے پیٹ میں تو ہی نے مجھے صورت بخشی۔ میں تیرا شکر کرونگا کیونکہ میں عجیب و غریب طور سے بنا ہوں تیرے کام حیرت انگیز ہیں میرا دل اسے خوب جانتا ہے۔ جب میں پوشیدگی میں بن رہا تھا اور زمین کے اسفل میں عجیب طور سے مرتب ہو رہا تھا تو میرا قالب تجھ سے چھپا نہ تھا۔ تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادے کو دیکھا اور جو ایام میرے لِئے مقرر تھے وہ سب تیری کتاب میں لکھے تھے جبکہ ایک بھی وجود میں نہ آیا تھا''
- زبور 37:23-24 ''انسان کی روشیں خُداوند کی طرف سے قائم ہیں اور وہ اسکی روہ سے خُوش ہے اگر وہ گر بھی جائے تو پڑا نہ رہے گا کیونکہ خُداوند اسے اپنے ہاتھ سے سنبھالتا ہے''

مرکزی سچائی:

خُدا آپ کے ساتھ ہے تب سے جب آپ اپنی ماں کے پیٹ میں تھی۔ مشکلات میں اور خُوشیوں کے وقت میں، شائید آپ کو اسکی حضوری کا احساس ہو یا نہیں کوئی بھی چیز آپکو اس کی محبت سے جدا نہیں کر سکتی۔''

آپکا رد عمل:

ا۔ آپ کے خیال میں خُدا نے آپ کو کونسی نعمتیں دی ہیں مگر آپ غفلت کی نیند میں سو رہے ہیں اور ابھی بادشاہت کے مقاصد بڑھنا باقی ہیں؟

۲۔ اب آپ کیا اِقدامات اُٹھائیں گے یا اگلے 5 سالوں میں اپنی نعمتوں کو دریافت کرنے کے لِئے اور ان کو استعمال کرنا شروع کر دیں کہ وہ نشونما پائیں۔

مزید مطالعہ کے لِئے ملاحظہ کریں:

What is Giftedness? (Hendrick 2013)
Discovering your Giftedness (Bock 2015)
Strength Finder 2.0 by Tom Rath (Rath 2014)
Your Spiritual Gifts by Peter wagner (Wegnar 1994)
Discover your God-Given Gifts by Don & Katie Fortune
(Fortune and Fortune 1987)
Free Spiritual Gifts Analysis (Gilbert 2015)

سبق نمبر 4: اپنے ماضی کے ساتھ نمٹنا۔

اب جب آپ نے کچھ وقت اپنی وراثت اور شخصی زندگی کے سفر کے بارے میں سوچنے میں خرچ کر چکے ہیں۔ یہ وقت یہ سوچنے کا ہے کہ وہ لوگ، مقامات یا واقعات، جن کی وجہ سے آپ کی زندگی خِدمت اور تعلقات کو شکل ملی۔ حکمت، گہرے بھید اور برکات جو دوسروں نے آپ کی زندگی میں اُنڈیلی جو آپ میں سے ہو کر دوسروں کی برکت کا باعث بن رہی ہیں۔ کس طرح منفی تجربات و مشکلات نے آپ کے تعلقات کو متاثر کِیا (2- تیمتھیس 2:2) ممکن ہے کہ چند ایک نے آپ کو ترس دل اور فکر انگیز صلاح کار دوست بنا دِیا ہو۔ آپ ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اِس عمل نے آپکو بہتر یا بدتر بنا دیا ہے اور سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ آپ مُثبت کی بڑھوتی اور منفی اثر کو کم کرنے کیلئے کیا کر سکتے جس نے ماضی کو متاثر کیا۔

کامیابی کی عکاسی کرنا:

کچھ منٹ سوچیں اپنی خُوشیوں کے بارے میں سوچیں، وہ وقت جب مُجھے لگا کہ میں وہی کر رہی ہوں جس کے لِئے خُدا نے مُجھے پیدا کِیا ہے اور اس کا بابرکت ہاتھ مجھ پہ ہے۔ آپ کیا سوچ رہے ہیں؟ کیا آپ فخر محسوس کر رہے ہیں جو آپ کرنے کے قابل ہوئے اور خواہش مندانہ خیال آپ کو اس مقام پہ لے گیا دکھ کی چاشنی یا خوف کے عروج کے دن ختم ہوگئے اور آج سب تنزلی کا شکار ہوگا، ایسی بہت سی باتیں ذہن میں آتی ہیں خُدا ان پہ عیاں

کرے جو آپ کے قریب ہیں مگر یہ کچھ باتیں ہیں جو مجھے اس نے سِکھائیں۔

جب میں نے سخت محنت کی اور نمایاں کامیابی حاصل کی تو یہ آسان تھا کہ گھمنڈی روح بن جاتی حالانکہ میں نے عقلمندی سے اپنی کامیابیوں کے لِئے دوسروں کے سامنے ڈینگیں نہیں ماری لیکن میرے دِل کے اندر شخصی داد موجود تھی۔ یہ انتہائی خطرناک ہے، نبوکدنضر سے بہتر کوئی اور یہ سبق نہیں سِکھا سکتا جو کہ زبردستی اپنی پرستش کرانا چاہتا تھا (دانی ایل 37:30:4) جو یہ سوچنے لگا کہ کام کی تکمیل کی یہ ایک الگ سوچ ہے''خبردار رویا اور بخشش ہے اور پھر بڑی ذلت'' اس نصیحت پہ غور کریں۔

ایسے وقت بھی آتے ہیں جب ہم فوراً اپنی کامیابی میں خُدا کے ہاتھ کو دیکھتے ہیں ایسا موقع جو معجزانہ طور سے روح القدس کی دھیمی سی آواز جو مشکلات میں رہنمائی کرتی ہے لیکن بعد کئی موقع حِکمت کے فیصلے و رسمی گفتگو کے دوران ایسی ملاقات، لیکن جب ہم بہت زیادہ گھنٹے کام کرے اپنا حدف حاصل کرلیں اور ہمارے اردگرد کے لوگ ہمیں مبارکباد دیتے ہیں۔ یہ آسان ہے کہ ہم اسے بھول جائیں ہمیں دیکھنے کے لِئے آنکھیں دی گئی ہیں اور سننے کے لِئے کان، سوچنے کے لِئے ذہن، سیکھنے کے لِئے تعلیمی مواقع اور محبت کرنے والے جنہوں نے ہماری پرورش کی۔ یہ سوچنا آسان ہے کہ ہم اپنی محنت سے کامیاب ہوئے ہیں اور ان کا شکریہ ادا کرنے میں ناکام ہو جائیں اور جنہوں نے اس سفر میں ہماری مدد کی، جیسے ہی آپ خُوشی کا اِظہار کریں خُدا کی شکر گزاری کریں اگر آپ نے پہلے کبھی ایسا نہیں کِیا جنہوں نے پہلے آپ کی زندگی کی بہتری میں کوئی کردار ادا کِیا انہیں کوئی خط یا ای میل لکھنے کا ارادہ کریں۔

اگر آپ دُکھی ہیں یا خوف زدہ ہیں کہ جو گذر گیا وہ بہت بہتر تھا زبور 16:139 میں خُدا فرماتے ہیں کہ''جو ایام میرے لِئے مُقرر تھے، جب کہ ایک بھی وجود میں نہ آیا تھا''۔ جب تک آپ کے بدن میں سانس ہے خُدا کے پاس آپ کے لئے کام ہیں کہ آپ اسکی بادشاہی کو وسعت دیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنی نگاہیں ماضی سے ہٹا کر اسکی رویا کو دیکھیں جس سے آپکا مستقبل جڑا ہے۔ AR Barnard ایک مشہور پیغام میں کہتے ہیں'' آپکی رویا، آپکا مستقبل ہے۔ کوئی شخص بغیر رویا دراصل بغیر مستقبل کے ہیں اور بغیر مستقبل کا مطلب کہ وہ ہمیشہ اپنے ماضی میں رہتا ہے، یسوع کی موت کے بعد پطرس تمام شاگردوں کو پھر ماہی گیری میں لے گئے، نعومی جب اس کے بیٹے اور شوہر مر گیا تو وہ اسرائیل واپس لوٹ آئی اور آدم بھی عدم میں واپس آجاتا اگر خُدا نے اسے روکا نہ ہوتا۔ اگر آپ اپنے بارے میں سوچیں کہ ماضی میں بسے رہیں تو سوال یہ ہے کہ تو کیا آپ اپنے مستقبل کو کھو بیٹھیں جو خُدا نے آپ کے لِئے رکھا ہے (یرمیاہ 11:29)۔

جذباتی زخموں کی شفا یابی:

ہم سب نے ایسا وقت گزرا ہے جب ہمیں لگا کہ ہمارے ارد گرد دنیا غیر متوقع طور پر بر بار ہو رہی ہے مثلا اچانک چاہنے والے کا چھوڑ دینا ، بیماری کا آنا، نوکری چھٹ جانا، مالی بحران کا شکار ہونا، بچوں کی بغاوت کسی دوست کا ہمیں دھوکا دینا، رشتوں کا ٹوٹ جانا یا کوئی اور بھی ایسا واقعہ ہمیں اس برے وقت کا احساس دِلاتے ہیں۔ یہ سب جذباتی چوٹیں تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ہم میں غم وغصہ, خوف، شرمندگی، مایوسی، الزام، ردکیا جانا، اوران سب کا ہمارے رشتوں پہ بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب تک ہم جذباتی زخموں سے نجات نہیں پاتے تو ہم کیسے یہ جان سکتے ہیں کہ ایسا کچھ ہوسکتا ہے؟۔

میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ یسوع مسیح شافی ہے صرف جسمانی نہیں جذباتی صدمات جنکا ہم شکار ہوئے ہیں جو ہماری روح میں کئی سالوں تک جُڑے رہتے ہیں بلکہ جذباتی غموں سے بھی شفا دیتا ہے، وہ ٹوٹے دلوں کو جوڑتا ہے اور اس کا یہ جوڑنا پیاز کے چھلکے اتارنے سے بھی زیادہ نرم ہے وہ ہمیں محبت بھرا احساس دِلاتا ہے وہ ہماری دیکھ بھال کرتا اور ہمارا علاج کرتا ہے۔ کئی بار چوٹوں یا زخموں کے عِلاج کے لِئے کچھ دوائیوں کی ضرورت پڑتی ہے لیکن ان زخموں میں اچانک سے ان کہی کوئی باتیں ساتھ بیٹھنا سمجھنا سمجھانا اس مرحم کا کام کرجاتا ہے جوان کو جلد ہی آرام بخشتا ہے۔

امثال 11:19 میں لِکھا ہے کہ "آدمی کی تمیز اُس کو قہر کرنے میں دھیما بناتی ہے۔ اور خطا کار سے درگزر کرنے میں اس کی شان ہے"

عزیزوں سے مِلنے والے زخم گہرے لگتے ہیں وہ اتنی جلدی ٹھیک نہیں ہوتے جوان کے دھوکہ دینے کی وجہ سے ہمیں لگتے ہیں یا ان کی باتوں سے جو وہ کہہ جاتے ہیں، اس میں زیادہ توجہ کی ضرورت درکار ہوتی ہے اور اگر ان زخموں کا عِلاج نہ کِیا جائے جیسے کہ جسمانی زخموں کا علاج نہ کِیا جائے تو وہ خراب ہو جاتے ہیں اور وہ جسم کے باقی حصوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں، اور جذباتی زخموں کا جلدی عِلاج کرنا بہتر ہے، ہم اپنی ذات کو دیکھتے ہوئے سچائی اور راستبازی کی بنیادوں پہ فیصلہ کرتے ہیں لیکن ہمارے دِلوں کو اندر زہر اور کرودھ بھرا پڑا ہے جس کی وجہ سے ہم رشتوں میں نقصان اُٹھاتے ہیں اور انہیں بھرنے کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے معافی جس سے آزادی حاصل ہوتی ہے، کلام خُدا میں یہ بات واضع بیان کی گئی ہے کہ معافی کوئی فرضی بات نہیں ہے اور متی 15:6 میں لِکھا ہے کہ "اگر تُم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا" معافی کا

مطلب یہ نہیں کہ اس انسان کو دُکھ دِیا جائے اور کہا جائے کہ دوبارہ ایسا نہیں کرنا اور معافی کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اس شخص کے ساتھ دوبارہ رشتہ بحال ہوجائے گا وہ شائید ہمیں دوبارہ دُکھ نہیں دیں گے ہم بس انہیں معاف کر سکتے ہیں اور انہیں پیار دِکھا سکتے ہیں ایسا نہیں کہ ہم انہیں پیار دِکھاتے ہوئے کوئی ایسی بات کہہ دیں جس کی وجہ سے ہمارا رشتہ ختم ہوجائے یا اندھا کر دے اس شخص کے لِئے جس نے ہمیں دُکھ دِیا ہے، تو ہمیں کیسے یہ دِکھا سکتے یا کر سکتے ہیں کہ ہم نے ماضی میں ہونے والی تمام غلطیوں کو معاف کر دِیا ہے جب ہمارے باتیں رائے یا فیصلے ان پر اثر انداز نہیں ہوتے یاد رکھیں کہ جتنا آپ معافی میں وقت لگائیں گے تکلیف اتنی ہی بڑھتی جائے گی تو جلدی سے معافی کا اِنتخاب کریں۔

جذباتی زخموں کی وجہ سے اور بھی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں جیسے کہ ذہنی دباؤ غم وغصہ و بیماری کا سامنا جس کی وجہ سے آپ کو ہسپتال جانا پڑ سکتا ہے، یسوع مسیح آج بھی ہمارے دِلوں کی رہنمائی کرنے اور شفا دینے والا ہے اس میں عظیم مُحبت میں سب کچھ ممکن ہے جسمانی اور جذباتی زخم چاہے وہ کِتنے ہی گہرے کیوں نہ ہوں اور باہر سے کیسے بھی نظر آتے ہوں یا چاہے ٹوٹے ہوئے رشتہ ہی کیوں نہ ہوں چاہے ان میں کتنا ہی غصہ وکڑواہٹ کیوں نہ ہو یا پھر ان میں جتنا بھی خوف ہو یسوع مسیح ان تمام زخموں کو اندر سے شفا دیتا ہے۔

ہم اس بات کو کیسے بیان کر سکتے ہیں کہ ماضی میں جو زخم ہمیں مِلے ہیں وہ ہماری آزادی پہ کیسے اثر انداز ہوئے ہیں، ہم سب کو یہ تجربہ حاصل ہے کہ جب کسی نے ہمیں کچھ کہا یا ہمارے ساتھ کچھ کِیا ہو اور ہم اپنے آپ کو اس ردعمل دیتے ہوئے نظر آتے ہیں جو کچھ واقع ہوتا ہے اور اس موقع کی نوعیت کو نہیں سمجھتے ایسا کیوں ہوتا ہے یا ایسا ہونے کا کیا اسباب ہیں؟ دراصل جذباتی زخم ایک جال ہے جو ہمارا دشمن ہمارے خلاف بُنتا ہے، کئی بار کوئی جھوٹ ہمیں اس بات کا یقین نہیں کرنے دیتا ''اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تمہیں آزاد کرے گی'' (یوحنا 32:8)

نوٹس

سبق نمبر 4: اپنے ماضی کے ساتھ نمٹنا۔

نوٹس

ہمیں جذباتی زخموں سے رہائی اور شفا پانے کے لِئے کِن اِقدامات کی ضرورت ہے (نوٹ: آپکو ایسے ساتھی کی ضرورت ہے جو آپ پر بھروسہ کرے اور آپ کے ساتھ مِل کے دُعا بھی کرے کہ ان اِقدامات پہ عمل کریں۔)

1- اپنے آسمانی باپ کے سامنے سنجیدگی سے آئیں اور یہ جانیں کہ آپ کو شفا کے لِئے مدد کی ضرورت ہے۔

2- پاک روح سے کہیں کہ آپ کی مدد کرے کہ آپ اپنے زخم کی تہہ یعنی سبب کو جانیں، وہ آپ کے ذہن میں فوراً آپ کے ماضی کو سامنے لائے گا اور اس پاک روح کی دھیمی سی آواز آپ کے دِل سے کلام کرے گی آپ کو جو کچھ مِلے شائید آپ اس سے چونک جائیں پر اس کی راہنمائی اِختیار کریں۔

3- اُسے کہیں کہ وہ آپ پر یہ تمام باتیں عیاں کریں اور آپ اِیمان کے ساتھ اس نتیجے کو حاصل کریں خُدا کا کلام سچ ہے اور باقی تمام دشمن کی باتیں سب جھوٹ ہیں، ''مجھے اپنے لِئے سب خُود ہی کرنا ہوگا کوئی اسے میرے لِئے نہیں کرے گا'' یہ بھی دشمن کا ایک جھوٹ ہے۔

4- توبہ کریں اور خُدا سے معافی مانگیں دشمن کے جھوٹ پہ یقین کرنا گُناہ ہے آپ نے ایسے اور بھی بہت سے کام کِئے ہوں گے جو گُناہ کے ذمرے میں آتے ہیں جیسے کہ کِسی غلط کام یا گُناہ میں کِسی کا ساتھ دینا۔

5- خُدا سے پوچھیں کہ کوئی ہے جو چاہتا ہے کہ آپ اُسے معاف کریں اور تابعداری کریں وہ (خُدا) آپ کو سب بتائے گا اور کِسی کو معاف نہ کرنا بھی گُناہ ہے، معافی اور شفا کے لِئے خُدا کا شکریہ ادا کرنا نہ بھولیں

دور حاضر کی آستر کو ابھارنا

مشکل اوقات کئی بار ہماری زندگیوں میں منفی اثر چھوڑ جاتے ہیں، خُدا کیوں ہمیں اس راہ پر لاتا ہے کہ ہم وہ تکلیف برداشت کریں اور دُکھ سہیں؟ اور کئی بار ہم سے کافی لوگوں کے ساتھ ایسا ہوا ہوگا مشکلات میں آپ طاقتور رہوئے ہوں گے، اور اپنی مرضی کو چھوڑ کے اس کی مرضی کو جان کے اس کے مطابق چلے ہوں گے۔

یاد کریں:

- یوحنا 32:8 ''اور سچائی سے واقف ہوگے اور سچائی تمہیں آزاد کرے گی۔''
- 2- کرنتھیوں 10 :4-5 ''اِس لِئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں۔ چُنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہیں ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کے فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔''
- 1- کرنتھیوں 13:10 ''تم کسی ایسی آزمایش میں نہیں پڑے جو انسان کی برداشت سے باہر ہو اور خُدا سچا ہے۔ وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمایش میں نہ پڑنے دے گا بلکہ آزمایش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کرے گا تا کہ تم برداشت کر سکو۔''

مرکزی سچائی:

خُدا کی خواہش ہے کہ ماضی کے بندھنوں سے آزاد ہو جائیں اور انہیں سچائی کی عینک سے اُسکی نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ گناہ، معافی، ضمیر کی پاکیزگی، زخم، شفا، شیطان کی شکست، موت، غلبہ پانا، محبت کی بحالی۔

آپ کا ردِ عمل:

اگر آپ متواتر خُدا سے اپنی زندگی کے چند حلقوں کے لئے معافی مانگ رہے ہیں، کچھ وقت اُس کے ساتھ ''اکیلے'' گزاریں اور پوچھیں کہ آپ پر ظاہر کرے کہ کیوں اس حلقہ میں فتح مند نہیں ہو سکے۔ میرے لِئے یہ مغروری کا گناہ تھا ایک روز جیسے کہ میں نے اقرار کیا مجھے لگا کہ خُدا نے کہا، کیا تو اس سے چھٹکارا چاہتی ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ میں کبھی اس سے آزاد ہوں گی اور فوراً جواب تھا ''ہاں'' اور اگلے 15 منٹ تک میری آنکھوں

سبق نمبر 4: **اپنے ماضی کے ساتھ نمٹنا۔**

کے سامنے وہ جھلکیاں چلتی رہیں جب میں دوسروں سے مُقابلہ کرتی تھی (میری بہن، دوست، شوہر) اور جیت کر فخر سے پھُول جاتی تھی۔ پھر اس نے مُجھ پہ ظاہر کِیا کہ مقابلہ کی روح سے تعلقات کیسے متاثر ہوتے ہیں اور حسد کی روح میں تبدیل ہو کر دل میں جڑ پکڑ لیتے ہیں، یہ میری آزادی کے سفر کا آغاز تھا خُدا آپ سے کس بارے میں بات کر رہا ہے؟

مزید مطالعہ کے لِئے ملاحظہ کریں :

Theophostic Prayer Ministry by Ed M. Smith (Smith 2005)

Totally Free by Robert Morris (Morris 2015)

Breaking Free by Beth Moore (Moore 1999)

Forgive and Forget by Lewis Smedes (Smedes 1984)

www.immanuelapproach.com

سبق نمبر 5: خدااور میرے رشتہ کا پروان چڑھنا

جس طرح ہمیں جسمانی حالت برقرار رکھنے کے لئے ورزش کی ضرورت ہوتی ہے،اسی طرح سے روحانیت میں بھی آگے بڑھنے کے لئے روحانی ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ باب مختصراً بارہ نقات کو بیان کرتا ہے جن کو بروئے کار لا کر آپ روحانی سفر میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔ بے شک آپ سب کو ایک ہی دن استعمال نہ کر سکیں زندگی کے ہر موڑ پر ان نکات پر مشتمل مشقوں کو یا اس عمل کی بہتری کے لِئے بیان کرتا ہے۔ یسوع نے خُدا نکا نمونہ دِیا جب وہ زمین پر تھے یہ کہ آپ کی روحانی نشونما ہو کرے گا بلکہ خُدا کے ساتھ قریبی رشتہ کو قائم کرے گا۔ یہ آپ کو روحانی دائرہ کی آگاہی کے ساتھ ساتھ مختلف نقطہ نظر کو سمجھنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ ان سب میں خُوشخبری یہ ہے کہ ان تقاضوں کی پیروی کرنے میں آپ کو علم الٰہیات سے متعلق جدید مطالعہ کی ضرورت نہیں بس ایسے دل کی ضرورت ہے جو خدا میں مشغول رہے۔

باوجود مذہبی فرائض کے ان کی ریاضت کا دہرانہ مقصد نہیں، اصل مقصد گناہ اور خود پرستی پر غور کرنا ہے۔ اور اگر ہم قوتِ ارادی اور یقین کے ساتھ اِن کا سامنا کریں تو اُن ریاکاروں کے مانند ہونگے جو اپنے روحانی مسائل کے حل کے لئے ظاہری معنوں کا استعمال کرتے ہیں۔ ''کیونکہ جو دل میں بھرا ہے وہی منہ پر آتا ہے۔'' (متی 34:12)۔

نوٹس

صرف خُدا دلوں کو بدل سکتا ہے لیکن یہ نظم وضبط آپ کو اپنے دل کو خدا کے کام کے لئے تیار کرنے میں مدد فراہم کریں گے۔
بیج بونے والوں کی تمثیل میں یسوع مسیح نے فرمایا کہ بیج خدا کا کلام ہے اور زمین اس کا دل۔ ان نقاط کے بارے میں بھی آپ اس طرح سوچ سکتے ہیں کہ یہ آپکے دل کی مٹی کو تیار کرنے میں مدد کریں گے تا کہ خدا اپنے بیج کو آپکے دل میں بڑھائے۔ ''اب تم اس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو۔'' (یوحنا3:15)

پہلا حصہ: روح القدس کا نظم و ضبط:

1۔ پرستش:

یسوع نے کنویں کے پاس اُس سامری عورت سے کہا کہ خدا ایسوں کی تلاش میں ہے جو روح اور سچائی سے اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ (یوحنا23:4) اس کا کیا مطلب ہے؟ ایک لمحہ کے لئے اس پر غور کریں، میری نظر میں اس کا مطلب تو یوں ہے کہ خدا ایسے لوگوں کی تلاش میں ہوتا ہے جو محبت، سادگی، ایمانداری اور سچے دل کے ساتھ بغیر کسی مکاری، دھوکا دہی اور خُود کو جلال نہ دیں جس کا وہ قرضدار نہ ہو۔ زبور 6:95 ہمیں بتاتا ہے کہ ''آؤ ہم جھکیں اور سجدہ کریں! اور اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے ٹیکیں۔'' چاہے ہم ظاہری طور روزانہ گھٹنوں کے بل ہوں یا نہ ہوں لیکن جب اسکی پرستش کریں تو ہمارے دل میں عاجزی اور تعظیم ہو۔ ''تم خداوند ہمارے خدا کی تمجید کرو۔ اور اُس کے پاؤں کی چوکی پر سجدہ کرو۔ وہ قدوس ہے۔'' (زبور 2:29۔ زبور 5:99۔ زبور4:24)

ہمارا خوشی سے عبادت اور حمد وثناء کو ہی خُدا تلاش کر رہا ہے۔ اسلئے نہیں کے یہ اُسکی انا کو آسودہ کرتی ہے بلکہ یہ وہ ہمارے لِئے کرتا ہے جیسے

ہم خدا کے جلال، قدرت، عظمت اور پاکیزگی کا اقرار کرتے ہیں اور اس کی حضوری میں وقت گزارتے ہیں، ہمارے مسائل اور حالات کو نیا نقطۂ نظر مل جاتا ہے۔ پرستش مختلف طریقوں سے ہوسکتی ہے۔ پرستش کے گیت سننا، منظّم جماعت کے ساتھ حمد کے گیت گانا، گھٹنوں کے بل بیٹھنا، روح میں گانا، روح میں دُعا کرنا، آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھانا اور جس بھی طرح سے آپ اُس کی حضوری کو محسوس کریں۔ ہمارے جسمانی روپ نہیں بلکہ روح کا رابطہ محبت، عزت اور چاہت زیادہ اہمیت کے حامل ہے۔ خداوند کی حضوری میں امید اور اپنا سب کچھ نثار کرنے کی حالت میں آئیں۔

2. اِقرار:

انجیل مقدس کی بنیادی سچائی یہ ہے کہ یسوع نے ہمارے گناہوں کی وجہ سے صلیب پر جان دی۔ یسوع نے جن سزاؤں کے ہم حقدار تھے وہ اُس نے اُٹھالیں تاکہ ہم معافی اور پاکیزگی اور خدا کے ساتھ رشتہ قائم ہوسکے۔ ''اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔'' (1-یوحنا 9:1)

سچائی تو یہ ہے کہ نئی پیدائش پانے کے بعد بھی گناہ ہم پر حملہ کرتا ہے روزانہ ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے روح القدس کو رنجیدہ کیا۔ اکثر اوقات ہم اپنی کمزوریوں اور گناہوں کا سامنا کرنے سے گریز کرتے ہیں، جس کی وجہ سے خدا کے جلال کو حاصل نہیں کر پاتے۔ روح میں بڑھنے کے لئے ہمیں اپنی زندگی پر غور وفکر کی ضرورت ہے۔ ہر دن خدا سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہم پر ان منفی باتوں کو ظاہر کرے جس سے اُس کی روح رنجیدہ ہوتی ہے اور اس کے جواب کے منتظر رہیں۔ ''اے خدا! تو مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان۔ مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے اور دیکھ کہ مجھ میں کوئی بری روش تو نہیں اور مجھ کو ابدی راہ میں لے چل۔'' (زبور 139:23,24) جیسے ہی روح القدس آپکی رہنمائی کرے، آپ توبہ اور دعا کریں اور اپنی شفا حاصل کریں۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں خدا کے ساتھ ہمکلام ہونے کو دریغ دیں۔ جب بھی اور جہاں بھی روح القدس آپ کو ہدایت دے، توبہ کریں اور خدا سے معافی کے طالب ہوں۔ اس کے لئے کوئی جدید طریقہ کار کی ضرورت نہیں، نہ ہی راہ چلتے ہوئے جھکنے کی اور سجدہ کرنے کی بلکہ آپ کی روح کو خدا کی روح سے ناطہ قائم کرنا ہوگا۔ یاد رہے خدا آپ سے محبت کرتا ہے، وہ آپ کی مدد، رہنمائی اور صلح کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ (1 تھسلنیکیوں 16:5)

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے گناہوں کے بوجھ تلے ہوں اور چھٹکارا حاصل کرنا مشکل عمل ہو۔مسیحیت میں پرانے واقعات کی روائیت ہے کہ اس صورت حال میں اس ایماندار شخص جو خدا کے نزدیک ہو رابطہ کریں۔جو آپ کی بات کو سن کر خداوند کے کلام کی روشنی میں سے آپ کے لئے دعا کرے۔(یعقوب 16:5)

3. دُعا:

اگر خدا ہر جگہ موجود اور قادر مطلق ہے تو ہمیں دُعا کی کیا ضرورت ہے؟ دعا میں ہم آسمانی باپ سے رشتہ قائم کرتے ہیں۔دُعا تبدیلی کے لئِے کی جاتی ہے۔جس قدر ہم خدا کے نزدیک آتے ہیں اُسی طرح ہم اپنی زندگیوں میں تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ہم خدا کے منصوبوں کے بارے میں سوچتے ہیں۔اگر ہم ان کے بارے میں خدا سے سوال کریں تو وہ ہمیں جواب دیتا ہے۔اگرچہ آپ عدم یقینی کی صورتحال میں ہیں کہ خدا واقعی آپ سے ہمکلام ہے یا وہ آپ کی باتوں کا جواب دے رہا ہے تو خود سے سوال کریں کہ جو آواز آپ سن رہے ہیں وہ خدا نے اپنا آپ جو آپ پر ظاہر کیا ہے،اس سے مشابہت رکھتا ہے یا نہیں۔ہم اپنے دوستوں کی آواز فون کال پر سمجھ لیتے ہیں کیونکہ ہم نے اصل زندگی میں ان سے بات کی ہوتی ہے۔جب کوئی شخص ایک اچھے دوست کے بارے میں بات کرتا ہے تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس حوالہ سے بات کر رہا ہے اور صحیح کر رہا ہے۔اسی طرح سے جب ہم بار بار خدا کی آواز کو سنتے ہیں تو اسے پہچاننا شروع کرتے ہیں۔دُعا اطراف کا ایک رابطہ ہے۔خدا کی بھیڑیں خدا کی آواز سنتی ہیں۔وہ آپ سے بھی رابطہ کریگا۔

دعا ایک ایسا عمل ہے جو ہم یسوع سے،اپنے دوست سے موثر طریقے سے دعا کرتے ہیں،کلام مقدس کو،دعا پر لکھی گئی کتابوں سے اور دہرانے سے سیکھتے ہیں۔دُعا واضح تبدیلی پیدا کرتی ہے۔(یعقوب16:5، 1 کرنتھیوں 9:3) ہمیں دعا کرنی چاہیے بیماروں،مسیحی ازدواج کیلئے، حکومت کیلئے ، پادری ومبشرانِ صاحبان کیلئے، عزیزوں و دوستوں کیلئے،سب کے تحفظ کیلئے اور اجنبیوں کیلئے جن کی خدا آپ کو نشاندہی کرے۔

تین طریقوں سے دُعا کرنے کا مشورہ:

پہلا طریقہ۔ 1۔ دُعا ربانی: ایک جیسے الفاظ نہیں بلکہ دُعا میں غور کریں۔

دوسرا طریقہ۔ 2۔ اعمال: خدا کے نام کو جلال بخشیں،اپنے گناہگار ہونے کا اعتراف کریں اور شکرگزاری کریں۔

تیسرا طریقہ۔ 3۔ دُعا: خداوند کی حمد وثناء،توبہ،مانگنا،پکارنا،توقع اور قبول کرنا۔

4۔ غوروفکر :

دھیان و گیان فقط سوچ اور آہستہ بولنے کے عمل کی عکاسی ہے۔ اگر آپ فکر کرنا جانتے ہیں تو آپ غور کرنا بھی جانتے ہیں۔ ہمیں کس چیز پر غور وفکر کرنا چاہئے؟ انجیل مقدس میں ہمیں کلامِ خدا (خدا کے قوانین، محبت، کام، وعدہ اور عجائبات) پر غور وفکر کا بتاتی ہے۔ آپ کو کس طرح غور وفکر کرنا چاہیے؟ شروع میں ایک خاص جگہ اور وقت کا تعین کریں۔ میں اسے صبح کی سیر کے دوران کرتی ہوں، دعا اور مطالعے کے لئے خاموشی کا چناؤ کرتی ہوں۔ خُدا سے دُعا کریں کہ وہ اپنے اعلیٰ بھید آپ پر ظاہر کرے۔ اگر حالات پریشان کن ہیں تو دُعا کے ذریعے سے خدا سے پوچھیں کہ خدا کا آپ کے لئے کیا منصوبہ ہے اور آپ اُسے کس طرح بروئے کار لا سکتے ہیں۔ جس طرح آپ دوسروں کے لئے دُعا کرتے ہیں اسی طرح اپنے لئے بھی اُسی ایمان کے ساتھ دعا کریں اور اپنی پریشانی خدا کے سپرد کریں نہ کہ خود حل تلاش کریں۔

آپ اس عمل سے کن نتائج کی اُمید رکھتے ہیں؟ انجیل مقدس کے حوالے سے آپ ان باتوں کی اُمید رکھ سکتے ہیں توبہ، فرمانبرداری، حکمت اور نئی بصیرت حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر یہ عمل آپ کی زندگی میں نیا ہے تو آپ صبر اور میانہ روی کے ساتھ چلیں۔

دوسرا حصہ: روح کے نظم و ضبط (ذہن، مرض، جذبات)

5۔ مُطالعہ:

مطالعہ کلامِ مقدس کی تشریح پر روشنی ڈالتا ہے اور دماغی تجدید کے ساتھ اُسے بے نقاب کرتا ہے۔ (رومیوں 12:2 , فلپیوں 8:4) برعکس مراقبہ جو آپ کی خُدا کے ساتھ گفتگو پر لاگو ہوتا ہے۔ مطالعہ انجیل میں خدا کے کردار، مقصد اور اصولوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ بجا طور پر خدا کی سچائی تسلیم کرنے کے لئے توجہ کے ساتھ کئے جانے والے اقدام، سوچ بچار اور روح القدس کی سمجھ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یوں تو کلامِ خدا کے مطالعے کے لئے انٹرنیٹ کے ذرائع بھی موجود ہیں۔ لیکن انجیل مقدس جو ابد تک یکساں ہے، اس کا کوئی متبادل نہیں۔ خدا کے کردار اور مقصد کو جاننے کے لئے مطالعہ کا کوئی آسان راستہ نہیں بلکہ یہ ایک طویل تسلسل کے ساتھ ضبطِ نفس طلب عمل ہے۔

کسی ایسے شخص سے بات کریں جس کی ذہنیت اور روحانیت سے آپ متاثر ہوں اور مذہبی لغت کی مدد سے

مطالعہ کا بہترین آغاز ہے۔ اس سبق کے آخر میں وہ تمام ویب سائٹس درج ہیں جن کی مدد سے آپ مفت رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

مطالعہ کے ہر میقات کا آغاز روح القدس سے رہنمائی اور عقل کی دعا کے ساتھ کریں۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ انجیل کے ایک بڑے حصہ کو پڑھ کر اپنے خیالات اور تاثر کو قلم بند کریں۔ پھر چھوٹے حصوں میں توجہ کے ساتھ پڑھ کر باہمی حوالوں کو اپنے مطالعے کے ساتھ ربط دیں۔ ان تمام باتوں کا جو کلام مقدس میں آپ کے نزدیک مفید یا برکت کا سبب ٹھہرے ہوں نمایاں کریں اور تفصیل کے ساتھ تحریر میں لائیں۔

اگر آپ کچھ ایسا پڑھتے ہیں جو سمجھ سے بالاتر ہو یا آپ کے ایمان سے متضاد ہو تو خدا سے عقل و فہم کی دُعا کریں۔ تبصروں، لغت، حوالہ جات سے رجوع کریں اور دوسروں کے نقطہ نظر پر غور کریں۔ ایسے ایماندار سے رجوع کر سکتے ہیں جو ایمان میں پختہ کار ہو لیکن کسی نئے نظریہ سے گریز کریں، دوسروں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں اور دیکھیں کہ وہ انجیل مقدس سے مشابہت رکھتے ہیں یا نہیں۔

۶۔ خلوت:

خلوت تنہائی میں رہنے کو کہتے ہیں۔ ہم شور اور بات چیت کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ خاموشی اور تنہائی نامانوس اور تکلیف دہ معلوم ہوتی ہے۔ یسوع مسیح اکثر ہجوم اور اپنے شاگردوں سے الگ جا کر باپ کی حضوری میں اسکی آواز کو سنتے تھے۔ (متی 4:1-11، لوقا6:12، متی23 ,14:13، مرقس 6:31, 1:35، لوقا5:16) تنہا ہونے کا مقصد ہمیں تنہائی محسوس کروانا نہیں۔ ہم خاموشی کے ان لمحات کو ہمارے آسمانی باپ کے ساتھ بانٹ سکتے ہیں چاہے وہ صبح سویرے کا وقت ہو یا آدھی رات کا، یا رات سونے سے پہلے، ٹریفک کے اوقات یا کسی کا قطار میں انتظار کرتے وقت، آپ اس تنہائی کے اوقات کو دنوں میں بڑھا سکتے ہیں۔ کسی غیر معمولی سرگرمی سے اعتکاف کی شکل میں۔ جب ہم اپنے دل کو خداوند کی طرف رجوع کرتے ہیں نہ کہ اپنی پریشانی کے حل اور ماضی کی فکروں کو لے کر تو وہ ہمارے دِل کو محبت اور اُمید کے ساتھ ہماری زندگیوں کو اُمید بخشتا ہے اور ہمیں ہمارے مسائل کا حل تلاش کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ (یسعیاہ30:15)

جیسے ہم خلوت کی عادت کو عمل میں لائیں گے، ہم اطمینان اور خوشی کو اپنے اندر محسوس کریں گے جو کہ ہمارے اندر دوسروں کے لئے احساس اور ہمدردی میں اضافہ کرے گا۔

نوٹس

۷۔ فرمانبرداری:

فرمانبرداری ایسی آزادی ہے جس میں ہم اپنے اِختیار اور راہ سے قابو میں رہیں۔ اسکا مقصد یہ نہیں کہ اپنی دِلچسپیوں کو غیر ضروری سمجھیں بلکہ انکا انکار کر کے یسوع کی پیروی کریں۔ اس بات کا یقین کرنا کہ اس کی راہوں پر چلنا بڑی خوشی اور معموری کا باعث ہوگا۔ (مرقس 4:34-35) فرمانبرداری بیک وقت ایک رویہ اور عمل ہے۔

یسوع نے ہمارے لِئے ایک مِثال قائم کی کہ ہمیشہ اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کا چناؤ کِیا حالانکہ جب اُسے اپنی زندگی بھی دینا پڑی (فلپیوں 2:4-7) (یوحنا 5:30) (متی 26:39) اس نے فریسیوں کی فرمانبرداری میں زندگی نہیں گزاری یا لوگوں کے نظریات پر (مرقس 12:14) البتہ انہوں نے رومی حکومت کے اِختیار میں زندگی گُزاری۔

ابتدائی کلیسیا کے خادمین کو ہدایت دی گئی تھی کہ اپنے مالکوں کے تابع رہیں انکے بھی جو بڑے سخت ہوں (1-پطرس 2:18-21) اور یوں لگتا تھا کہ ان کے لِئے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا مسیحی ہوتے ہوئے، پطرس انہیں بتا رہے ہیں ان کے پاس چناؤ ہے کہ وہ اپنے اِختیار والوں کے فرمانبردار رہیں پولوس رسول بیویوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ اپنے شوہروں کے تابع رہیں (افسیوں 5:22-24)

پطرس پڑھنے والوں کو ہدایت کرتا ہے کہ حکومت والوں کے فرمانبردار رہو چاہے حالات مشکل ترین بھی ہوں۔ اس نے شخصی طور پر انسان کی نسبت خُدا کی تابعداری کرنا پسند کِیا (1-پطرس 2:13-15) (اعمال 5:29)

فرمانبرداری کے نظم وضبط کی مشق کے لِئے، ہر روز اور ہر گھڑی خُدا کی فرمانبرداری کرنا شروع کر دیں اور اسکی مرضی پوری کریں۔ شوہر کی فرمانبرداری، غیر معقول اور ہمیشہ زیادہ کام کرانے والے مالک کی اور حکومت و اِختیار والوں کی جب میں ہر روز خُدا کی وفاداری میں زندگی گزارنا شروع کر دوں۔

تیسرا حصہ: بدن کا نظم وضبط:

۹۔ روزہ:

روزہ کا اصول روحانی مقصد حاصل کرنے کے لئے کھانا چھوڑنا ہے۔ جزوی روزہ وہ ہے جو کھانے کی حد مقرر کرتا ہے(دانی ایل10:3)

یہودی قاضی سال میں ایک دن (توبہ کا دن) روزہ کا حکم دیتا ہے۔ نئے عہد نامہ میں روزے کا کوئی حکم نہیں دیا گیا لیکن یسوع مسیح نے کہا دینا، روزہ رکھنا اور دُعا کا عمل عقیدت کی عکاسی ہے۔(متی 6:1-18) روزہ رکھنا ذاتی عمل ہے اگر چہ کچھ فرقہ روزوں کے قیام کو اہمیت دیتی ہیں۔

روزہ کا اصل مقصد ہمارا خدا کی طرف دھیان لگنا اور اُس کی فرمانبرداری ہے۔ روزہ ہمیں غرور، لالچ اور غصہ جیسی چیزوں سے سخاوت کے ساتھ رہنمائی اور دوسرے لوگوں اور قوموں کے لئے دعائے ہدائیت کرتا ہے۔ روزہ کا مقصد کھانا نہیں بلکہ دُعا اور عبادت میں وقت گزارنا ہے۔ جس وقت آپ کے جسم کو کھانے کی ضرورت محسوس ہو اُسے دُعا کی یاددہانی کی طور پر اپنی روح کو اپنے بدن پر حکمرانی کرنے دیں۔ میرے اپنے تجربہ کی بنیاد پر میری رائے ہے کہ روزے کے دوران ہمیں اپنے دِلی رویوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ یہ آسان ہے کہ ہم آپس میں بدمزاج اور چڑچڑے ہو جائیں نہ کہ قابلِ احترام رویہ اپنائیں۔

Richard Foster اپنی کتاب The Celebration of Decipline میں تجویز کرتے ہیں کہ جو شخص ان نظم وظبط کے شروعاتی عمل میں ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ ایک دوپہر کے کھانے سے دوسری دوپہر کے کھانے تک کا جزوی روزہ رکھیں، جس کے بیچ مشروبات کا استعمال جاری رکھیں اور تازہ پھلوں کے مشروب سے روزہ کُشائی کریں اور الگ دن دوپہر کے کھانے میں سبزیوں کا استعمال کریں پھر اُس کے بعد ۲۴ گھنٹے کا روزہ رکھنے کی کوشش کریں اور پانی کا استعمال جاری رکھیں۔ لمبا روزہ رکھنے کے لئے عقلمندی اسی میں ہے کہ کسی ایسے شخص کی رائے لیں جو باقاعدگی سے روزہ رکھتا ہو۔

انجیل مقدس کے کچھ کردار جنہوں نے روزہ رکھا وہ ہیں موسیٰ، داؤد، دانی ایل، پولوس اور یسوع مسیح۔ مطالعہ کریں کہ انہوں نے کیا کیا؟ کیوں روزہ رکھا؟ اور روزہ رکھنے کا کیا نتیجہ حاصل کیا، روزہ رکھنے کی تیاری کے لئے مؤثر ثابت ہوگا۔

نوٹس

۱۰۔ سنجیدگی و سادگی:

سنجیدگی کے معنی ہیں اپنی زندگی میں خدا کو سب سے زیادہ اہمیت دینا۔ نہ ملکیت، نہ لوگ، نہ سرگرمیوں بلکہ صرف خدا کو اہمیت دینا۔ جب ہم سادگی میں زندگی بسر کرتے ہیں تو ہماری باتوں میں سچائی اور ایمانداری آتی ہے۔ ہمیں عہدہ یا لوگوں کو خوش یا متاثر کرنے کی خواہش نہیں رہتی۔ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہو ہم اسے دوسروں کے لئے وقف کرنے کو تیار رہتے ہیں، کیونکہ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق ہے جس کے نتیجے میں ہم ملکیت، دوسروں کے ارادہ، اثر و رسوخ، ڈر اور حسد سے نجات پاتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم اپنی ملکیت غریبوں میں تقسیم کر دیں کیونکہ خدا اُن کو بھی مہیا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، بلکہ ہمیں اسے اس کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا چاہیے۔ ہمارے بچے، ہمارے نامکمل خوابوں کی تکمیل کے لئے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہمیں بخشا گیا تحفہ ہیں جس کی پرورش، پیار اور خدا کی بادشاہی کے لئے تیار کرنا ہمارا فرض ہے۔

سادگی کا نظم وضبط یہ بتاتا ہے کہ ''تم اسکی بادشاہی اور اسکی راست بازی کی تلاش کرو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔'' (متی 6:25-33)

۱۱۔ شکر گزاری:

اگرچہ شکر گزاری کا شمار روحانی نظم وضبط میں نہیں ہوتا لیکن اس کا کلامِ مقدس میں کئی دفعہ ذکر اس کی روحانی صحت میں اہمیت سے باور کرواتا ہے۔ ''اور سب باتوں میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام سے ہمیشہ خدا باپ کا شکر کرتے رہو۔'' (افسیوں 5:20) ''ہر ایک بات میں شکر گزاری کرو۔'' (تھسلنیکیوں 5:18) ''شکر گزاری کرتے ہوئے اس کے پھاٹکوں میں اور حمد کرتے ہوئے اس کی بارگاہوں میں داخل ہو۔''

(زبور100:4) اس سے بہترین دن کا آغاز کیا ہوسکتا ہے کہ ہم گزرے ہوئے دن میں سے کسی پانچ نعمتوں کا شکرادا کریں۔ وہ نعمت آپ کے گھر کا کوئی فرد، پرندوں کا آپ کی دُعا کا جواب، صحت، آزادی، حفاظت، دوست کے حوصلہ افزائی کے الفاظ، خدا کی طرف سے سمجھ یا اجنبی کے ساتھ ہمدردی ہوسکتی ہے۔ دن کے ہر اوقات میں اس بات کا واضح طور پر خیال رکھیں کہ خدا آپ کے ہر کام، حالات اور چیزوں کو دیکھ رہا ہے جس کے لئے آپ شکر گزار ہوسکتے ہیں۔

اپنی شکر گزاری کو آس پاس کے لوگوں، خاندان، ساتھ کام کرنے والوں، پڑوسیوں، دُکانداروں اور خدمتگاروں کے ساتھ بانٹیں۔ ان کی حوصلہ افزائی یا تحفہ کے ساتھ انہیں بتائیں کہ ان کا کام آپ کے لئے مددگار ہے اور ان کی زندگیوں سے آپ کی زندگی میں بہتری اور مثبت اثرات ہیں۔

اپنے دن کا اختتام خدا کی شکر گزاری سے کریں۔ تمام حالات میں شکر کریں چاہے آپ کتنی بھی مشکل حالات سے ہی کیوں نہ گزر رہے ہوں۔ ''اس لئے میں مسیح کی خاطر کمزوری میں، بے عزتی میں، احتیاج میں، ستائے جانے میں، تنگی میں، خوش ہونگا کیونکہ جب میں کمزور ہوتا ہوں اُسی وقت زور آور ہوتا ہوں۔'' (کرنتھیوں12:10)

Ann Voskamp اپنی کتاب One thousand Gifts میں ایک ہزار نعمتوں کو لکھتی ہیں جن کے لئے وہ شکر گزار ہیں۔ یہ ایک بہترین عمل ہے، اپنے اندر شکر گزاری کے نظم وضبط کو قیام رکھے گا۔

۱۲۔ سخاوت:

''کیونکہ خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔'' (2 کرنتھیوں 9:7) خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ زندگی پائے۔'' (یوحنا 3:16) ہم جب بھی دینے کے بارے میں سوچتے ہیں تو فوری طور پر ہمارے دماغ میں اخراجات کا خیال آتا ہے۔ پر بے لوث روح ہمیں پیسوں سے بڑھ کر دینے کے لئے متحرک کرتی ہے۔ ہاں خدا چاہتا ہے کہ ہم غریبوں کو دیں۔ ''اور چونکہ ملک میں کنگال سدا پائیں گے، اس لِئے میں تجھ کو حکم کرتا ہوں کہ تو اپنے ملک میں اپنے بھائی یعنی گناہگاروں اور محتاجوں کے لئے اپنی مٹھی کھلی رکھنا۔'' (استثناہ15:11)

سبق نمبر5: **خدا اور میرے رشتہ کا پروان چڑھنا**

حزقی ایل کی کتاب میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا کو سدوم کے لوگوں سے یہی شکایت تھی کہ وہ غریبوں کا خیال رکھنے میں ناکام تھے۔

خدا یہ بھی چاہتا ہے کہ ہم اپنے وقت، اپنی ذہانت، اپنے حوصلہ افزائی کے الفاظ، اپنی ملکیت اور اپنی سمجھ کو لیکر بھی سخی ہوں۔ تیمتھیس کی کتاب اس کا خلاصہ کچھ اس طرح کرتی ہے کہ،

''اور نیکی کریں اور اچھے کاموں میں دولتمند بنیں اور سخاوت پر تیار اور امداد پر مُستعد ہوں۔''
(تیمتھیس 6:18)

یاد کیجئے:

- زبور 119 :105
''تیرا کلام میرے قدموں کے لِئے چراغ اور میری راہ کے لِئے روشنی ہے''
- یرمیاہ 13:29
''اور تم مجھے ڈھونڈو گے اور پاؤ گے۔ جب پورے دل سے میرے طالب ہو گے''

مرکزی سچائی:

کبھی بھی اس کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم خُدا کے ساتھ اپنے تعلقات میں رُک جائیں وہ انتہائی تحمل سے ہمارا منتظر رہتا ہے کہ ہم اپنے سارے دل سے اس کی تلاش کریں۔ تازگی کے لمحات میں، اس کے کلام کے مُطالعہ کے دوران، اُس کے ساتھ دُعا یں وقت گزاریں، اسکی شکر گزاری کریں، خاموشی میں اس کے ساتھ رہیں یا اس کا روح کوئی بھی طریقہ آپ پہ نمایاں کرے، اُس کے ساتھ وقت گزاریں۔

آپ کا رد عمل:

ا۔ دھیان و گیان کے بارے میں کلام مقدس کا مطالعہ کریں جس پر دھیان و گیان ہوگا ویسے ہی نتائج آپ پائیں گے اور پھر اسی دھیان و گیان کو شکل دیں جو آپ نے سیکھا ہے۔
وہ بھید جنہیں آپ نے سیکھا ہے آپ کی مدد کریں اور کامیابی کے ساتھ اور کن مشکلات کے ساتھ کرنا پڑا۔
۲۔ اپنے دُعائیہ وقت کا بتائیں، کب و کہاں آپ دُعا کرتے ہیں؟

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

کیا آپ دُعا کا کوئی طریقہ کار اختیار کرتے ہیں؟ دُعا کے دوران آپ کیا کہتے ہیں؟
دُعا میں وقت گزارنے میں سب سے بڑی مشکل کیا ہے؟
کیا دوسروں کے سامنے بلند آواز سے دُعا کرنا آپ کو مشکل لگتا ہے؟

۳۔ اپنی زندگی کی وضاحت کرنے کے لئے کچھ سوچیں۔ مثلاً کم سے کم قرضہ لیں بے ترتیبی کو گھر سے نکال دیں، بیچ دیں یا جو چیزیں جو آپ استعمال نہیں کرتے دوسروں کو دے دیں۔
۴۔ مطالعہ کرنے کے کون سے طریقے آپ کے لئے مددگار رہے ہیں؟
۵۔ کیا اکیلے وقت گزارنا یا اکیلے رہنا آپ کو خوف زدہ یا غصہ دِلانے والا بنا دیتا ہے۔ آپ کیا اقدامات اُٹھانا چاہیں گے کہ آپ تنہائی سے لطف اندوز ہو سکیں۔
۶۔ دوسروں کی تابعداری میں سب سے بڑی مشکل کون سی ہے؟ کیا آپ کو پتہ ہے کیوں؟ مسیحی ہوتے ہوئے تابعداری کرنا آسان ہے یا مشکل۔
۷۔ آپ ابھی کہاں خِدمت کر رہے ہیں؟ اپنے آپ سے پوچھیں کہ آپ خِدمت کرنے والے ہیں یا کروانے والے۔ ان دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔

مزید مطالعہ کے لِئے مُلاحظہ کریں۔

Celebration of Discipline by Richard Foster (Foster, 1988)
My Heart CHrist,s Home by Robert boyd Munger (Munger , 1992)
Intercession , Thrilling and Filliang by Joy Dawson (Dawson, 1997)
Prayers That Avail Much by Germanie Copeland (Copeland, 2005)
Secrets of Powerful Prayer by Hammond and Cameneti (Hammond & Cameneti , 2000)
One Thousand Gifts by Ann Voskamp (Voskamp, 2010)
Free Bible Study internet site
www.biblegateway.com
www.blueletterbilbe.com
www.netbible.com
www.e-sword.com
www.lovegodgreatly.com

سبق نمبر 6: خدمتی قیادت

میری خِدمت کا آغاز تب ہوا جب میں ایک پاسٹر کی بیٹی تھی جو کئی چرچز میں خِدمت کیا کرتے تھے اور میں ان کی چلڈرن منسٹری، کوائر، سنڈے اسکول، پیانو بجانے اور چرچ کے بعد چرچ کی صفائی کرنے میں مدد کی کرتی تھی۔ ان سب میں کام کرنا میرے لِئے کافی لطف اندوز تھا، مُجھے سیکھنا اور سِکھانا پسند ہے جب میں کالج میں پڑھتی تھی تو میں فطری طور سے دوسرے لوگوں جیسی تھی میرے ذہن میں کبھی یہ بات نہیں آئی وزیرِاعظم بنوں یا کچھ اور پر میں قیادت کو سپورٹ کرنا چاہتا تھی اور اس کی بہتری میں مدد کرنا چاہتی تھی، 10 سالوں میں ماں ہونے سے میں نے اپنے 2 بچوں سے اس دنیا کے مطابق خِدت و قیادت کے بارے میں کافی سِیکھا جس کی وجہ سے میں ایک ٹیم لیڈر، سپر وائزر پھر مینجر کے طور سے سامنے آئی جس سے میرا اپنا ایک قیادتی انداز بنا۔ میں آدمیوں کی اس دنیا میں کام کرنے والی کوئی روایتی مینجر نہ تھی، میں نے اپنے اردگرد کے لوگوں میں جانا کہ اگر میں ان کو دوسری باتوں کے بجائے ان کے حدف کے بارے میں ان کو بہتر بتاؤں تو وہ اسے اور اچھے و بہتر طور سے سرانجام دے سکتے ہیں اور میں نے بنا کسی رُکاوٹ کے ایسا کیا میں اپنی اس بات خِدمتی قیادت سے آشنا ہو چکی تھی اور میں نے اس بارے میں تبصرہ بھی بنا لِیا تھا کہ میں نے کیا کرنا ہے میں کیا جانتی ہوں پر اندر ہی اندر میں اپنے آپ کو دوسرے درجہ کی لیڈر یا خادمہ سمجھتی تھی، جو کہ فطری طور سے قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ پیدا نہیں ہوئی تھی پر سیکھا اور جانا کہ یہ کیسے ہوتا ہے۔ تب میں نے Greenn leafs کی کتاب خِدمتی قیادت پڑھی جس میں کچھ باتیں مندرجہ ذیل ہیں:

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

خدمتی قائد سب سے پہلے خُود خِدمت کرنے والا ہو۔۔۔ یہ اس کے اندر موجود اندر موجود خدمت کے احساسات سے شروع ہوتا ہے کہ پہلے خِدمت کرے اور پھر اس کے بعد وہ آگے جا کر قائدانہ اِنتخاب کرے، یہ شخص اس سے بالکل الگ ہوگا جس نے پہلے لیڈر ہونے کا اِنتخاب کِیا ہو اور یہ فرق صاف نظر آئے کہ وہ دوسروں کا کِتنا خیال رکھتا یا کِس طور سے ان کی ان کی خدمت کرتا ہے، اس کے لِئے بہت بات یہ ہے کیا وہ بہتر خدمت کرتے ہیں؟ کیا ان کی خِدت کا اثر مثبت ہے آزاد ہے منصفانہ ہے جو وہ خِدت کرتے ہوئے کیسے سرانجام دیتے ہیں؟(Greenleaf 1977 p27)

وہ کہتا ہے کہ خِدمتی قائد ہونا کوئی دوسرے درجے کا لیڈر ہونا نہیں ہے، یہ سوچ میری زندگی میں ایک لائٹ بلب کی طرح تھی میں نے قائدانہ خِدمت کو ایک الگ نظریہ سے سوچنا شروع کر دِیا تھا۔

مجھے سمیت بہت ساری خواتین ایسی خِدمت سے واقف ہیں جو کہ دوسری کی ضروریات کو پورا کرنے میں لطف محسوس کرتی ہیں، کیا خُدا آپ کو بُلا رہا ہے کہ آپ اب قائدانہ طور سے سامنے آئیں؟ میں آپ سے کہوں گا کی آپ اِیمان کا قدم بڑھائیں، چھوٹے بائبل گروپس کو سِکھانے میں پہل کریں اور ایسے پروگرام کرنے کی تگ و دو کریں جس میں لوگ ایک ساتھ جمع ہوسکیں، اگر خُدا آپ کو بُلا رہا ہے تو اس سارے کام کو پورا کرے گا۔

کئی لوگ شاید اس بات سے اتفاق نہ کریں اور کہیں کہ خِدمت اور لیڈرشپ دو الگ چیزیں ہیں اور یہ کہ کِس طور سے کوئی خادم اور قائد یعنی لیڈر بھی ہوسکتا ہے؟ ''یسوع'' اس سوال کا یہ جواب ہمیں لوقا 26:22 میں مِلتا ہے ''جو تُم میں بڑا ہے وہ چھوٹے کی مانند اور جو سردار ہے وہ خِدمت کرنے والے کی مانند بنے'' اس نے یہ اپنے کلام سے ہی پورا نہ کِیا ''چُنانچہ ابنِ آدم اِس لِئے نہیں آیا کہ خِدمت لے بلکہ اس لِئے خِدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے میں فدیہ میں دے'' (متی 28:20) بلکہ اس نے زمین پہ رہتے ہوئے اس کا بہترین نمونہ بھی پیش کِیا۔

1-یسوع ایک خِدمتی قائد:

آج کے دور کی تعریفوں کے مُطابق کیا یسوع ایک صحیح خِدمتی قائد تھا، ایک خِدمتی پاسبان جو ہے تلاش کرتا ہے متاثر کرتا ہے اور دوسروں کے درمیان بہتر مِثال قائم کرتا ہے(Spears 1988)

وہ بالکل ایسا تھا اور ان تمام درجہ جات پہ کامل تھا دوسرے کیا اس پہ پورے اُترتے ہیں؟

یہاں کچھ مِثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سُننا: خِدمتی قائد ان تمام باتوں خیالوں اور منصوبوں کو سُنتے ہیں جو یسوع نے بتائے، یسوع مسیح ان کی سنتا تھا جو اس کے پاس آتے تھے، ان کے سوالوں کے جواب دیتا تھا چاہے وہ کچھ غلط ہی کیوں نہ کہتے ہوں (یوحنا3:1-21) (یوحنا4:7-24)

۲۔ ہمدردی (شفقت): یسوع مسیح ان سب کے ساتھ شفقت سے پیش آتا جو اس کے پاس آتے تھے۔

(متی9:36) (لوقا7:13)

۳۔ شفا: خِدمتی قائد جو ہے تمام حلقوں میں مدد کرتا ہے "کہ خُدا نے یسوع ناصری کو روح القدس اور قوت سے کِس طرح مسح کِیا۔ وہ بھلائی کرتا اور اُن سب کو جو ابلیس کے ہاتھ سے ظلم اُٹھاتے تھے شفا دیتا پھرا کیونکہ خُدا اُس کے ساتھ تھا" (اعمال10:38)

۴۔ آگاہی: خِدمت قائد جو ہے وہ اپنے اندرونی امن کو جانتا ہو کہ وہ کون ہے "لیکن یسوع اپنی نسبت اُن پر اعتبار نہ کرتا تھا اس لِئے کہ وہ سب جانتا تھا۔ اور اس بات کی حاجت نہ رکھتا تھا کہ کوئی انسان اس کے حق میں گواہی دے" (یوحنا2:24-25)

۵۔ حوصلہ افزائی: خِدمت قائد ترتیب دیتے ہیں کہ نہ دوسروں پہ اس کے لِئے ذور دیتے ہیں، فقیہہ فریسی یسوع کو دھوکا دینا چاہتے تھے پر انہوں نے اس کام کے لِئے یہوداہ کو چُنا (متی 26:25) (یوحنا 13:29۔12:17)

۶۔ تصور/رویا: خِدمتی قائد روزانہ کی بنیاد پہ نئی سوچ و خیال کو سامنے لانے والا ہو۔ یسوع مسیح نے خُدا کی بادشاہی کی تعلیم دینا شروع کی پھر وہ گلیل اور ان کے عبادت خانوں میں گیا اور وہاں جا کر انہیں خُدا کی بادشاہی کی تعلیم دی اور وہ وہاں بہتیرے لوگوں کو جو

نوٹس

....

....

....

....

آتے شفا دیتا تھا۔(متی 23:4)

۷۔ دور کی سوچ: خِدمتی قائد جو ہیں وہ ماضی کے سبقوں کو مستقبل کے لِئے استعمال کریں تا کہ اچھے اور مثبت فیصلے لے سکیں (لوقا 44:9)(متی 24:1-31)

۸۔ اسٹیوارڈ شپ: ان کو اپنے ذرائع اور وسائل کا معلوم ہو جن کو وہ خِدمت میں استعمال کر سکتے ہیں اور جو خِدمت کے لِئے وقف ہوں یسوع مسیح نے اپنے وقت کا بہترین استعمال کِیا اور 3 سال میں دُنیا کو بدل کے رکھ دِیا اس نے غریب کو دِیا مگر امیر کو کہا کے وہ اس کے لِئے دے (یوحنا 13:29)(لوقا 3:8)

۹۔ لوگوں کی بڑھوتی کے لِئے پرعزم: خِدمت قائد اس بات کے لِئے پرعزم ہوں کہ وہ لوگوں کو ذاتی عملی و روحانی طور پہ بڑھائیں، یسوع مسیح نے خُود اپنا وقت لوگوں کو سِکھانے سمجھانے ان کو ترتیب دینے اور اپنا آپ عیاں کرنے میں گُزارا (متی 1:10۔ 24:16۔ 17:20)

۱۰۔ معاشرہ کی تعمیر: اپنے ساتھیوں کو سِکھائیں کہ وہ ساتھ چلیں یسوع نے اپنے شاگردوں کو سِکھایا کہ وہ مُحبت کریں اور دوسروں کی خِدمت کریں اور اس کی موت اور جی اُٹھنے کے بعد وہ ساتھ ہی تھے اور اس کام کے لِئے اِکٹھے تھے کہ دُنیا بھر میں انجیل کی منادی کریں (یوحنا 13:14-16)(متی 19:28) (اعمال 2:44-47)

آپ کے ذہنوں میں خِدمتی قیادت کے مطابق اور کونسی مِثالیں آتی ہیں

2- دورِ حاضرہ میں خِدمتی قیادت کی مشق:

۱۔ سُننا: جن لوگوں کی آپ رہنمائی کر رہے ہیں ان اور ان کے خاندانوں کے بارے میں جانیں کہ وہ کیا پسند کرتے ہیں اور کیا ناپسند ان کی زندگیوں میں دُکھ کیوں اور ان کے دِل کیوں پریشان کیوں ہے ان سے سوال و جواب کریں کہ وہ سب باتوں و خیالوں کو بہتر طور سے جان و پہچان سکیں پولوس اسے یوں کہتا ہے ''جو تُم میں محنت کرتے، انہیں مانو۔ اور ان سب کاموں کے سبب سے مُحبت کے ساتھ ان کی بڑی عزت کرو۔'' (1- تھسلنیکیوں 5:12-13)

۲۔ ہمدردی (شفقت): اُن لوگوں کے ساتھ بہتر برتاؤ رکھیں چاہے ان کا لہجہ و باتیں قابل قبول نہ ہوں یہ جان لیں کہ لوگوں کو دُکھ دینا تکلیف دیتا ہے یہ جانیں کہ معاف کِیا جانا کِتنا اہم ہے ان سب کے ساتھ شفقت و رحم دلی سے پیش آئیں جو دُکھ و مشکلات سے گزر رہے ہیں، خاتون ہوتے ہوئے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں، کھانا بناتی ہیں بچوں کو دیکھتی ہیں اور سارا گھر صاف رکھتی ہیں لیکن اس سب سے بڑھ کے جو کرنا

چاہیے وہ ہے دُعائیہ شفقت، اس میں ہم خُدا کے پاک روح کی رہنمائی پائیں گے جس میں ہم یہ سیکھیں گے ہر طرح کے حالات میں کیسے شفقت سے پیش آیا جائے۔

۳۔ شفاء: ان کی مدد کریں جنہیں آپ جسمانی روحانی اور دماغی طور پر رہنمائی دیتے ہیں ہم میں یہ صلاحیت تو نہیں کہ ہم فوراً سے جسمانی شفا دیں لیکن اگر چہ ہمارا رابطہ اس عظیم طبیب کے ساتھ ہے تو ہم اس سے شفاعت کر سکتے ہیں ان کیلئے جو جذباتی، روحانی و دماغی طور سے زخمی ہیں ایک خِدمتی قائد جو ہے وہ برکت حوصلہ افزائی واُمید کا کلام کرتا ہے۔

۴۔ آگاہی: دُعائیہ طور سے اپنی کمزوریوں غلطیوں اور پریشانیوں کو جانیں، خِدمتی قائد ہوتے جانیں کہ آپ کون ہیں آپ کی کیا خاصیتیں اور بُلاہٹ کیا ہے، جب آپ پہ آزمائشیں آئیں یا دوسروں کی تکبری سامنے آئے یا دوسرے آپ کے ساتھ اتفاق نہ رکھیں تو خُدا کے کلام و پاک روح کو فوراً کام کرنے دیں کہ ان حالت میں آپ کی رہنمائی کرے اور آپ کو سچائی سے روشناس کرے۔

۵۔ قائل کرنے کی کوشش / قائل کرنا: ساتھ کام کرنے والوں کو اس بات سے روشناس کریں کہ وہ تما کام سرانجام دے سکتے ہیں اور انہیں سمجھائیں کہ وہ سب ایک جیسا کام کر سکتے ہیں ساتھی کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں، خُدا ان کے ساتھ عظیم رشتہ رکھنا چاہتا ہے اور جوان کی بُلاہٹ ہے ساتھیوں پر دباوٗ ڈالنا کوئی راہ نہیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

۶۔ تصور/رویا: اس رویا یا منصوبہ کو جانیں جو خُدا نے آپ کو دِیا ہے، اس لازمی ہے کہ مشقی و عملی کام ہو جس میں آپ کی محنت آپ کو اس صاف تصویر و نتائج دِکھائے گا یہ رویا ان کے کام کو اور بہتر بنائے گی اور ان کی راہنمائی کرے گی۔

۷۔ حکمت: خِدمتی قائد جو ہیں وہ ماضی کو جانتے ہوئے آگے کسی گڑھے میں گرنے سے بچ سکتے ہیں اپنی زندگی میں یعقوب 15:1 کو

نوٹس

....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....

عمل میں لائیں خُدا سے حکمت مانگیں اور اس میں اوروں کو بھی شامل کریں کہ آپ بہتر نتیجہ و تجربہ کو حاصل کریں ''صلاح کے بغیر ارادے پورے نہیں ہوتے پر صلاح کاروں کی کثرت سے قیام پاتے ہیں'' (اِمثال 22:15)

۸۔ قیادتی راہنمائی: خِدمتی قائد ان تمام وسائل کا جو لوگ مالی طور سے دیتے ہیں بہتر طور استعمال کریں اور جو آپ کے ساتھ اس میں شریک ہوتے ہیں انہیں بھی اس بات سے آگاہ کریں کہ آپ کیا کرتے ہیں تمام ساتھیوں کی کمزوریاں جاننے کی کوشش کریں جو انہیں قائدانہ صلاحیتوں سے روکتی ہیں۔

۹۔ لوگوں کی بھلائی کے لِئے عزم: لوگوں میں جائیں اور ان کی کمزوریاں اور قوت جانیں انہیں سِکھائیں سمجھائیں مظبوط بنائیں اور اس کے بعد ان سے اس کے بارے میں پوچھتے بھی رہیں وہ کیسے اس میں مظبوط ہو رہے ہیں ان کے اندر موجود صلاحیتوں کو اُجاگر کریں انہیں بتائیں کہ آپ چاہتے ہیں کہ وہ ترقی کریں چاہے آپ کو اپنی خامیاں ہی کیوں نہ دِکھانی پڑیں۔

۱۰۔ معاشرہ کی تعمیر: خِدمتی قائد جو ان سب لوگوں کے لِئے جن کی وہ راہنمائی کرتا ہے بے لوث محبت دِکھاتا ہے اور معاشرہ کی تعمیر کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ آپ سب سے مُحبت کریں۔ آپ انہیں سمجھا، سِکھا اور ان کی مدد کر سکتے ہیں اور انہیں بھی بتائیں کہ مُحبت کتنی طاقتور ہے اور ان کے ساتھ مِلنا جلنا ایک ساتھ جمع ہونا کم نہ کریں بلکہ اس بات کو اور بڑھائیں۔

یاد کیجئے:

مرقس 45:10 ''کیونکہ اِبنِ آدم بھی اس لِئے نہیں آیا کہ خِدمت لے بلکہ اس لِئے کہ خِدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لِئے فدیہ میں دے دے۔''

نوٹس

....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....

سبق نمبر6: **خدمتی قیادت**

متی 25: 40 ''بادشاہ جواب میں ان سے کہے گا میں تُم سے سچ کہتا ہوں چونکہ تُم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ سلوک کِیا اس لِئے میرے ساتھ یہ کِیا۔''

بنیادی سچائی:

خِدمتی قیادت میں پہلے خادم اپنی آزاد مرضی سے خِدمت کرنے کا چُناؤ کرتا ہے۔

آپ کا رد عمل:

ا۔کیا آپ اپنے آپ کو خِدمت کرنے والے قائد سمجھتے ہیں؟ کیوں اور کیوں نہیں؟

آپ کے لِئے کیا آسان ہے، خِدمت کرنا یا خِدمت کرانا

۲۔خِدمتی قیادت کے کونسے 10 اصول ہیں جو آپ کو مشکل لگتے ہیں اور کونسے آسان لگتے ہیں؟

۳۔کیا آپ سوچتے ہیں کہ خِدمتی قیادت چند ثقافتوں میں کام کرتی ہے؟

مزید مطالعہ کے لِئے ملاحظہ کریں:

Servant Leadership by Robert Greenleaf (Greenleaf, 1977) |

Insights on Leadership by Larry Spears (Spears, 1998)

Ledding from the Heart by Jack Kahi (Kahi & Donelan, 2004)

سبق نمبر 7: اقدار، ترجیحات اور توازن

(متی 25:14-30) میں یسوع مسیح کی بیان کردہ تمثیل ہمیشہ سے میرے لئے ڈر اور خوف کا باعث رہی۔ میں نے زندگی کے شروعاتی چند سالوں میں ہی اپنی اُن قابلیتوں کو جان لیا تھا جو خداوند نے مجھے بخشیں تھیں۔ لیکن یہ تمثیل پڑھنے کے بعد ایک سوال مجھے ہمیشہ خوف زدہ کر دیتا تھا وہ یہ کہ ''اے خدا تو مجھ سے کیا اُمید رکھتا ہے؟ میں ایسا غلام نہیں بننا چاہتی جو اپنی صلاحیتوں کو دفن کر دے۔'' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کے ہر دور میں کچھ ایسی صلاحتیں تھیں جنہیں میں استعمال کر چکی ہوں لیکن اب استعمال کرنے سے قاصر ہوں۔ اب وہ مجھ میں غیر فعال ہیں۔ وہ تمام نعمتیں جو میں اپنے اندر محسوس کرتی تھی جو کہ خداوند نے مجھے بخشی ہیں، جنہیں کبھی واضح اسلوب میں میں نے بڑھاوا نہیں دیا۔ اب زندگی کا واقعی وہ دور ہے جہاں میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ خداوند خدا مجھ میں اس بات کا ذور پیدا کرتے ہیں کہ میں ان تمام صلاحیتوں کو پھر سے اپنی زندگی میں جگہ دوں۔ ان تمام گرے ہوئے دھاگوں کو واپس بُنوں تا کہ وہ انہیں پھر سے موٹے کپڑے کی شکل میں باندھ دے۔ وہ کونسی ایسی صلاحیت اور قابلیت ہے جو خدا نے آپ کو نہیں بخشی ہیں۔ جنہیں وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی بادشاہت کے لئے استعمال کریں؟ شاید بسا اوقات آپ انتہائی کمی محسوس کر رہی ہوں اپنی زندگی میں بہت سی چیزوں کو لیکر اور ہر دن کے کام کاج مکمل کرنے میں۔ میں آپ کی اس بات میں حوصلہ افزائی کرتی ہوں کہ اپنی آنکھیں خداوند پر لگائیں اور اپنی روح کو اس بات کے لئے تیار کریں کہ خدا، آپکے توسط سے کس منصوبہ کی تکمیل چاہتا ہے۔ یہ سبق وقت، ترجیحات اور توازن یہ جاننے کے حوالے سے ہے کہ خدا کے نقطہ نظر کے مطابق کون سی چیز اہمیت کا حامل ہے۔

1-اپنی قدر/صلاحیتوں کوجانیں:

آپ اپنی زندگی میں سب سے زیادہ کس چیز کواہمیت دیتے ہیں؟ کیا چیز آپ کو سب سے زیادہ خوش اور مکمل کرتی ہے؟ ایسی تین یا چار چیزوں کو درج کریں لیکن پیچیدہ نہیں۔ آپ ان چیزوں پر زیادہ غور نہ کریں اور نہ ہی دوسروں سے یہ جانیں کہ آپکے لئے کیا اہمیت کا حامل ہونا چاہیے۔ اپنے ساتھ ایماندار رہیں۔ یہ عمل صرف اس لئے ہے کہ آپ کو ان باتوں کا علم ہو جو آپ کے دل میں ہے۔ اگر آپ کو شروع کرنے میں دشواری کا سامنا ہو تو خدا سے رجوع کریں، فکرمند نہ ہوں، اگر آپ پہلی دفعہ لکھنے میں ناکامیاب ہوئے ہوں یا کسی بھی وجہ سے مکمل نہ کر سکے ہوں یا ایک بار میں مکمل نہ کرسکیں تو اپنی فہرست کو ایسی جگہ رکھیں جہاں سے آپ اسے وقت کے ساتھ ساتھ دہرا سکیں یا ردوبدل کر کے آسان کرسکیں۔

بالآخر آپکی اقدار سادہ، واضح اور آپکے نزدیک حیثیت رکھتی ہوں۔ مثلا حال ہی میں، میں نے ذاتی طور پر ان سوالات کا جواب لکھا۔

ا۔ میرا رشتہ خدا اور اپنے خاندان کے ساتھ:

۲۔ دوسروں کو بااختیار بنانا، محبت کرنا، پڑھنا، حوصلہ افزائی کرنا اور حلال کو فروغ دینا۔

۳۔ کام کو قابل حصول ہدف میں چیلنج کرنا۔

۴۔ ایمانداری، دیانت، انصاف اور عاجزی کی آزادی۔

ہم اپنی قدروں کو کیوں لکھ رہے ہیں؟ تاکہ ہم انہیں واضح طور پر پیش کرسکیں اور انہیں سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ سازی اور اپنے رویہ میں مدد حاصل کریں۔

2-اپنی ترجیحات قائم کرنا اور ان کے ساتھ رہنا:

بہت سے مسیحیوں کے لئے پانچ اہم ترجیحات خدا، ساتھی، بچے، کام اور چرچ ہے۔ امتیازی طور پر دوسری ترجیحات جیسے کہ خاندان کے افراد، دوست، آپ خود، مشاغل، تعلیم وغیرہ آگے چل کر فہرست میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ایسا ممکن ہے کہ آپ کسی ایسے حالات سے دوچار ہوں جیسے کہ چھوٹا یا معذور بچہ، ضعیف ماں باپ، یہ اُس شخص کی زندگی کے اس دور کو بلند کرتا ہے۔

سبق نمبر 7: اقدار، ترجیحات اور توازن

سب سے پہلے اس کا کیا مطلب ہے کہ خدا میری سب سے اولین ترجیح ہے؟ میرا خدا کے ساتھ رشتہ میری زندگی میں سب سے پہلے ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں اپنے خاندان کی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر کے اپنا زیادہ تر وقت خدا کے ساتھ دُعا میں گزاروں۔ لیکن ہر روز اس کی مرضی کو جانوں اور اس کے کلام پر عمل کروں اور بہتر طریقہ سے اپنے شوہر اور بچوں کی مدد کروں۔ مختصراً میری اولین اور اہم ترین ترجیح خدا کے ساتھ مشاورت اور اس کی مرضی مان لینا ہے۔

دوسری ترجیح میرے شریکِ حیات ہیں جن کے ساتھ میں نے زندگی بھر کا عہد باندھا ہے اور میرے بچے جو خداوند کی طرف سے مجھ پر 20 یا اس سے کم سال کے عرصہ کے لئے قرض ہیں۔ اگر میں اپنے بچوں کو دوسری یا پہلی ترجیح دوں تو ان کے ساتھ میرا رشتہ دباؤ کا شکار ہو جائے گا، جو ان کے لئے ناقابل برداشت ہوگا۔

تیسری ترجیح والدین ہونے کی حیثیت سے اپنے بچوں کو روحانی، مالی، جذباتی اور فلسفیانہ طور پر آزاد اور ذمہ دار شخص بنانا جو خدا سے پیار کرے اور اس کی خدمت کرے۔ ''اور اے اولاد والو! تم اپنے فرزندوں کو غصہ نا دلاؤ بلکہ خداوند کی طرف سے تربیت اور نعمت دیکر انکی پرورش کرو۔'' (افسیوں 6:4)

میرے بچے میرے لئے نہ کوئی فتح کی نشانی ہیں جو کہ مجھے مسیحی کے حقوق دلائیں اور نہ میری اچھی پرورش کی مہارت کا ثبوت ہیں۔ وہ انفرادی ہیں، خدا کی عکاسی پر بنائے ہوئے جو اپنی پسند کا حق رکھتے ہیں اور اپنی ترجیحات خود جوڑتے ہیں اور دعا میں رہتے ہوئے اپنے آسمانی باپ سے رشتہ قائم کرتے ہیں، جو ان کی ہر بات کا جواب رکھتا ہے۔

چوتھی اور پانچویں ترجیح: ذاتی طور پر میرا یہ ماننا ہے کہ چرچ اور کام متوازن ترجیح ہے۔ اکثر اوقات چرچ کام کی نسبت ترجیح حاصل کر لیتا ہے اور کبھی کام ترجیح کا حامل ہو جاتا ہے۔ اور اس بات کا دارومدار میری دیگر ذمہ داریوں پر ہوتا ہے۔ چرچ کی مناسبت سے میں یہ ایمان رکھتی ہوں کہ ہمیں چرچ کی میٹنگز کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کیونکہ خدا ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم ایمانداروں کے ساتھ رہیں۔

مسیح میں رہتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت ہی ہماری شاگردی کا ثبوت اور فضیلت ہے۔ (یوحنا 35:13، پطرس 2:18)

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

زندگی میں بعض اوقات ایسے بھی حالات پیش آتے ہیں جہاں ہم روح القدس کی مدد حاصل کرسکتے ہیں یہ کلامِ پاک کے وہ حوالہ جات ہیں جن کی مدد سے اپنی ترجیحات تشکیل دے سکتے ہیں۔

اہم سوال یہ ہے کہ جس کام میں ہم زیادہ وقت دیتے ہیں، کیا وہ ہماری ترجیح ہے؟ ہر دن خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے جس کے ہم ضامن ہیں، ہمیں وہ دن ہرگز دوبارہ نہیں ملے گا۔ ہم اسے کس طرح گزارتے ہیں، یہ بات خدا کے نزدیک زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ (زبور 90:12)

بے شمار ایسی کتابیں لکھی گئی ہیں جو ہمیں وقت کی پابندی کی حکمت عملی بذریعہ کاغذ، الیکٹرانک ڈیوائس، اور سافٹ ویئر سکھاتی ہیں۔ لیکن میں نے جانا ہے کہ وقت کے انتظام کے معاملے میں کیلنڈر، نوٹ پیڈ اور خُدا میں مسرُور دل سب سے زیادہ لازمی ہے۔

ا۔ ایک سادہ کیلنڈر میں ہفتہ کے وہ تمام ناقبل گفت وشنید وقت کی نشانیاں درج کریں۔ اور کھانا، سونا، کام، ورزش، دُعا میں وقت، چرچ، گھر کے کام، ہر دن یا ہر ہفتہ کے گھر کے کام، راشن کی خریداری اور کاروباری ذمہ داری کو اس وقت میں جگہ دیں۔ اتوار کا روز گھر والوں کے ساتھ آرام کے لِئے محفوظ کریں۔

اور جو جگہ کلینڈر میں بچ جائے اسے دوسری سرگرمیوں میں استعمال کریں۔ جب کوئی آپ سے کام کا کہے یا آپ کے ساتھ کام کرنا چاہے اور آپ وہ وقت نیند میں گزار دیں تو اس بات کو حقیقی بنالیں کہ وہ وقت آپ کے کیلنڈر میں سے بچے ہوئے وقت کا حصہ تھا۔

۲۔ کچھ وقت اپنے گھر کے کاموں کو منظّم طور سے ترتیب دینے میں استعمال کریں۔ ایک اصول ہے کہ آدمی اتنا وقت لیتا ہے جتنا آپ اسے دیں۔ سمجھ کے لئے دُعا کریں۔ اگر آپ ہی وقت کی کمی کا شکار ہونگے تو اپنے خاندان کے لئے کیا مندوب کریں گے؟ وہ کون سی سرگرمیاں ہیں جنہیں آپ مختصر یا اپنی زندگی سے خارج کردیں گے؟ ہم سب ایک خاص وقت میں زیادہ کام کرتے ہیں، کچھ لوگوں کے لئے وہ وقت صبح سویرے کا ہوتا ہے اور کچھ کے لئے دن کا دوسرا پہر یا پھر آدھی رات۔ بہتر طور سے یہ جانیں کہ آپ کس وقت زیادہ مؤثر طریقہ سے کام کرسکتے ہیں۔ اس بات کو بھی جانیں کہ وہ کیا چیز ہے جو آپ کے دن کا بیشتر حصہ استعمال کرتی ہے۔ بے ترتیبی، رکاوٹیں، بحران، سست روی اور منصوبہ کی ناکامی۔

۳۔ اس عمل کا مقصد زندگی میں ایسے وقت کے لئے جگہ جو کہ ’’ضروری لیکن فوری نہیں‘‘ کاموں کے لئے یا وہ کام جنہیں ہم منصب کرسکتے ہیں جیسے کہ کتاب پڑھنا جو کہ آپ کی روح کی غذا ہے، دوست کے ساتھ کافی پینا،

دھیان سے اس بات پر غور کریں کہ آپ اس وقت میں کیا کچھ کر سکتے ہیں۔نئی ذمہ داریوں کا حصہ بنیں، دُعا کریں اور سمجھیں کہ آپ کچھ چھوڑ رہے ہیں۔اب آپ با مقصد ہیں۔

3-متوازن عمل:

آج کل کے دور میں عورتوں کے مطابق جو مشکل ترین مسئلہ ہے وہ گھر، کام اور چرچ کی ذمہ داریوں میں متوازن زندگی گزارنا ہے۔ ہر کام کو ٹھیک طریقہ سے انجام دینا، دوسروں کو خوش رکھنا۔ میرے لئے ذاتی طور پر زندگی زیادہ سادہ اور بہتر اس وقت ہوگی جب میں نے یہ احساس کیا کہ دوسروں کو خوش رکھنا میری ذمہ داری نہیں۔ دوسرے لوگوں کی خوشی ان کے خدا سے رشتہ پر ممکن ہے۔ میں انہیں اچھا کھانا، پیارا گھر، آرام، سکون، حوصلہ افزائی، سمجھ اور اُمید دے سکتی ہوں۔ میرے لئے توازن اس وقت ہے جب میں خدا میں زندگی بسر کروں نہ کہ اپنے آپ کو خوش کروں بلکہ خداوند اپنے خدا کو خوش کروں۔جس کا مطلب یہ ہے کہ اکثر اوقات مجھے اپنے بیٹے کے کھیل دیکھنے، چرچ کی میٹنگ یا کاروباری تقریب میں سے انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ایسا بھی وقت ہوتا ہے جب میں اپنے خاندان کے لئے نئے دن کے سفر سے ایک رات پہلے ہی کھانا تیار کر رہی ہوتی ہوں اور ساتھ ساتھ گھر میں بائبل اسٹڈی کی میز بانی بھی کر رہی ہوتی ہوں۔

ہاں! ناکامیاں اور مشکلات بھی پیش آئیں لیکن آخر کار میں سچائی اور تاسف سے بالا تر ہو کر یہ کہ سکتی ہوں کہ خدا نے وفاداری کے ساتھ میرے سفر کے ہر قدم میں میری رہنمائی کی۔

کیا ایسا بھی وقت آیا تھا جب میں نے غلطیاں کی تھیں؟ یقیناً، واقعی! میں نے یہ سیکھا ہے کہ جب میں اپنے بچوں اور ملازمت کو لیکر ناگہاں دباؤ محسوس کرتی ہوں اور رات کو سونے سے پہلے ذہن میں خیالات کی دوڑ ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میری ترجیحات منظّم نہیں ہیں۔

یہ خاموشی میں خدا سے اظہار، توبہ اور تطبیق طلب کرنے کا وقت تھا۔''اے خدا، تو جانتا ہے کہ ایک دن میں 24 گھنٹے ہیں، میں یہ سب نہیں کر سکتی، کیا میں وہ سب کر رہی ہوں جس کے لئے تو نے مجھے چُنا؟ میرے لئے سب سے زیادہ اہمیت کس کام کو کرنے کی ہونی چاہیے؟ میری زندگی اپنا توازن کھو چکی ہے کیونکہ میں نے غیر ضروری چیزوں کو اپنی ترجیحات پر رائج ہونے دیا۔

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

اگر آپ اپنی زندگی میں توازن حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں اور خود کو حد سے زیادہ گھرا ہوا محسوس کر رہے ہیں تو میں آپ کی اس بات پر حوصلہ افزائی کرنا چاہوں گی کہ آپ خدا سے رجوع کریں، دعا میں خدا سے ان تبدیلیوں کے بارے میں جانیں جو آپ کی زندگی کی ضرورت ہیں۔ ''کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔'' (متی 11:30)

اگر آپ کی ذمہ داریوں کا جُوا آپ کی برداشت سے زیادہ ہے اور نظر میں کوئی آخر نہیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ خدا کی مرضی سے بڑھ کر وہ کام بھی کر رہے ہیں، جن کے لئے خدا نے آپ کو نہیں چنا۔

فوراً اپنے خاندان یا قابلِ اعتماد شخص سے صلاح کریں۔ وہ آپ کو ایک نیا نظریہ دے سکتے ہیں۔ کیا آپ روحانی طور سے اپنی روح کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہیں؟ کیا آپ خدا کے منصوبہ سے زیادہ عہدہ کی تلاش میں ہیں؟ کیا آپ وہ ذمہ داریاں بھی سرانجام دے رہے ہیں جن کے لئے خدا نے آپ کو نہیں چنا؟ صرف آپ اور خدا ان سوالوں کا جواب دے سکتے ہیں۔ خدا آپ کے سوالوں کا جواب دینے کے لئے انتظار میں ہے۔

''یہ اہم نہیں کہ ہم خدا کے لئے کیا کام کرتے ہیں بلکہ یہ اہم ہے کہ خدا ہم سے کیا کام لیتا ہے۔''

یاد کیجئے:

- زبور 12:90 ''ہمکو اپنے دِن گننا سِکھا۔ ایسا کہ ہم دانا دِل حاصل کریں''
- اِمثال 3:24-4 ''حکمت سے گھر تعمیر کیا جاتا ہے اور اور فہم سے اسکو قیام ہوتا ہے۔ اور علم کے وسیلہ سے کوٹھریاں نفیس و لطیف مال سے معمور کی جاتی ہیں''

بنیادی سچائی:

اپنی قدر کو جاننا اور خُدا کے کلام کے مطابق اپنی ترجیحات قائم کرنا ضروری ہے اگر ہم خُدا کے مطابق متوازن زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

آپ کا ردعمل:

۱۔ اپنی اِقدار کے مطابق اپنی رویا دیکھیں اور ایسی جگہ رکھیں جہاں آپ آتے جاتے ہیں دیکھ سکیں اور اسے یاد رکھ کے عملی شکل دیں۔

۲۔ کیا ایسی نعمتیں وصلاحیتیں ہیں جنہیں خُدا چاہتا ہے کہ آپ اُسے اس وقت استعمال کریں مگر آپ وقت یا وسائل کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتے۔ اگر ایسا ہے تو وہ کونسے ہیں؟ ان دروازوں کے کھُلنے کے لِئے آپ کون سے اِقدامات اُٹھائیں گے؟

مزید مطالعہ کے لِئے مُلاحظہ کریں:

Margin by Richard Swenson (Swenson & Swenson, 2002)

The Balanced Life Alan Loy MsGinnis (McGinnis, 1997)

The Seven Habits of High People by Steven Covey (Covey, 1989)

Time Management from inside Out by Julie Morgenstern (Morgenstern, 2000)

Having a Mary Heart in a Martha World by Joanna Weaver (Weaver, 2000)

سبق نمبر 8: روابط، شخصیات اور رشتے

قیادت کے لئے مؤثر رابطے سے اہم کچھ بھی نہیں اور موثر رابطے کے لئے سامعین کو سمجھنا نہایت اہم ہے۔ رابطہ صرف بات چیت کی حد تک محدود نہیں بلکہ جسمانی انداز، آواز کی خصوصی کیفیت اور خصوصی وضاحت۔ دوسروں تک اپنی بات کو اُسی طرح پہنچانا بھی رابطہ میں شامل ہوتا ہے۔آپ بات کرسکتے ہیں لیکن اگر سننے والا آپ کی بات نہ سن سکے اور نہ سمجھ سکے کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں تو مواصلات قائم نہیں ہوسکتا۔

اس سبق میں نہ صرف ہم سننے والے کی زبان بلکہ اس کی شخصیت کے حوالہ سے بھی تجویز کریں گے۔ دولوگ ایک ہی (انسان کے) پیغام کو دو مختلف طریقوں سے اپنی شخصیت کے حوالہ سے تشریح کرسکتے ہیں۔ ہم ان چاروں اقسام جن کی ہپوکریٹس نے دوسو سال پہلے ہی نشان دہی کی تھی اور آج تک قابلِ عمل ہیں، اُن پر غور کریں گے۔ اظہارِ خیال اور شخصیات کی سمجھ کسی بھی ٹیم کی تشکیل اور افراد کے بیچ میں بامعنی رشتہ کے لئے نہایت اہم ہے۔

1- رابطے:

بحیثیت رہنما ہم اکثر یہ سوچتے ہیں کہ رابطہ کے معنی یہ ہیں کہ ہم کس طرح اپنی بات کو ان لوگوں تک بہتر انداز سے پہنچا سکیں جو ہماری قیادت میں ہیں۔ وضاحت کے ساتھ ہزاروں لوگوں پر اثر انداز ہونے والی تقریر میں طاقت

ہوتی ہے لیکن سننے میں عقلی طاقت ہوتی ہے۔صرف اگر ہم بولنے والے کو غور سے سنیں تو ہی صحیح طور پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

Steven Covey اپنی کتاب "The 7 habits of highly effective people" میں پانچوی عادت میں سننے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں، پہلے سمجھنا سیکھیں پھر سمجھانا۔انہوں نے یہ تبصرہ دیا ہے کہ ہم بسا اوقات دوسرے لوگوں کی بات سننے کے بجائے اپنے دفاع میں اس کا جواب تیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ یہ تجویز کرتے ہیں کہ ہم ایک بہترین رابطہ کار بن سکتے ہیں اگر ہم دھیان سے سننا شروع کریں اور پھر اُس کے بعد اپنی سمجھ کے مطابق اس کی تشریح کریں۔مثلاً ہم یہ کہہ سکتے ہیں ''مجھے لگا کہ آپ یہ کہہ رہے ہیں---کیا میں آپ کو صحیح سمجھ رہی ہوں؟'' جب میں نے یہ اصول سیکھا تو جلد ہی اسے اپنی زندگی میں اپنے جوان بیٹے جو کہ ایک الگ سوچ اور نقطہ نظر کا مالک ہے،اس کے ساتھ گفتگو میں تجربہ کیا۔

ایک شام جب کھانے کی میز پر گفتگو کے دوران جذبات بڑھنے لگے تو میں نے سب سے Covey کی تکنیک پر عمل کرنے کے لئے کہا ،جس نے گفتگو کو ایک مثبت راہ دی۔

وہ رہنما جو کسی نئی بات یا challenge کو فروغ دے،انہیں مثبت اور منفی دونو ں رائے موصول ہوتی ہے۔آپ رہنما ہونے کی حیثیت سے کسی بھی طرح کا ردعمل ظاہر کرتے ہیں وہ آپ کی رہنمائی کرنے کی مہارت کی عکاسی کرتا ہے۔آپ مسکراہٹ میں کچھ نہ بولتے ہوئے سر ہلا سکتے ہیں یا توجہ کے ساتھ ان آراء پر غور کریں اور ان کے مقصد کو جاننے کی کوشش کریں۔مثبت آراء سے آپ اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کس طرح سے مددگار ثابت ہوئے۔اور منفی آراء کو کوئی درست نقطہ بھی معلوم ہوسکتا ہے۔یہ نہایت اہمیت کی حامل بات ہے کہ جو آپ کو منفی رائے دے رہا ہے،دراصل وہ شخص آپ کو اپنے خیالات کی

نوٹس

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

صورت میں تحفہ بخش رہا ہے اور وضاحت کا موقع بھی یا وہ شخص اپنے قریبی دوستوں کے لئے منفیت کا سبب بھی ہوسکتا ہے۔ ہمیشہ آراء کو تحفہ کی طرح شکرگزاری اور آزادخیالی کے ساتھ وصول کریں۔

رہنما اور قائد سے بسا اوقات یہ امید رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے دُکھ اور مُصیبت میں اُن سے ذاتی طور پر بات کریں لیکن اُنہیں ایسی کوئی تربیت نہیں دی گئی ہوتی کہ وہ اس وقت کیا کہیں یا کیا کریں، اسی وجہ سے کچھ غلط بولنے یا کرنے کے ڈر سے وہ ایسی صورت حال سے کنارہ کشی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ Stephen Ministry نامی ادارہ اس سطح پر بہترین تربیت دینے میں عمل پیرا ہے۔ Ministry of presence کی تجویز بناتا ہے۔ دکھ اور مصیبت کے وقت ساتھ ہونا۔ ایک دوسرے کی بات سننا اور خاموشی میں مصیبت زدہ انسان کے پاس ہونا ہی نادر تحفہ ہے۔

سننا اہم ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں وضاحت کے ساتھ وہ بات جو خدا نے آپ کے دل میں ڈالی ہے، اُس کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کرنا چاہتی۔ یہ کچھ تجاویز ہیں:

۱۔ اگر آپ اپنی ادائیگی کے انداز کو لیکر اصلی رائے دینا چاہتے ہیں تو چھوٹے بچوں کے کلاس روم میں پڑھیں، وہ آپ کو یہ بتائیں گے کہ بور کردینے والے شخص میں طویل اندازہ لگانے یا ضرب کی کمی ہے۔

۲۔ پریکٹس! پریکٹس! میں نے پڑھا ہے کہ Billy Graham درخت کے تین تنوں کے سامنے خطبہ دیا کرتے تھے۔ میرے والد صاحب نے مجھے یہ سکھایا تھا کہ میں آئینہ کے سامنے پریکٹس کروں تاکہ میں اپنے ہاتھوں کے اشارہ اور اپنا انداز بیاں دیکھ سکوں کہ کیا وہ میری باتوں سے لوگوں کا دھیان ہٹانے کا ذریعہ تو نہیں بن رہے۔

۳۔ اپنے اندازِ بیاں کو سادہ رکھیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ تیاری نہ کریں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بہت زیادہ تیاری کریں اور لکھے ہوئے مواد کو تین سے چار نکات میں مختصر کر کے مثالوں کے ساتھ سمجھائیں۔

۴۔ اگر آپ گھبرائے ہوئے ہیں تو فکر کی کوئی بات نہیں، میرے والد جو کہ 70 سال کی عمر میں ہیں اور ایک ہفتہ میں چار سے پانچ دفعہ عوام کے سامنے وعظ کرتے ہیں، ایک بار انہوں نے بتایا کہ ہر بار جب وہ منادی کرتے ہیں تو گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں۔ یہ ایسے ہے کہ جب آپ صرف اپنی قابلیت پر اعتماد رکھتے ہیں اور روح القدس کے مسیح کو نہیں پہچانتے، وہاں سے مشکلات کا آغاز ہوتا ہے۔

۵۔ خدا سے مدد کی دُعا کریں کہ وہ اپنی محبت، سچائی اور جلال کی شفاف ترسیل کا ذریعہ مہیا کرے۔ پیغام کے آخر میں آپ کے جذبات یا حاضرین کے جوابات ضروری نہیں کہ یہ جواب پیش کریں کہ پیغام با اثر تھا اور لوگوں تک پہنچا۔ خاموشی سے سننے والوں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خدا کے کلام کے بیج کو بنا کسی رکاوٹ

کے بویا گیا ہے۔ بھروسہ رکھیں کہ خدا کا مقصد مکمل ہوا ہے اور روح القدس کی مدد سے سننے والوں کی زندگیوں میں سچائی پیدا ہوئی ہے۔

2- شخصیات کی اقسام:

شخصیات کی اقسام جاننے کا یہ مقصد نہیں کہ لوگوں کو صحیح غلط کے مطابق چھانٹیں، بلکہ یہ سمجھ سکیں کہ ہم کیوں ایک دوسرے سے مختلف عمل ظاہر کرتے اور کیوں مختلف سوچ رکھتے ہیں۔ جب ہم دوسروں کے نظریہ کو سمجھتے ہیں تو اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ صرف ہمارا نظریہ نہیں بلکہ مختلف نظریوں کی مدد سے مشکل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے جو کہ بہتر نتائج تک لے جا سکتا ہے۔

شخصیات کو ایک سے زیادہ حکمت عملی کے تحت درجہ بند کیا جا سکتا ہے۔لیکن زیادہ تر چار مختلف تصویریں ہیں۔ تین عام طریقوں سے شخصیت کو چار اقسام میں درجہ بند کیا گیا ہے، جو یہ ہیں:

- ڈسک: غلبہ، اثر، خوش اخلاقی، سہارا
- بقراط: گرم دماغ، غضب ناک، پُر اعتماد، افسردگی، کاہل، ٹھنڈے دل و دماغ
- رنگ: لال، پیلا، نیلا اور ہرا

اس مخفف توضیع تشریح میں رنگوں کا چناؤ کیا کیونکہ ابتداء میں میری Management Technologies کی workshops میں سب سے پہلے رنگوں سے سامنا ہوا۔ آگے چلنے سے پہلے میں یہ بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ اکثر لوگوں میں ان چار اقسام کا مرکب مختلف صلاحیت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔

- لال: (غلبہ، گرم دماغ) مقصد کا حصول

- کھوج: صاف گو، فیصلہ کن، مسابقتی کام کے لئے رضامند، عہدہ سے مسرور رہنا، جواب پسند، روک سے آزادی، با مقصد
- ٹریلس اور غلطیوں کی بنیاد پر فیصلہ مرتب کرنا
- نتائج کا جائزہ اگر آپ خود کو لال زمرہ میں سمجھتے ہیں تو ان باتوں کا خیال رکھیں، سنگ دل فیصلے،

تلخ اور توجہ طلب رویہ، دوسروں کی بات نہ سننا۔

- لال زمرہ کے لوگوں سے رابطے میں فیصلوں کے فائدے اور نقصانات کا جائزہ لیں اور بنا کسی ناراضگی کے جلد حتمی فیصلہ کریں۔
- لال زمرہ کے لوگوں کو رشتوں میں جدو جہد کرنی پڑتی ہے۔ تجویزیں:
  - جب تک آپ سے رائے نہ مانگی جائے اپنی رائے دینے سے گریز کریں۔
  - دوسروں کو حقیر نہ جانیں۔ اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں۔ معافی مانگنے میں پہل کریں

پیلا: (اثر، پُراعتماد) رشتہ داری

- کھوج: ملنسار، خوش گوار، تبدیلی کو جلد اپنانے والے، دوسروں کے ساتھ کام کرنے میں خوش، اچھے قصہ گو اور استاد
- دوسروں کی رائے سننے کے بعد فیصلہ کرنے والے اور اتفاق رائے رکھنے والے
- اگر آپ خود کو پیلے زمرہ میں سمجھتے ہیں تو ان باتوں کا خیال رکھیں۔ ہر ایک کو تنگ کرنا، بدنظمی، جلد توجہ پھیرنا، مبالغہ اور ہیرا پھیری
- پیلے زمرہ کے لوگوں کے ساتھ رابطے میں اُن کی توجہ مرکوز کرنے میں مدد کریں، ان کے مسائل کے بارے میں بات کریں۔ پریشانی، کاہلی اور رشتہ قائم کرنے میں وقت کی توقع کریں۔
- پیلے زمرہ کے لوگوں کو بہت بات کرنے اور مرکوز بالذات ہونے میں جدو جہد کرنی پرتی ہے۔

تجویزیں:

- اپنے جملوں کو مختصر رکھیں۔ دوسروں کی بات سنیں۔ اپنی بہتری کے لئے کام کریں۔

نیلا: (سہارا دینا، افسردگی) کارفرما معلومات

- کھوج: معلومات طلب اور جذب کرنے والے، سیکھنے اور آگے بڑھنے کو پسند کرنے والے، جائزہ لینے والی، تخلیق پسند اور نئی سوچ پر کام کرنے والے۔
- تمام معلومات کو جمع کر کے اور اختیار کو استعمال کر کے فیصلہ کرنے والے۔
- اگر آپ خود کو نیلے زمرہ میں سمجھتے ہیں تو ان باتوں کا خیال رکھیں، فیصلہ کرنے میں زیادہ وقت لینا، وجوہات کو روحانیت پر اہمیت دینا۔
- نیلے زمرہ کے لوگوں کے ساتھ رابطے میں متبادل راستوں کے زریعے کام کرنے میں ان کی مدد

کریں، فیصلہ سازی میں اطمینان رکھیں اور اُن کی وجوہات پر غور کریں۔

- نیلے زمرہ کے لوگوں ذہنی دباؤ اور کمال پرستی کا شکار ہوتے ہیں۔

تجویزیں: ۔ شکر گزاری کا رویہ اپنائیں۔ اپنی اور دوسروں کی غلطیوں کو معاف کریں۔ خدا پر ایمان اور بھروسہ قائم کریں۔

ہرا: (سہارا دینا، ٹھنڈے دل و دماغ کے) اصول کارفرما

- کھوج: نا آشنا مزاج، محتاط، تفصیل پر مبنی، روایات، حکمت عملی اور اصول پر چلنے والے، ہدایت اور احکام پسند
- فیصلہ کرنے کے لئے معلومات کو جمع کر کے، مسائل کا جائزہ، پرانے اعداد و شمار، نئے طور طریقہ کی مدد لینا اور ہر چیز کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کرنا
- اگر آپ خود کو ہرے زمرہ میں سمجھتے ہیں تو ان باتوں کا خیال رکھیں، حد سے زیادہ قابو، سرپرستی، سخت مزاج، تبدیلی کو نا منظور اور آنے والے خطرات کا تخمینہ لگانا
- ہرے زمرہ میں آنے والے لوگوں سے رابطے میں ان باتوں کا خیال رکھیں۔ ان کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کریں اور ان پر اعتماد کا اظہار کریں
- ہر چیز کی دستاویزات مہیا کریں
- ہرے زمرہ میں آنے والے لوگ جذبہ کی کمی اور قوت مدافعت کی وجہ سے جدوجہد کا شکار ہوتے ہیں۔

تجویزیں: ۔ نئے کام کے لئے انکی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کے شوق جاننے میں ان کی مدد کریں۔ مسائل کے بارے میں بات کرنے میں پہل کریں۔ حالات کے مطابق ڈھلیں۔

لوگوں کو سمجھنے کا ایک اور نقطہ نظر ہے جو کہ ان لوگوں کی طرف سے آیا ہے جنہوں نے صحرا سے تیسری دنیا کی طرف نقل مکانی کی ہے۔ اس کے بارے میں آپ انٹرنیٹ اور دوسرے ذرائع سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

3- رشتہ داریاں / تعلقات

یسوع مسیح نے منادی کے دور میں تعلقات کے بارے میں خاص طور پر بات کی ہے۔ یہ اس کے لئے اتنی اہمیت کا حامل کیوں تھا؟ ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات ہی ہمارے خدا کے ساتھ تعلق کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم یہ

نہیں کہہ سکتے کہ ہم خدا سے پیار کرتے ہیں لیکن اپنی بہن سے نفرت (یوحنا2:9) جب پوچھا گیا کہ سب سے بڑا حکم کیا ہے تو یسوع نے جواب دیا کہ ''اے استاد توریت میں کونسا حکم بڑا ہے؟ اس نے اس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔'' (متی39-22:36)

نیا عہد نامہ ہمیں تعلقات سے متعلق یہ احکام دیتا ہے۔

''اور ایک دوسرے پر مہربان اور نرم دل ہو اور جس طرح خدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کِئے ہیں، تم بھی ایک دوسرے کے قصور معاف کرو۔'' (افسیوں4:32)

''غصہ تو کرو مگر گناہ نہ کرو۔'' (افسیوں 4:26)

''لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لِئے دعا کرو۔'' (متی5:44)

نیا عہد نامہ کئی مرتبہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہنے کا حکم دیتا ہے۔ لیکن لوگ سخت اور نا قابل برداشت بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟ عام طور پر ان تین طریقوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں۔ حملہ کر کے یا پھر امن کے ساتھ۔ کلامِ مقدس صاف و شفاف طرح سے آخری عمل کے انتخاب کا درس دیتا ہے۔

آیا آپ کسی ذاتی مسئلہ کا شکار ہوں یا دوسروں کی مدد کرنا چاہ رہے ہوں جو بنیادی اصول ہیں جو کہ ہر صورت حال میں یکساں ہیں، شروعات اس بات کے اندازہ سے لگائیں کہ مسئلہ کیا ہے، کب یہ شروع ہوا؟ عام پہلوؤں کو دیکھیں اور سمجھ کی دعا کریں۔

ا۔ کیا یہ شخصیات کا تصادم ہے۔ قدروں، مقاصد یا امیدوں میں اختلاف ہے یا شائید ٹھیک طرح سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے غلط فہمی ہے؟ وقت لے کر خدا سے سمجھ اور بہتر نظریہ کی دعا کریں۔ اگر مسئلہ شخصیات کے تصادم کا ہے تو یہ ان کے بہترین رشتہ میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ مثلاً پولوس اور برنباس۔ اگر مسئلہ مقصد میں

اختلاف کا ہے تو دعا کے ذریعے سے خدا کی مرضی جاننے کی کوشش کریں۔ اور اگر مسئلہ ٹھیک طرح سے رابطے نہ ہونے کی وجہ سے ہے تو وضاحت کے ساتھ بات کر کے ہم ایک ساتھ چل سکتے ہیں۔

۲۔ کیا یہ روحانی جنگ ہے؟ شائید علیحدگی کی روح اس کام میں مشغول ہے یا کوئی اور بدروح آپ دونوں کی زندگیوں میں حملہ کر رہی ہے تاکہ خدا کے منصوبے پروان نہ چڑھ سکیں۔ اگر ایسا ہے تو ایمانداری سے بات کریں اور ایک ساتھ دعا کے زریعے شیطانی قوتوں کو شکست دیں۔

۳۔ کیا یہ تعلقات کا کامیاب نہ ہونا آپ کے یا آپ کے کسی ساتھی کے گناہ کا نتیجہ ہے؟ شاید مرضی کے گناہ یا رنج آپ کے اندر منفی جذبات اور جوابات کو اُبھار رہے ہیں اور نتیجہ میں ایسے الفاظ اور عمل پیش آ رہے ہیں۔ جھگڑے کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ جھگڑے کی وجہ یہ نہیں کہ آپ کے جذبات حالتِ جنگ میں ہیں۔

Peace Ministry چار حوالاجات کی تجویز کرتی ہے جو جھگڑوں کے حل میں اہم ثابت ہو سکتے ہیں۔

۱۔ اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں۔ یعنی ان کے لئے جو خدا کے ارادہ کے موافق بلائے گئے۔ (رومیوں 8:28)

۲۔ اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے شہتیر نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح سے دیکھ کر نکال سکے گا۔ (متی 5:7)

۳۔ اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے تو جا اور خلوت میں بات چیت کر کے اُسے سمجھا۔ اگر وہ تیری سنے تو تو نے اپنے بھائی کو پا لیا اور اگر نہ سنے تو ایک دو آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جا تاکہ ہر ایک بات دو تین گواہوں کی زبان سے ثابت ہو جائے۔ اگر وہ ان کی بھی ماننے سے انکار کرے تو کلیسیا سے کہہ اور اگر کلیسیا کی بھی نہ سنے تو تو اسے غیر قوم والے اور محصول لینے والے کے برابر جان۔'' (متی 18:15-18)

۴۔ بس خدا کے برگزیدوں کی طرح جو پاک اور عزیز ہیں، دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور علم اور تحمل کا لباس پہنو۔ اگر کسی کو دوسرے کی شکایت ہو تو ایک دوسرے کو برداشت کرے اور ایک دوسرے کے قصور معاف کرے۔ (کلسیوں 3:12-14)

متی کی انجیل کے باب نمبر 6 آیت نمبر 15 میں خدا ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ایک دوسرے کے قصور معاف کرو اگرچہ غلطی آپ کی نہیں ہے اور دوسرا شخص اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کر رہا، پھر بھی آپ اسے معاف کریں۔

جو شخصیات کی اقسام میں محاذ آرائی سے ایک طرف ہو کر یہ امید رکھی جا سکتی ہے کہ وقت کے ساتھ تنازعات میں بہتری آ جائے گی۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو ہمیشہ ایسی امید رکھتے ہیں۔ وقت کے ساتھ میں نے یہ بھی سیکھا ہے کہ ایسے مواقع بہت کم ہوتے ہیں جب مسائل خود حل ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر مسائل تو کچھ وقت کے لئے دفن ہو جاتے ہیں خصوصاً جب آپ دوسرے شخص سے بات نہ کریں۔ اگر آپ مسئلہ کے بارے میں بار بار سوچ رہے ہیں اور اس سے پریشان ہیں تو یقیناً آپ کو اس کا حل دعا، ایمانداری اور باعزت طور پر براہ راست رابطے سے نکالنا ہوگا۔

یاد کیجئے:

- رومیوں 12 :18 ''جہاں تک ہو سکے تم اپنی طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو‘‘
- افسیوں 32:4 ''اور ایک دوسرے پر مہربان اور نرم دِل ہو اور جس طرح خُدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کئے ہیں تم بھی ایک دوسروں کے قصور معاف کرو۔‘‘

بنیادی سچائی:

رابطوں کے طریقہ کار کی وسعت کو سمجھنا اور شخصیات ضروری مظبوط تعلقات استوار کرنے کے لِئے اور معاشرے کے لِئے۔

آپ کا ردعمل:

۱۔ کونسی شخصیت کا نمونہ بہت زیادہ آپ کی نمائندگی اور خاندان کے ہر فرد سے مشابہت رکھتا ہے۔ اگر آپ کو انٹرنیٹ کا حصول ہے اور آپ نے کبھی شخصیت کا امتحان نہیں لِیا کبھی بھی مفت ٹیسٹ کو کریں جو discpersonality.testing.com/free-disk-test کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ ابھی ہونے والی گفتگو میں سننے کے عمل کو توجہ دیں اور سمجھ کر ردعمل کو سیکھیں، بالکل بھی حیران نہ ہوں اگر آپ کو یہ عجیب لگے۔

مزید مطالعہ کے لِئے ملاحظہ کریں:

www.peacemaker.net

www.stephenministries.org

www.enneagram.com

The Friendship Factor by Alan Loy Mcginnis (Mcginnis, 1979)

Speaking the Truth in Love by Koch & Haugk (Koch & Haugk, 1992)

Forgive and Forget by Lewis Smedes, 1984)

Managing Conflict God,s Way by Deborah Smith Pegues
(Pegues,1997)

Personalysis-Management Technologies (Noland, 2015)

Personality Plus - Florence Littauer (Littauer, 1986)

LifeKeys - Kise,Stark, Hirsh (Kise,Stark,Hirsh, 1996)

The Seven Basic Habits of Highly Effective people by StephenR>
Covey (Covey, 1989)

سبق نمبر 9: خدا کے بتائے ہوئے مقام تک پہنچنا

ہم میں سے کچھ لوگ برطانیہ کے شہزادہ ولیم کی طرح قیادت و رہبری کے لِئے پیدا ہوتے ہیں اور کچھ قدرت کی طرف سے نوازے جاتے ہیں لیکن زیادہ تر لوگ قیادت کا ہُنر وقت کے ساتھ ساتھ طریقہ کار اور حکمت سے سیکھتے ہیں جو تجربے، معاشرتی و ذاتی عکاسی اور مشاہدے سے حاصل ہوتا ہے۔ تو کیسے طے کیا جائے قیادت کا سفر؟
اس کے لیے وہاں سے شروع کریں جہاں خدا نے آپکو رکھا ہے۔ جیسا کے پہلے ذکر ہوا کہ قیادت کا ابتدائی تجربہ مجھے میرے لڑکپن میں چرچ میں رضا کاری کر کے، طلبہ تنظیموں کا حصہ بن کر اور اپنے بڑوں کی سرپرستی میں ملا۔

اُن سالوں میں سیکھے ہوئے قیادتی طور طریقے اور وہ اسباق آئندہ زندگی کے لیے نہایت انمول اور اہم ثابت ہوئے۔ ردِعمل و تنقید کا سامنا کرنا، سب کو ساتھ لے کر چلنا اور ایسے ادارے کی بنیاد رکھنا کہ جو ہمیشہ قائم و سلامت رہے۔ اپنی زندگی میں قیادت کا ایک اہم عنصر میں نے اس وقت سیکھا کہ جب میں ماں بنی۔

مجھے آج تک یاد ہے، میں مینیجر تھی اور میں نے اپنے بڑے افسر سے کہا تھا کے "اس نوکری کے لیے مجھے جو سیکھنا تھا وہ میں نے اپنے گھر پہ اپنے بچوں کے ساتھ دس سال گزار کے سیکھ لیا ہے"

اپنی ابتدائی زندگی کے تجربوں کی اہمیت کو کبھی کم تر نہ سمجھنا۔

قیادتی کردار اپنانے اور اس کو مزید پختہ کرنے کے لیے ان چار اصولوں کو اپنے دامن سے باندھ لیں۔

1- نظریہ رکھیں:

سربراہی کرتے ہوئے آپکا ہدف کیا ہوگا؟ یعنی کیا آپ مسائل کا حل نکال رہے ہیں، کیا آپ لوگوں کی توجہ مرکوز کر رہے ہیں، کوئی راستہ دکھانا چاہتے ہیں، کوئی موقع فراہم کرنا چاہتے ہیں یا فقط قیادت کی محرومی دور کرنا چاہتے ہیں۔ لوگوں کو پیروی پر آمادہ کرنے کے لِئے لازمی ہے کہ آپ اپنا نظریہ ان تک بخوبی پہنچانیں کے قابل ہوں، ہوسکتا ہے جذبہِ الٰہی، ضرورتِ مُشاہدہ یا کسی با اختیار کے بلاوے کا سامنا کرنا پڑے۔ موسیٰ کا نظریہ بنی اسرائیل کو غلامی کی زنجیروں سے آزادی دلانا تھا، بدقسمتی سے ان کو ابتدائی کاوشوں میں ہے دشواری اور اسکے بعد ناکامی ہوئی جس کے بعد انہیں اپنی جان بچانے کے لیے ایک صحراء کی گہرائی میں چالیس سال پناہ لینی پڑی۔ خود کو خُوش قسمت سمجھیں اگر آپ رہنمائی کے اس سفر کے شروع میں ہی ناکام ہو جائیں، بس ہار نہ مانیں اور کبھی نہ رکیں، اپنی غلطیوں سے سیکھیں۔

2- خود کو جانیں:

رومیوں 3:21 ہمیں اس بات پہ زور دیتا ہے کہ ہم مغرور نہ ہوں، خود کو بہت زیادہ نہ سمجھیں مگر قیادتی تدبیروں کے لیےضروری ہے کہ ہم اپنی کمزوریاں اور طاقتیں پہچانیں، طاقتیں اس لِئے کہ ہم ان کا بخوبی فائدہ اٹھائیں اور اپنی کمزوریاں اس لیے کہ ہم ان سے سیکھیں اور معاوضہ حاصل کرسکیں۔

۱۔ اپنی خوبیاں پہچانیں۔ تیسرے باب میں نے ہم جذبے اور قدرتی تحائف کی بات کی تھی، خود کی خصوصیات و طاقتیں پہچاننے کے لِئے یہ نقاط بہترین ہیں۔ آپ کے دفتر میں، گھر میں، چرچ میں لوگ آپ کے بارے میں کیا مثبت رائے رکھتے ہیں اور خاص طور پر وہ لوگ آپ کے بہت قریبی ہوں اور آپکو بہت اچھی طرح جانتے ہوں۔ اپنے بارے میں ایسی 54 چیزوں کو ذہن میں رکھیں جو آپ مہارت سے اور شوق سے کرتے ہوں اور پھر اپنی قیادتی مراحل میں ان کو استعمال کریں اور دیکھیں کہ وہ آپ کے کتنا اور کیسے کام آتی ہیں۔

۲۔ اپنی کمزوریاں پہچانیں۔ آپ کی ناکامی کے پیچھے کیا وجہ ہوتی ہے؟ لوگ آپ کے بارے میں کیا منفی رائے رکھتے ہیں؟ آپ کس قسم صورتحال سے خود کو بچاتے ہیں؟ اپنی ایسی کوئی 4 یا 5 خامیوں کو ذہن میں لائیں جو آپ کو کڑا وقت دکھاتی ہوں، آپکی موجودہ صورتحال میں کیسے وہ آپ کے جذبہِ قیادت پہ اثر انداز ہوسکتی ہیں؟ آپ اپنی ان خامیوں اور کمزوریوں کا ازالہ کیسے ادا کرینگے؟

۳۔ یہ جاننے کی کوشش کریں کہ آپ کے دل کے لئے ترغیب کیا ہے؟ جیسے آپ سوچ رہے ہیں کہ خدا آپ کو کس جگہ لے جا رہا ہے؟ آپ کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ قابو میں رہنا؟ لوگوں کی ضروریات پوری کرنا؟ دوسروں کی

نوٹس

توجہ اور محبت حاصل کرنا؟ غرور، لالچ، حسد یا دوسری جسمانی ضروریات کا آپ کی خواہشات میں کیا عمل دخل ہے؟ اپنے اور خدا کے ساتھ ایماندار رہیں۔

موسیٰ 40 دن صحرا میں رہا اور خود کو تبدیل کیا، مصر کی بادشاہت چھوڑ کر چرواہے کی زندگی اپنائی۔ موسیٰ نے غصہ اور بدلہ کو رد کر کے حلیم صحرا میں مقیم بنا۔ بجائے اس آدمی کے ''اور موسیٰ نے مصریوں کے تمام علوم کی تعلیم پائی اور وہ کام اور کلام میں قوت والا تھا۔'' (اعمال 7:22)

اور خود کو اس طرح سے بیان کیا۔

''تب موسیٰ نے خداوند سے کہا کہ اے خداوند میں فصیح نہیں، نہ تو پہلے ہی تھا اور نہ جب سے تو نے اپنے بندہ سے کلام کیا بلکہ رک رک کے بولتا ہوں اور میری زبان کُند ہے۔ (عروج 4:10)

اس کی طاقت اس کی کمزوری بن گئی لیکن اب میں خدا کی نظر میں رہنمائی کے لئے تیار تھا۔

3- خدا کی بلاہٹ کو سُنیں:

کلام مقدس کے عظیم رہنما ابرہام، موسیٰ، یسوع، جدعون، داؤد، پطرس، پولوس خواہ پرانا یا نیا عہد نامہ ہو سب میں ایک بات مشابہت رکھتی تھی کہ اُن تمام رہنماؤں نے زندگی کے ایک مقام پر خداوند کے بلاوے کو قبول کیا۔ ان میں سے کوئی شاندار یا غیر معمولی نہیں تھا۔ بلکہ یہ لوگ خود رہنمائی کے قابل بھی نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن خدا کے بلاوے کے فرمانبردار تھے۔ ایسا ممکن ہے کہ ہم خود کو کم تر سمجھیں جب خدا ہم سے ہمکلام ہو جیسے موسیٰ سے ہوا تھا۔ ''اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔'' (خروج 2:4)

سوال یہ ہے کہ کیا ہم ایمان اور وفاداری کو ترک کرنے کے لئے تیار ہیں یا جو کچھ خدا نے ہمیں بخشا ہے، اسے اس کے راہ میں استعمال کریں۔

۴. ایک ٹیم تشکیل دیں:

خدمت کی قیادت کرنے میں سب سے اہم کام ایک ٹیم تشکیل دینا ہے۔ وہ کون لوگ ہونگے جو آپ کے سفر کا حصہ بنیں گے۔ آپ ان کا کس طرح سے انتخاب کریں گے۔ ایسے لوگوں کی تلاش کریں جو ذہین، سچ بولنے والے ہوں چاہے سچ تکلیف دہ کیوں نہ ہو۔ ایسے لوگ جن کے پاس نظریہ ہو اور وہ اس کو پورا کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ وہ ان تمام غلطیوں پر بھی نظر رکھ سکیں جو آپ سے نظر انداز ہو جائیں۔ وہ لوگ جو ایسی صلاحیتوں میں طاقتور ہوں جہاں آپ کمزور ہیں۔ ایسے لوگ جنہیں احتساب دینے کے لئے آپ تیار ہوں کیونکہ آپ ان کے فیصلہ اور ایمانداری پر اعتماد کرتے ہوں، ایسے لوگ جنہیں آپ یہ اقتدار دے سکیں کہ وہ آپکی غلطی آپ کو بتائیں اور اسے درست بھی کریں ۔ ایسے لوگ جن کے ساتھ آپ کسی بھی قسم کے خوف سے بالاتر ہو کر دل کی بات کر سکیں لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے قریبی لوگوں کی تعداد زیادہ نہ ہو۔ یسوع نے رات بھر دُعا میں رہنے کے بعد 12 شاگردوں کو پیروی کے لئے چنا۔ لیکن ان میں سے تین اس کے قریبی تھے۔ موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو اپنے ساتھ رکھا جسے وہ قریب سے نہیں جانتا تھا لیکن خدا نے ہارون کو موسیٰ کا ساتھی چنا تھا۔ اطمینان اور دعا کے زریعے سے ٹیم کو تشکیل دیں اور ہمیشہ ٹیم کے ارکان کے ساتھ محبت اور ان کی مدد کا ارادہ رکھیں جو کہ صرف آپ کے مقصد تک محدود نہ ہوں۔ جلد سے جلد ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ قائم کریں، ایک دوسرے کی بات کو سننے اور زندگی کے بارے میں جاننے سے اعتماد اور بھروسہ بڑھے گا۔

خدا نے آپ کو کس جگہ کے لئے مخصوص کیا ہے؟ کیا خدا نے مقصد کے حصول کے لئے کوئی نظریہ آپ کو بخشا ہے؟ کیا آپ نے خدا کی خاطر میں یہ جاننے کے لئے وقت دیا ہے کہ آپ کی طاقت اور کمزوری کیا ہے؟ اور کس چیز سے آپ کو حوصلہ افزائی ملتی ہے۔ کیا خدا نے آپ کو بلایا ہے اور یہ یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ آپ کا مذہبی بلاوا ہے۔ کیا خدا نے آپ کے ارد گرد ایسے مثبت اثر انداز ہونے والے لوگوں کو رکھا ہے؟

یاد کیجئے:

- رومیوں 12 :3-8 ''اے خُداوند انہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کِیا اور تیرے قربان گاہ کو ڈھا دِیا۔ اب میں اکیلا باقی ہوں اور وہ میری جان کے خواہاں ہیں۔ مگر جواب الٰہی اس کو کیا مِلا؟ یہ کہ میں نے اپنے لِئے سات ہزار آدمی بچا رکھے ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ پس اسی طرح اس وقت بھی فضل سے برگزیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں۔ اور اگر فضل سے برگزیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔ پس نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ اسرائیل جس چیز کی

تلاش کرتا ہے وہ اس کو نہ ملی مگر برگزیدوں کو ملی اور باقی سخت کِئے گئے ۔چُنانچہ لِکھا ہے کہ خُدا نے اُن کو آج کے دِن تک سُست طبیعت دی اور ایسی آنکھیں جو نہ دیکھیں اور ایسے کان جو نہ سنیں۔''

1- کرنتھیوں 11-2:12 ''نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر روح ایک ہی ہے۔اور خِدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خُداوند ایک ہی ہے۔اور تاثیریں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خُدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے۔لیکن ہر شخص میں روح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لِئے ہوتا ہے۔کیونکہ ایک کو روح کے وسیلہ سے حکمت کا کلام عنایت ہوتا ہے اور دوسرے کو اسی روح کے وسیلہ سے علمیت کا کلام۔کسی کو اسی روح سے ایمان اور کسی کو اسی ایک روح سے شفا دینے کی توفیق۔کسی کو معجزوں کی قدرت۔کسی کو نبوت کی۔کسی کو روحوں کا امتیاز۔کسی کو طرح طرح کی زبانیں۔کسی کو زبانوں کا ترجمہ۔لیکن یہ سب تاثیریں وہی ایک روح کرتا ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔''

بنیادی سچائی:

اگر آپ کو یقین ہے کہ خُدا آپ کو قیادت کے لِئے بُلا رہا ہے۔

تو وفاداری سے آغاز کریں۔پُرعزم اور خُوش مزاج قائد بنیں جو دوسروں کی بھی رہنمائی کرے۔معلومات کو بانٹیں، اِختیار اور ذمہ داریاں دوسروں کو دیں۔زیادہ تر موقعوں میں قیادت فطری طور پہ ہوتی جاتی ہے۔

آپ کا ردعمل:

ا۔ اپنے اردگرد قائدین کا مشاہدہ کریں۔کام پر، کلیسیا میں، اپنے محلے یا معاشرے میں اور اپنے خاندان میں ۔کسی ایسے کا اِنتخاب کریں جو بڑے اِختیار و عزت کے ساتھ دوسروں پہ اثر انداز ہو۔اگر آپ کے اردگرد کوئی ایسا شخص نہیں تو کوئی ایسے سوانح حیات پڑھیں جنہوں نے آپ کو متاثر کیا ان باتوں کو تحریر کریں جو آپ نے ان کی زندگی سے سیکھیں۔

۲۔ اپنے ماضی کی روشنی میں الٰہی قیادت، کلیسیا میں، کام کی جگہ پر، معاشے میں یا دوسرے ساتھیوں کے ساتھ کیسی رہی۔شائید آپ حیران ہو جائیں کہ آپ کے اندر کیسی قائدانہ صلاحیتیں موجود ہیں۔ان تجربات سے آپ نے کیا سیکھا ہے ناکامیاں اور کامیابیاں دونوں لکھیں۔

۳۔مندرجہ بالہ فہرست میں الٰہی قیادت کی درجہ بندی کریں۔

	1 کا مطلب کم				5 کا مطلب زیادہ
ا۔قابل اعتماد	1	2	3	4	5
۲۔بغیر رفداری	1	2	3	4	5
۳۔حلیم	1	2	3	4	5
۴۔اُچھا سُننے والا۔	1	2	3	4	5
۵۔کھلے ذہن رکھنے والا	1	2	3	4	5
۶۔ترس کرنے والا	1	2	3	4	5
۷۔سمجھدار	1	2	3	4	5
۸۔نئی ایجادات کرنے والا	1	2	3	4	5
۹۔رویار کھنے والا	1	2	3	4	5
۱۰۔لچک رکھنے والا	1	2	3	4	5
۱۱۔دوسروں کو متحرک کرنے ولا	1	2	3	4	5
۱۲۔درست وقت پر فیصلے کرنے والا	1	2	3	4	5

۴۔ کسی قریبی دوست سے پوچھیں کہ وہ آپ کی قیادت کے حقائق کو ماننے ایک مشاہدہ کرے (یا مختلف سوال مکمل کرے) وہ حلقے جہاں آپ کو 3 یا کم نمبر ملیں وہاں آپ کو بہتری لانے کی ضرورت ہے یا دوسرے ساتھ کے ساتھ بہتری کی ضرورت ہے۔

مزید مطالعہ کے لِئے مُلاحظہ کریں:

The Will to Lead by Marvin Bower (Bower, 1997)

Ledding from the Heart by Jack Kahi (Kahi & Donelan, 2004)

سبق نمبر 10: ٹیم ورک

انجیل مقدس کے مطالعہ اور خداوند یسوع مسیح کے کردار کے بارے میں پڑھنے سے ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ خدا کبھی بھی ظاہری قربانی، جس کی مدت کم سے کم ہو، اس سے غرض مند نہیں۔ ابرہام کے دور میں خدا نے دنیا سے اپنی محبت اور منصوبہ سے آگاہ کیا اور یہ سب ایک شخص کے عہد سے ممکن ہوا جس نے وفاداری سے اپنے گھرانے میں ایمان کا بیج بویا۔ اور اس کی نسلیں تمام دنیا میں پھیلیں۔ (پیدائش 19-18:18)

اس نے چند لوگوں کو اپنی قوم کے لئے چُنا۔ مسیح یسوع نے بھی اسی روایت پر عمل کیا اور اپنی خدمت کا آغاز ان دیہاتی لوگوں سے کیا جو کہ یروشلم کے مذہبی ماحول سے دور عام ماہی گیر، محصول لینے والے اور وہ لوگ جنہیں دوسرے لوگوں نے رد کر دیا تھا۔ پھر کس طرح یسوع مسیح نے ایسی ٹیم کی تشکیل کی جس نے دنیا کو بدل دیا اور آج بھی رہنماؤں اور ماننے والوں کے لئے مشعل راہ ہے؟

1- دعا کے زریعے ٹیم کے ارکان کا انتخاب کریں:

گزشتہ سبق میں میں نے آپ کو یہ تجویز کی تھی کہ اپنی ٹیم کے ارکان کا انتخاب کریں ان کے کردار سے کریں۔ کیا یہ وہ لوگ ہونگے جن پر آپ اعتماد کر سکتے ہیں؟ کیا یہ لوگ ایماندار، محنت کش، بہتر ہونے کے خواہش مند، سیکھنے کے شوقین، خدا کے ساتھ اپنے رشتہ کو لیکر پر جوش، روح میں خوش، ہر حال میں سچے، اپنے خاندانوں کو

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

سہارا دینے والے، مہربان اور سب کو عزت دینے والے، روحانی طور پر مضبوط، معاف کرنے والے، اپنے فعل و عمل کا احتساب دینے، رحیم اور محبت کرنے والے ہیں؟ یہ یقیناً ایک لمبی فہرست ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہر میدان میں کمال حاصل رکھنے والے لوگ ہوں بلکہ یہ فہرست اس لئے ہے کہ آپ کو جانچنے میں مدد فراہم ہو سکے تا کہ کوئی بھی نقطہ نظر انداز نہ ہو پائے۔

اپنی ٹیم کے ارکان کو پہچانیں۔ ان کے خاندان، طاقت، کمزوریاں، پسند نہ پسند، قابلیت، شوق، کس طرح سے وہ رابطہ کرتے ہیں، اور کسی چیز کو لیکر وہ تنگ مزاج ہیں۔ اور یہ تمام باتیں آپ کسی ایک ملاقات میں نہیں جان سکتے بلکہ اس کے لئے آپ کو ان کے ساتھ وقت گزار کر رشتہ قائم کرنا ہوگا تا کہ ان باتوں کے بارے میں آپ جان سکیں۔

یسوع مسیح نے اپنی زندگی اپنے شاگردوں کے ساتھ راستوں میں چلتے، کھانا کھاتے اور سوتے ہوئے گزاری۔ اور اس دوران ہر ہر لحہ میں تعلیم دی خواہ وہ گلیل کا سمندر ہو یا سامریہ کا کنواں یا یروشلم کا گرجہ گھر، غرض سارا شہر ہی اس کی درسگاہ تھی۔ یسوع نے اپنی عملی زندگی سے یہ نمونہ بھی پیش کیا کہ ہم دعا کے زریعے کس طرح اپنے آسمانی باپ سے رشتہ قائم کر سکتے ہیں اور کلام مقدس کو سمجھ سکتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا انتخاب کریں جو شخصیت، طاقت، کمزوری اور مہارت میں آپ سے مختلف ہوں، اس سے آپ میں ارادیت پیدا ہوگی۔ ہم اکثر اوقات ان لوگوں کا انتخاب کرتے ہیں جو بات چیت، سوچ اور کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ وہ لوگ جوان سرگرمیوں میں لطف اُٹھاتے ہیں، جیسا ہم چاہتے ہیں اور جو ہماری تہذیب سے مماثلت بھی رکھتے ہیں۔ لیکن ہم ایک ایسا گروہ بنانا چاہتے ہیں جس میں عدم یکسانیت ہو۔

ایسا ممکن ہے کہ آپ جس ٹیم کے ساتھ کام کرنا شروع کریں اسے کسی اور نے تشکیل دیا ہو لیکن یہ یاد رکھیں کہ اصول وہی رہے گا کہ ہر کسی کے ساتھ آپ نے الگ الگ رشتہ قائم کرنا ہے۔

لوقا کی انجیل کے باب نمبر 6 اور آیت نمبر 12 تا 16 ہمیں یہ بتاتی ہے کہ یسوع مسیح نے اپنے 12 شاگردوں کو چننے سے پہلے ایک رات دعا میں گزاری۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یسوع ان کو بھیڑ میں دیکھ رہا تھا لیکن اس نے چننے کے لئے خدا کی مرضی کو اہمیت دی۔ یسوع کے اس فیصلہ کی اہمیت کو کم نہ سمجھیں۔ یہ وہ لوگ ہونگے

جن کے ساتھ آپ کو قیادت کا سفر طے کرنا ہے۔جنہیں خدا نے آپ کے لئے چنا ہوگا، وہ لوگ بھی آپ کو حیرت زدہ کر سکتے ہیں ۔میں اکثر یہ سوچتی ہوں کہ کیا یسوع خدا کے یہودہ کو شاگرد چننے کے فیصلہ سے حیران تھے؟ اوراگر تھے بھی تو کس قدر ایمان کے ساتھ یہودہ کو ہر چیز پر قابو جاری رکھنے دیا؟

2- ٹیم کو متحد رکھنا:

ایک دفعہ اگر آپ کی ٹیم کے تمام حصہ جمع ہو جائیں تو مفصل شکل دینے کا اصل کام شروع ہوجاتا ہے۔جس کا مقصد یکساں ہوتا ہے۔بحثیت رہنما آپ کو سب سے پہلے کام یہی کرنا ہے کہ آپ خدا کے اس مقصد کو جو اس نے آپ کو دیا ہے اپنے ٹیم کے ارکان میں واضح کریں ۔اپنی بات کو اصل معنی کے ساتھ دوسروں تک پہچانا ایک انتہائی مشکل عمل ہے۔

آپ یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ آپ کی ٹیم ممبر چیزوں کو لیکر غلط نقطہ نظر رکھیں ۔آپ جس قدر آسان الفاظ میں بات کریں گے، آپ کے ارد گرد کے لوگ اسے اتنی ہی آسانی سے سمجھ سکیں گے اور مقصد کے حصول کو یکجا کرنا آسان ہوگا۔

اپنے اولین مقصد کو آسان بنانا ایک مشکل کام ہے۔اپنی ٹیم کے ارکان سے رابطہ کے بعد ان سے پوچھیں کہ کیا یہ مقصد ان کے نزدیک اہمیت کا حامل ہے؟ یہ اندازہ نہ لگائیں کہ وہ آپ کی بات سمجھ گئے ہیں۔

اپنی ٹیم کو متحد کرنے کے لئے دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپ واضح کریں کہ کس طرح اپنے مقصد کو مکمل کریں گے۔اور اصولیت کو بار بار سمجھنا فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔جیسے کہ اگر آپ صرف عورتوں کی ٹیم کو تشکیل دینا چاہتے ہیں تو ایک دوسرے کو محبت کے ساتھ حوصلہ افزائی کریں اور خدا کے ساتھ چلنے میں سہارا بنیں ۔اور یہ سب ممکن ہوگا کلام مقدس کے مطالعہ، عبادت اوراور ایک دوسرے کی مدد کرنے سے۔

نوٹس

....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....

3- ایک دوسرے کی مدد کرنا:

ہم کبھی بھی یسوع سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے جب ہم یکجا ہو کر اس مقصد سے کام کریں کہ ہم ایک دوسرے کا سہارا بنا ہے۔(یوحنا17:21)

میں نے ذاتی طور پر اس بات کو محسوس کیا ہے کہ اگر ٹیم ارکان کے مابین مقابلہ ہو تو جلد بہتر اور زیادہ نتائج حاصل ہو سکتے ہیں لیکن اس سے ارکان کے درمیان حسد، غرور، بے اعتمادی اور مشکوک فضاء قائم ہو جاتی ہے جو کہ انہیں ایک مقصد سے الگ کر دیتی ہے۔تو بجائے اس مقابلہ کے، ٹیم کے ارکان کو ایک ساتھ کام کرنے کی طرف راغب کریں اور ان کی مدد کریں جو مشکل میں ہیں۔محبت اور یکجہتی کے ساتھ سیکھنے کو فروغ دیں۔اگر آپ کی ٹیم دو حصوں میں کام کر رہی ہے تو دونوں حصوں کے ارکان کے درمیاں دوستی اور تبادلہ خیال پر دباؤ ڈالیں۔ان میں میٹنگ کا اہتمام کریں جس میں وہ مشکلات اور کامیابیوں کو بانٹیں نہ کہ آپس میں مقابلہ رکھیں۔ایسے مقاصد کی حوصلہ افزائی تنظیم کے حق میں بہتر ہوگی۔آپ اپنے کردار، الفاظ اور خیالات سے دوسروں کے لئے محبت اور عزت کا نمونہ بنیں۔

یسوع ہر وقت دکھی، بیماروں اور غمزدوں کے لئے تھا۔اس کے پاس تین سال سے کم مدت میں ایک بڑا مشن مکمل کرنے کو تھا لیکن اس نے جلد بازی نہیں کی اور یہ اصول رکھا کہ ہر دن خدا میں وفاداری کے ساتھ چلا۔(یوحنا95:19)

4- منظم تنظیم قائم رکھنا:

ا۔ انفرادی قابلیت اور ترقی کو بڑھا وا دیں بحیثیت رہنما جو سب سے اہم کام آپ کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ اپنی ٹیم کے ارکان کی انفرادی قابلیت اور ترقی کو بڑھا وا دیں۔یہ جاننے میں انکی مدد کریں کہ خدا کا ان کی زندگی میں کیا منصوبہ ہے۔جن سے آپ اپنی زندگی کے بارے میں ان کو بتا سکتے ہیں، جس کے نتیجہ میں آپ کی زندگی میں ایمانداری اور ہمدردی آئے گی۔غور سے اُن امیدوں اور اور خوابوں کو سنیں اور اپنی تمام طاقتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مدد میں ہاتھ بڑھائیں۔

اگر وہ بااعتماد اور ذمہ دار ہیں تو انہیں ایسے کام سرانجام کرنے کو دیں جس سے ان کی صلاحیت مزید بہتر ہو۔یسوع نے 12 شاگردوں کو ایسے علاقوں میں بھیجا جہاں اس نے یہ جانا کہ اس تدریس کے ساتھ وہاں کیا کرنا ہے۔کیا لے کر جانا ہے اور کیا کرنا ہے۔کیا وہ بیماروں کو شفا اور

اورانجیل کی منادی کرنے کی قدرت رکھتا تھا؟ یہ یقینی تھا کہ وہ نبی نہیں تھے جو کہ بعد میں ثابت بھی ہوالیکن خدا کی قدرت نے انہیں بااختیار بنایااوراس مقصد میں کامیاب کیا جس سے وہ خودبھی حیرت زدہ تھے۔(لوقا20-10:1)

اگرآپ کی ٹیم تربیت یافتہ ہوجائے تو یہ لالچ آجاتا ہے کہ جانے نہ دیا جائے۔لیکن اس لالچ کورد کریں اورانہیں اس کام کے لئے جانے دیں جو خداوند کا ان کے لئے منصوبہ ہے اور بھروسہ رکھیں کہ خدواند خالی جگہ کو پر کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ورنہ آپکی ٹیم باغی نوجوانوں کی سی رہ جائے گی۔

۲۔ ٹیم میٹنگز کو بڑھاوادیں: ٹیم کی ملاقاتیں ہمیشہ بامقصد،خوشگواراورسب کے لئے سیکھنے پرمبنی ہونی چاہیئے۔ملاقات کے آغاز میں ایساایجنڈا قائم کریں جو ہر پہلوکوشامل کرے۔ہرملاقات کے شروع اورآخر میں دعا کریں۔ہر چیز کا وقت متعین کریں تاکہ بحث اورسوال جواب کا وقت مل سکے۔ہرموضوع کودیئے جانے والے وقت سے ملاقات کے وقت کا اندازہ لگائیں کہ کیا وہ آنے والوں کے لئے بہتر ہے۔اگرٹیم ارکان کی رپورٹس بھی ایجنڈا کا حصہ ہیں تو ہر رپورٹ کتنا وقت لیگی، یہ بات بھی نتائج کے ساتھ تجویز کریں۔اہم باتوں پرغوراورر پورٹ جمع کروانا بہتر ہے۔

ٹیم ملاقات قابل قدر ہیں،اس کا سمجھداری سے اثر انداز،تبدیلی اورمعاملات کے تبادلہ خیال میں استعمال پرغورکریں۔دوسروں کی اصلاح کاعمل نجی طور پرکریں۔یہ رہنماؤں کے لئے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ وہ اپنی ٹیم کے ارکان کودرپیش مسائل اورمشکلات کاحل تلاش کریں۔
ایسے لوگوں پربھی نظررکھیں جودوسرے ارکان کونظرانداز کرتے ہیں۔ایسی سرگرمیاں تشکیل دیں جن کے زریعے دومختلف کرداراداکرنے والے ارکان میں رشتہ قائم کرسکیں۔

۳۔ ساتھ وقت گزاریں: جہاں تک ہوسکے ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہیں، دعا کریں کہ خداایسا راستہ قائم کرے کہ جس سے آپ ایک دوسرے کے گھر کے کام کاج میں مدد کریں۔ساتھ کھانا کھائیں۔یہ وہ لمحات ہیں جن میں رشتے پگھلتے ہیں،دوستی اوررفاقت کسی بھی ٹیم کی تشکیل کا ایک اہم حصہ ہےلیکن دوستی میں وقت ضائع نہ کریں۔خوش رہنا سیکھیں اوردکھ میں ساتھ دیں۔

5- حسد سے گریز کریں:

خدمت کے کام میں سب سے بڑا خطرہ جذباتی اور روحانی حسد ہے۔لوگوں کی ضروریات غالب اور تقاضے ضرورت سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔اگر آپ محتاط نہیں ہیں تو بھاری ذمہ داریاں محسوس کریں گے اور اگر آپ رک جائیں گے تو اپنے اردگرد ہر شے کو ڈگمگاتا ہوا پائیں گے اور یہی دشمن کی فتح ہے۔یہ کام خدا اور اس کے لوگوں کا ہے نہ کے آپ کا ذاتی۔یسوع کی زندگی پر غور کریں۔اکثر اوقات وہ خود کو دوسروں سے، اپنے شاگردوں سے اور اس ہجوم سے جو اس کو سننا چاہتے تھے، سب سے جدا کر لیتا تھا۔اگر آپ میں سے کوئی کسی وقت ایسا دباؤ محسوس کرے تو وہ یسوع سے سیکھے کہ کیسے تین سال کے عرصہ میں یسوع نے اپنے 12 شاگردوں کو تیار کیا کہ وہ دنیا تبدیل کر سکیں اور ساتھ ہی اس نے آرام، دعا اور ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ بھی قائم کیا۔خدا کے پاس کوئی متبادل منصوبہ نہیں تھا۔

یاد کیجئے :

- یوحنا 35:13 ''اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو''
- فلپیوں 2:2-4 ''تو میری یہ خوشی پوری کرو کہ یک دل رہو۔یکساں محبت رکھو۔ایک جان ہو ایک ہی خیال رکھو۔تفرقے اور بے جا فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے۔''

بنیادی سچائی :

ٹیم تشکیل دینا، ایسا مختلف لوگوں کا بدن جو ایک مقصد کیلئے یکجا ہوں اور اِس قیادت میں ایک دوسرے سے محبت کرنا اِنکی معراج ہو۔

آپ کا رِدعمل :

ا۔ اگر آپ ایک زبردست ٹیم کورویا کی تکمیل کیلئے چنے تو آپ کن کا چناؤ کرے گے اور کیوں؟

۲۔ اب آپ جس ٹیم کا حصہ ہیں اُس میں کن معاملات میں اُپ مشکل کا سامنا کر رہے ہیں؟ ٹیم کی کمزوریاں اور خاصیتیں کیا ہیں؟ شائد آپ کو یہ سوالات مشکل لگ رہے ہوں مگر قائدین کیلئے انکا جواب دینا ضروری ہے۔

مزید مطالعے کیلئے :

Good to Great By Jim Collins (Collins-2001)

the Five Dysfunctions of a team by Patrick Lencioni(Lencioni-2002)

the fifth Discipline by Peter (Senge,2006)

سبق نمبر 11: پیروی کے لئے بلایا گیا

''میرے پیچھے ہولو'' یہ وہ الفاظ ہیں جو گلیل کے ساحل پر پہلی دفعہ یسوع نے دو ماہی گیروں کے سامنے کہے جو اپنا جال بن رہے تھے اور فوری طور پر ان کا یہ ردعمل تھا کہ وہ جال چھوڑ کر یسوع کے پیچھے چل پڑے۔ وہ آج بھی پنے شاگردوں کو یہی الفاظ کہتا ہے۔

''اور اب اے یعقوب! خداوند جس نے تجھ کو پیدا کیا اور جس نے اے اسرائیل تجھ کو بنایا یوں فرماتا ہے کہ خوف نہ کر کیونکہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے۔ میں نے تیرا نام لیکر تجھے بلایا ہے'' (یسعیاہ 1:43)

یہ آپکی زندگی کا پہلا بلاوا ہے۔ کہ آسمان و زمین کے خالق و مالک جو آپ کی اور آپ کی زندگی کے تمام حالات کی فکر کرتا ہے۔ جو آپ کے دل کا حال سنتا ہے، جو یہ بھی جانتا ہے کہ آپ کے سر پر کتنے بال ہیں اور ہر روز آرام، سمجھ، اور حوصلہ بخشتا ہے۔ اس کے ساتھ چلیں۔

لیکن خدا ہم سب کو ایک اور ثانوی اور خصوصی آسمان کی بادشاہی کے لئے بلاتا ہے۔ یہ بلاوا ہر شخص کی بخشش، شخصیت اور رابطہ کے مطابق ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے لئے یہ بلاوا نہایت مضبوط اور نیک مقصد کو لیکر آتا ہے اور اس کے حصول میں تمام زندگی درکار رہوتی ہے۔

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

William Wilberforce جنہوں نے انگلستان میں غلامی کے قانون سازی کو حل کیا، ان کا بلاوا پولوس رسول کی طرح تمام زندگی کا تھا۔

میں نے یہ تجربہ کیا ہے کہ عورتوں کی زندگی کے مختلف ادوار میں ثانوی بلاوے میں تبدیلی نظر آتی ہے۔ جیسے کہ ذاتی طور پر میری زندگی کے مختلف دور۔ شاگرد، بیوی، ماں، کاروباری کام، خدمت اور retirement، ان ہر ایک دور میں میں نے یسوع کی پیروی کی لیکن وہ مجھے نئی جگہوں میں لیکر گیا اور مجھے مختلف سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا۔ ہر دن اور ہر دور میں میں جو کچھ سیکھا اس میں میرا بنیادی مقصد یہ تھا ''پھر اس نے بھیڑ کو اپنے شاگردوں سمیت پاس بلا کر ان سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔'' (مرقس 8:34)

میں ایسا ظاہر نہیں کرنا چاہوں گی کہ میں نے ہر دن خدا کی مرضی کو پورا کیا اور اس کے نقش قدم پر چلی۔ شروعات میں، میں لوگوں کو خوش کرنے والوں میں سے تھی۔ اور یہ سوچ رکھتی تھی کہ لوگوں کو خوش کرنے کا مطلب خدا کو خوش کرنا ہے۔ لیکن یہ اس وقت مشکل ہوا جب کسی ایک کو خوش کرنے سے دوسرا ناخوش ہو جائے۔ بالآخر میں نے یہ جانا کہ مجھے جس چیز کی ظرورت ہے وہ خدا میں زندگی گزارنا ہے۔ تمام مشکلات حل ہوگئیں اور زندگی پُرسکون ہوگئی۔ بس ہر دن خدا کی وفاداری میں گزارا جس نے مجھے پیروی کے لئے بلایا۔

1- بُلاہٹ کیا ہے؟

بہت لوگ اس بارے میں بات کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو خاص بلاہٹ ہوتی ہے۔ طلب لاطینی لفظ ہے جس کے معنی (بلایا جانا) ہے لیکن وہ بلانے والے کو تسلیم نہیں کرتے جبکہ ہم مسیح ہونے کی حیثیت سے اس ایمان میں الگ ہیں۔ The Call میں Guiness طلبی کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں کہ ''یہ سچ ہے کہ خدا ہمیں حتمی طور پر بلاتا ہے، ہم جو بھی ہیں، جو کچھ بھی کرتے ہیں، اور ہر وہ چیز جو ہمارے پاس ہے، ہمیں ایک خاص مقصد سے دی گئی ہے اور نظریہ قوائیت زندہ نہیں اور یہ سب اس شخص کی طلبی اور خدمت کا نتیجہ ہے۔'' جس کا مطلب ہے کہ اگر میں کمپیوٹر پر کوئی سافٹ وئیر ڈیزائن کر رہی ہوں، گھر میں بیمار بچے کے پاس ہوں، گرجہ گھر میں عورتوں کی رہنمائی کر رہی ہوں یا باہر کھانا کھانے جا رہی ہوں تو سب میں اس خدا کے لئے کر رہی ہوں جس نے مجھے بلایا ہے۔
''اور کلام یا کام جو کچھ کرتے ہو وہ سب خداوند یسوع کے نام سے کرو اور اسی کے نام سے خدا باپ کا شکر بجالاؤ''۔

سبق نمبر 11: پیروی کے لئے بلایا گیا

(کلسیوں 3:17)

اگر میں خُدا کو اپنے اندر لینے میں شرمندہ ہوں تو میں نہیں چلوں گی ۔ اگر میں کچھ ایسی بات کروں جو مجھے نہیں کرنی چاہیے اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ خدا نے مجھے سن لیا ہے تو مجھے فوراً معافی مانگنی چاہیے۔ اس نے کہا کہ وہ مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا، اس لئے خدا مجھے ہمیشہ دیکھتا ہے اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ خدا کو ہر اس بات کا علم ہے جو میں نے کہی، جو میں نے کام کیا اور جو میں نے سوچا۔

بہت سے لوگ یہ سوچ بھی رکھتے ہیں کہ خدمت کے لئے بلایا جانا کاروباری کام کے لئے بلائے جانے سے بڑھ کر ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں ان دونوں طرح سے بلائے جانے کا تجربہ کیا ہے۔ بحثیت ماں، دو بچوں کے ساتھ گھر میں رہتے ہوئے میں نے یہ محسوس کیا کہ خدا کاروباری کام کے لئے بلا رہا ہے۔ اپنے شوہر کی اجازت سے میں نے اس خیال پر غور کیا اور ایک ماہ کے اندر ہی دس سال کے عرصہ کے بعد دوبارہ اسی جگہ، اسی کمپنی میں نوکری شروع کر دی جہاں دس سال پہلے کام کرتی تھی۔ تین ماہ کے بعد کمپنی نے نئے لوگوں کو ملازمت دینا چھوڑ دیا۔ لیکن خدا نے مجھ سے صحیح وقت پر بات کی اور میں نے 18 سال وہاں ملازمت کی اور پھر اسی وضاحت سے میں یہ جانتی تھی کہ اب مجھے یہاں سے جانا چاہئے کیونکہ میں یہ جانتی تھی کہ خدا مجھے اب عورتوں کی خدمت کے لئے بلا رہا ہے۔ ملازمت چھوڑنے کے 6 ماہ بعد وہ کمپنی بھی فروخت ہوگئی اور دفتر بھی جلد بند ہوگیا۔ اس دوران میں Women Ministry میں میری ڈائیریکٹر کے عہدہ پر تقرری ہوگئی ۔ ذاتی طور پر میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ خدمت میں بلایا جانا کاروباری کام میں بلائے جانے سے نہ ہی بلند ہے اور نہ ہی زیادہ روحانی یا زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ مسئلہ یہ ہے کیا ہم بلائے جانے کو سن رہے ہیں اور وفادار ہیں؟

آپ کس طرح اس بات کو جان سکتے ہیں کہ خدا آپ کو کسی خاص مقصد کے لئے بلا رہا ہے؟ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ اپنے بلانے والے (خدا) سے اپنا ذاتی رشتہ قائم کریں۔ اس میں صبر اور وفاداری ہے، خدا سے کہیں کہ وہ آپ پر یہ ظاہر کرے کہ آپ کون ہیں، کس طرح اور کیوں خاص ہیں۔ یہ وہ سوال ہیں جنہیں جواب دینا خدا پسند کرتا ہے۔

2- یسوع مسیح کی پیروی میں رکاوٹیں:

بہت سے لوگوں کے لئے مسئلہ خدا کی مرضی جاننا نہیں بلکہ اسے پورا کرنا ہے۔ وہ کیا ہے جو آپ کو خداوند یسوع مسیح کے بلاوے کی پیروی نہیں کرنے دیتا؟

دورِ حاضر کی آستر کو ابھارنا

ا۔ کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ جو خدا ہم سے چاہتا ہے وہ غیر منطقی اور غیر مناسب ہے۔ خدا حاکموں کا خدا ہے اور وہ دنیاوی چیزوں سے بڑھ کر دیکھتا ہے۔ جو چیز ہماری تنگ سوچ کی وجہ سے اکثر غیر ضروری ہوتی ہے۔ خدا نے ابرہام سے کہا کہ اپنے گھر کو چھوڑ دے اور ایسے ملک میں جا، جس کا ابھی تک نام بھی نہیں رکھا گیا تھا۔ (پیدائیش 1:12) خدا نے جدعون سے کہا کہ اپنی ہزاروں فوجوں کو واپس گھر کو روانہ کردے اور تین سو لوگوں کے ساتھ بڑی فوج کا مقابلہ کرے۔ (قضات 25-1 ,7) خدا نے لعزر کو بھی مرنے دیا تا کہ تیسرے روز اسے مردوں میں سے زندہ کرے۔ (یوحنا 43-11:1)

خدا نے اس انسان کو انجیل کی سرپرستی کے لئے چنا جس نے مسیحیوں کے خلاف مقدمے چلائے اور انہیں مروایا۔ خدا کمزور لوگوں کو اپنے منصوبہ کی تکمیل کے لئے چنتا ہے کیونکہ یہ ایمان کا معاملہ ہے۔ کیا میں یہ ایمان رکھتی ہوں کہ خُدا مجھے بلاتا ہے''اور مجھے اس بات کا بھروسہ ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کریگا۔'' (فلپیوں 1:6)

۲۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جو خدا ہم سے چاہتا ہے وہ نہایت ہی مشکل ہے۔ وہ یہ بات ٹھیک کرتے ہیں۔ شاگردی کے لئے آپ کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ آسان وقتوں میں آپ کو اپنے لئے خود راستہ منتخب کرنا پڑتا ہے۔ مشکل اوقات میں آپ کو اپنا سب کچھ ادا کرنا پڑتا ہے۔ شائید زندگی بھی لیکن اس کا اجر بہت ہی بڑا ہے۔ (عبرانیوں 11:6)

۳۔ مجھے اس بات کا علم کیسے ہوگا کہ میں جو کچھ سوچ رہی ہوں وہ خدا کا پیغام ہے یا میرا تخلیق؟ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ خدا کا نظریہ ہمیشہ خدا کے نام اور بادشاہت کو جلال بخشتا ہے جبکہ آپ کا نظریہ زیادہ تر آپ کی تعریف میں ہوتا ہے۔

۴۔ میں یہ نہیں جانتی کہ کس طرح خدا کی آواز کو سنوں اور پہچان سکوں۔ کیا یہ آسان نہیں کہ حالات کو یہ فیصلہ کرنے دیا جائے کہ کیا کرنا چاہیے؟ یوحنا کی انجیل کے 10 باب کی آیت 27 میں یسوع کہتا ہے کہ اگر آپ یسوع کی بھیڑیں ہیں تو آپ اس کی آواز کو سنیں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس آواز کو باقی تمام آوازوں سے تفریق کر سکتے ہیں۔ اس کی آواز سب آوازوں میں سے آپ کو سنے جانے کے لئے کوشاں ہے۔ جس طرح شیرخوار بچہ اپنی ماں کی آواز کو پہچانتا ہے، اسی طرح ہم بھی اپنے آسمانی باپ کی آواز کو اس کے ساتھ رہ کر، اس کے کلام کو پڑھ کر، مسیح کے کردار کو سمجھ کر اور رشتہ قائم کر کے پہچان سکتے ہیں۔

اس کے بعد جب ہم کوئی اور آواز سنتے ہیں تو اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ خدا کے الفاظ نہیں۔

''اور تم مجھے ڈھونڈو گے اور پاؤ گے۔ جب پورے دل سے میری طلب ہوگی اور میں مل جاؤنگا۔

نوٹس

خداوند فرماتا ہے اور میں تمہاری اسیری کو موقوف کرونگا اور تم کو ان سب قوموں سے اور سب جگہوں سے جن میں میں نے تم کو ہانک دیا ہے، جمع کرونگا۔ خداوند فرماتا ہے اور میں تم کو اس جگہ میں جہاں سے میں نے تم کو اسیر کروا کر بھیجا، واپس لاؤنگا۔'' (یرمیاہ 11:14)

میں یہ ایمان رکھتی ہوں کہ خدا کا بلاوا غلط نہیں ہوسکتا اور نہ ہی نظر انداز۔ اس کے وعدہ کو سچ ثابت کریں کہ آپ اس کی بھیڑ ہیں اور آپ اس کے بلاوے کو سنیں گے۔

3- خدا کے بلاہٹ کا جواب دینا:

الف۔ خدا کی پیروی ہر دن اور زندگی بھر کا فیصلہ ہے۔ ہر صبح مجھے یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ آج میں خدا کے ساتھ چلوں گی۔ اس خدا کا شکر ادا کرنا چاہوں گی کہ جس روز بھی میں یہ فیصلہ کرتی ہوں، اس روز مجھے کسی بھی طرح کی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ کیونکہ وہ مجھے ہر چیز کو سنبھالنے لے لئے تیار کر دیتا ہے۔ پھر میں یہ بھروسہ کرتی ہوں کہ خدا وقت کے ساتھ اپنی مرضی مجھ پر ظاہر کرے گا۔

ب۔ یسوع کی پیروی اور اس کی نعمتوں کا استعمال کبھی بھی بیزار کرنے والا نہیں ہوسکتا۔ خدا کا مقصد بے شک مہارت طلب یا ہماری نظر میں اہمیت نہ رکھتا ہو لیکن اس کی اہمیت اس میں ہے کہ ہم اس کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ ''جو کام کرو جی سے کرو۔ یہ جان کر کہ خداوند کے لئے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لئے۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ خداوند کی طرف سے اس کے بدلہ میں تم کو میراث ملے گی۔'' (کلسیوں 3:23-24) مجھے یاد آتا ہے کہ برادر لارنس نے کام کے دوران خدا کی حضوری کے بارے میں سیکھا۔ اگر ہم اپنے کام سے کسی کو خدا کی طرف لے کر آئیں اور خدا میں وفادار ہو کر رہیں تو اس کا اجر ہم دونوں کو ملے گا۔ بے شک وہ کام اہم بھی نہ ہو۔

ج۔ یسوع کی پیروی میں وقت کافی اہمیت کا حامل

ہے۔ جب یسوع ہمیں پیروی کے لئے بلاتا ہے تو وہ ہمیں ایسے احکام بھی دے سکتا ہے۔ جسکی اطاعت فوری طور پر ضروری ہو یا پھر ہمارے دلوں کو مستقبل کے لئے تیار کرنے کے لئے ہو سکتے ہیں۔ یہ فرض کرنے سے خیال کریں کہ خدا آپ سے فوری عمل چاہتا ہے بلکہ عمل کے لئے اس کے وقت کا انتظار کریں۔(یوحنا7:3-10)

بہت دفعہ میں یہ خواہش کرتی ہوں کہ میں کسی بچہ کی طرح یروشلم شہر کے بادلوں کے پیچھے جاؤں اور رات میں آگ کے ستونوں کے پیچھے ہو لوں۔ یہ سب سننے میں بہت آسان معلوم ہوتا ہے لیکن پھر میں خود کو یہ یاد دلاتی ہوں کہ روح القدس میرے ساتھ ہے اور میری رہنمائی کرتا ہے۔

د۔ مسیح یسوع کی پیروی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اپنے اردگرد کی ہر ضرورت اور مانگ کا جواب دیں۔ اگر ہم یہ یقین رکھیں کہ ہمارا جواب دینا ضروری ہے تو ہم خود کو ہر وقت فساد اور ضروریات کو پورا کرنے میں ہی رہیں گے۔ لیکن اگر ہم اپنے بلاوے کا جواب دیں گے تو ہم ہر اس مسئلہ پر مخاطب ہو سکتے ہیں جو خدا ہم سے چاہتا ہے۔ اور ایمان رکھیں کہ خدا دوسروں کو بھی ایسے مقاصد کے لئے بلا سکتا ہے جنہیں ہم پورا نہیں کر سکتے۔ اگر ہم صرف ضروریات پر غور کریں گے تو لوگوں کی میری مدد کے لیکر شکرگزاری اور لاجوابی سے تنگ آجائیں گے۔

ح۔ جب یسوع ہمیں پیروی کے لئے بلاتا ہے تو ایسا ضروری نہیں کہ اپنے منصوبہ کو واضح کرے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ ہم پر آنے والے ہر قدم کے لئے رہنمائی کرے گا۔ ابرہام کو اپنی منزل کا علم نہیں تھا، لیکن وہ جانتا تھا کہ اسے اپنے سفر کا آغاز کہاں سے کرنا ہے، جبکہ نوح کو خاص احکام حاصل ہوئے۔ وہ کیا تھے؟

''خداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تمہارے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔ کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے، اسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں۔''(یسعیاہ55:8-9)

ذ۔ جب خدا ہمیں اپنے منصوبہ کے لئے بلاتا ہے تو ہمیں خوش اور شادمان ہونا چاہئے کہ ہم اس منصوبہ کا حصہ ہیں۔ وہ ہمارے بغیر بھی اسے عمل میں لا سکتا ہے لیکن اس نے ہمیں ساتھی کے طور پر چنا۔

ر۔ یسوع کی بُلاہٹ کے پیچھے چلنا زندگی بھر کا مقصد ہے۔ صورتِ حال، حالات اور یہاں تک کے مقاصد تبدیل ہو سکتے ہیں لیکن اس سے پیچھے نہیں ہٹا جا سکتا۔ Mother Teresa کلکتہ کے اسکول میں پڑھا رہی تھیں جب انہیں تپ دق کا مرض تشخیص ہوا اور علاج کے لئے

دارجلنگ بھیجا گیا۔ اس دوران راستہ میں انہیں خدا کی طرف سے یہ بلاوا آیا کہ ”غریبوں کے ساتھ کام کرو اور انہی کے ساتھ رہو“۔ وہ اس بلاہٹ کو حکم کی طرح بیان کرتی تھیں۔ یہ وہ حکم تھا جس نے اُن کی توجہ کلکتہ کے غریبوں پر مرکوز کر دی تھی۔

4- بلاہٹ میں ترغیب تحریص:

الف۔ خود پسندی: خدا کی بُلاہٹ کا تجربہ کرنے والوں میں سے کچھ لوگ یہ بھی تاثر پیش کرتے ہیں کہ ان کے بلاوے کی وجہ ان کا عام لوگوں سے زیادہ روحانی، پاک یا صحیح ہونا ہے۔

پولوس رسول فرماتے ہیں کہ ” بلکہ خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا تا کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے۔“ (کرنتھیوں 1:27)

پولوس رسول بھی اس سے خوش ہیں کہ وہ کمزور تھے۔ ”مگر اس نے مجھ سے کہا کہ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے۔“ (کرنتھیوں 9:12)

غرور ایک خطرناک گناہ ہے جو بربادی اور خدا کی دوری لے کر آتا ہے۔ (امثال 16 باب، 16 آیت، ۱ پطرس 5 باب، 5 آیت)

ب۔ حسد: جب ہم کسی اور کو خود سے زیادہ خوش اور کامیاب دیکھتے ہیں جو کہ ہماری جیسی نعمتیں اور بلاوے رکھتا ہے تو کیا یہ ہمیں دُکھی کرتا ہے؟ اگر ہاں تو حسد موجود ہے۔ (امثال ۱۴ باب، ۳۰ آیت) ہمیں خبردار کرتی ہے کہ ”لیکن حسد ہڈیوں کی بوسیدگی ہے“۔

ج۔ لالچ: کیا جو آپ کر رہے ہیں وہ اس لئے ہے کہ خداوند ایسا چاہتا ہے یا آپ کو اس سے دولت حاصل ہوتی ہے؟ ”کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت۔ یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا۔“ (متی 6:24)

یاد کیجئے:

- امثال 6-5:3 سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری راہنمائی کرے گا۔
- زبور 8:32 میں تجھے تعلیم دوں گا اور جس راہ پر تجھے چلنا ہوگا تجھے بتاؤں گا، میں تجھے صلاح دوں گا۔ میری نظر تجھ پر ہوگی۔

بنیادی سچائی :

جب یسوع اپنی پیروی کیلئے ہمیں بُلاتے ہیں ہمیں تمام اقدامات کا پہلے سے علم نہیں ہوتا لیکن وہ ہم پر اگلے اقدام ظاہر کریگا اور ہماری منزل بھی جو ہمارے لئے کافی ہے

آپکا ردعمل :

زندگی کے اُس حصے میں آپکی بلاہٹ کیا ہے ؟

آج خدا آپ کو کس لئے بُلا رہا ہے ؟

مزید معلومات کیلئے :

The Call by Os Guinness (Guinness, 2009)

Sermon Series "Why Am I Here" by Robert Morris

www.gatewaypeople.com

سبق نمبر12: عکاسی، خوشی، عزم

1-عکاسی:

جیسے کہ آپ نے یہ کتاب پڑھی ہے تو اس کتاب میں کون سی ایسی 3 باتیں ہیں جنہیں آپ کبھی نہیں بھولیں گے؟

ا۔ ....

....

....

ب۔ ....

....

....

ج۔ ....

....

....

2- خُوشی /جشن:

اس کورس کے کرنے میں جتنے لوگوں نے آپکی مدد و رہنمائی کی ہے ان کے بارے میں سوچیں، ان کی باتوں پہ دھیان لگائیں اور خُدا سے ان کی حوصل افزائی کے لِئے الفاظ مانگیں اور لکھیں۔

ا۔ ....

....

....

....

ب۔ ....

....

....

....

ج۔ ....

....

....

....

د۔ ....

....

....

....

ہ۔ ....

....

....

....

3- عزمی عمل:

ہماری عزمی دُعا

''اے باپ میں تیرا شکر کرتا/ کرتی ہوں کہ تیرے کلام نے میری زندگی کو روشنی بخشی ، میں شکر ادا کرتا/ کرتی ہوں تیری دنیا زندگی وقوت سے بھرپور ہے،اے خُدا تیرا (پاک روح) پیار،قوت نظم وضبط وقوت کے لِئے میں تیرا شکریہ ادا کرتی/ کرتا ہوں، میرے پاس تیرے قوت اور صلاحیت ہےجس سے میں اس قابل بنا/ بنی کہ (نجات بذریعہ مسیح)خُوشخبری کی خِدمت کرسکوں۔

میں پچھلی تمام باتوں کو بھول چکا/ چکی ہوں اور اب ان میں نہیں پڑتا نہ وہ اب میرے آگے آتی ہیں، میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا/ ہوئی ہوں اب میں زندہ نہیں بلکہ مسیح مُجھ میں زندہ ہے اب جو میں جسم میں زندگی خُدا کے بیٹے پہ اِیمان رکھتے ہوئے گزارتا/ گزارتی ہوں جس نے مُجھے سے بے پناہ مُحبت کی اور میرے لِئے اپنی جان دی۔

آج میں نے خُدا کے کلام کو جانا ہے جس کی وجہ سے میں اسے باپ کہتا/ کہتی ہوں، تیرے کلام کبھی میری نظروں سے اوجھل نہیں ہوگا میں اُسے اپنے دِل میں رکھوں گا کیونکہ وہ میرے لِئے راہ،حق وزندگی ہیں، میں اپنی زندگی تیری باتوں پہ چلوں گا/ گی اور تیرے اصول اپنے دِل میں بساؤں گا/ گی۔

میں رحم سچائی اور شفقت کو کبھی اپنے آپ سے جُدا نہیں کروں گی/ گی، میں انہیں اپنے گلے کا طوق بناؤں گا/ گی، میں اپنے دِل کی میز پہ انہیں تحریر کروں گا/ گی،تو میں خُدا کے حضور وانسان سے بھلائی وعزت کو پاؤں گا/ گی۔

خُدا کے کلام میں ہی میری خوشنودی ہے اور مریا دھیان دن بھر اس کے قوانین پہ رہتا ہے،تو، میں اس درخت کی مانند ہوں جو پانی کے نالوں کے پاس لگایا گیا ہے اور تیار ہوں کہ میں اپنی زندگی میں پھل لاؤں میرا کوئی پتہ بھی نہ مُرجھائے گا اور میں سدا سرفرازی پاؤں گا/ گی

اور خُدا کا شکر ہو جس نے مسیح یسوع میں ہمیشہ مُجھے فتح بخشی،

اُسی (یسوع) کے نام میں آمین

دور حاضر کی آستر کو ابھارنا

نوٹس:

سبق نمبر12: **عکاسی ، خوشی ، عزم**

نوٹس:

BIBLIOGRAPHY

Bock, D. H., George; Hendricks, Bill. (2015). Discovering Your Giftedness. ***The Table Podcast.*** Retrieved fromhttps://youtu.be/frro6eLa-JY

Bower, M. (1997). ***The will to lead : running a business with a network of leaders***. Boston, Mass.: Harvard Business School Press.

Chambers, O. (1992). ***My utmost for His Highest : an updated edition in today's language : the golden book of Oswald Chambers***. Grand Rapids, Mich.: Discovery House Publishers.

Collins, J. C. (2001). ***Good to great : why some companies make the leap--and others don't*** (1st ed.). New York, NY: HarperBusiness.

Copeland, G. (2005). ***Prayers that avail much*** (25th anniversary commemorative ed.). Tulsa, OK: Harrison House.

Covey, S. R. (1989). ***The seven habits of highly effective people : restoring the character ethic***. New York: Simon and Schuster.

Dawson, J. (1997). ***Intercession, Thrilling and Fulfilling***. Seattle, WA: YWAM Publishing.

Fortune, D., & Fortune, K. (1987). ***Discover your God-given gifts***. Old Tappan, NJ: F.H. Revell Co.

Foster, R. J. (1988). ***Celebration of discipline : the path to spiritual growth*** (Rev. 1st ed.). San Francisco: Harper & Row.

Gilbert, L. (2015). Free Spiritual Gifts Analysis. Retrieved from https://gifts.churchgrowth.org/cgi-cg/gifts.cgi?intro=1

Greenleaf, R. (1977). ***Servant Leadership*** (25th Anniversary ed.). Mahwah: Paulist Press.

Guinness, O. (2003). ***The call : finding and fulfilling the central purpose of your life***. Nashville, Tenn.: W Pub. Group.

Hammond, L., & Cameneti, P. (2000). ***Secrets to powerful prayer : discovering the languages of the heart***. Tulsa, Okla.: Harrison House.

Hendricks, B. (2013). What is your Giftedness? ***Giftedness.*** Retrieved from www.youtube.com/watch?v=sXLvI3LJHUw

Jacobsen, W. (2000). ***He loves me***. Tulsa, OK: Insight Publishing Group.

Kahl, J., & Donelan, T. (2004). ***Leading from the heart : choosing to be a servant leader*** (1st ed.). Westlake, OH: Jack Kahl and

Associates.
Kise, J. A. G., Stark, D., & Hirsh, S. K. (1996). ***Lifekeys : discovering who you are, why you're here, what you do best***. Minneapolis, Minn.: Bethany House Publishers.
Koch, R. N., & Haugk, K. C. (1992). ***Speaking the truth in love : how to be an assertive Christian***. St. Louis, Mo.: Stephen Ministries.
Lencioni, P. (2002). ***The five dysfunctions of a team : a leadership fable*** (1st ed.). San Francisco: Jossey-Bass.
Littauer, F. (1986). ***Your personality tree : discover the real you by uncovering the roots of***. Waco, Tex.: Word Books.
Maxwell, J. C. (1993). ***The winning attitude***. Nashville, TN: T. Nelson Publishers.
Maxwell, J. C. (2000). ***Failing forward : turning mistakes into stepping-stones for success***. Nashville, TN: Thomas Nelson Publishers.
McGinnis, A. L. (1979). ***The friendship factor : how to get closer to the people you care for***. Minneapolis: Augsburg Pub. House.
McGinnis, A. L. (1997). ***The balanced life : achieving success in work and love***. Minneapolis: Augsburg.
Meyer, J. (1995). ***Battlefield of the mind : how to win the war in your mind***. Tulsa, Okla.: Harrison House.
Ministries, C. S. (1999). ***Cleansing Seminar Workbook***. Paper presented at the Cleansing Seminar, Colorado Springs, CO. www.cleansingstream.org
Moore, B. (1999). ***Breaking free : making liberty in Christ a reality in life***. Nashville, Tenn.: LifeWay Press.
Moore, B. (2004). ***Believing God***. Nashville, Tenn.: Broadman & Holman.
Morgenstern, J. (2000). ***Time management from the inside out : the foolproof system for taking control of your schedule--and your life*** (1st ed.). New York: Henry Holt.
Morris, R. (2015). ***Truly free : breaking the snares that so easily entangle***. Nashville, Tennessee: W Publishing Group, an imprint of Thomas Nelson.
Munger, R. B. (1992). ***My heart--Christ's home : a story for old & young*** (2nd rev. ed.). Downers Grove, Ill.: InterVarsity Press.

Noland, J. R. (2015). The Personalysis Profile. Retrieved from http://www2.personalysis.com/assessment/
Pegues, D. S. (1997). ***Managing conflict God's way***. New Kensington, PA: Whitaker House.
Rath, T. (2014). ***Strengthsfinder 2.0*** (Spanish edition. ed.). New York: Gallup Press.
Sande, K. (2014). The Four G's. ***Christian Conciliation, Foundational Principles.*** Retrieved from www.peacemaker.net
Senge, P. M. (2006). ***The fifth discipline : the art and practice of the learning organization*** (Rev. and updated. ed.). New York: Doubleday/Currency.
Smalley, G., & Trent, J. (1986). ***The blessing***. Nashville: T. Nelson.
Smedes, L. B. (1984). ***Forgive and forget : healing the hurts we don't deserve*** (1st ed.). San Francisco: Harper & Row.
Smith, E. M. (2005). ***Theophostic Prayer Ministry***. Paper presented at the Theophostic Prayer Ministry, Basic Seminar, Irving, TX.
Spears, L. C. (1998). ***Insights on leadership : service, stewardship, spirit, and servant-leadership***. New York: Wiley.
Swenson, R. A., & Swenson, R. A. (2002). ***Margin : restoring, emotional, physical, financial, and time reserves to overloaded lives ; The overload syndrome : learning to live within your limits***. Colorado Springs, Colo.: NavPress.
Voskamp, A. (2010). ***One thousand gifts : a dare to live fully right where you are***. Grand Rapids, Mich.: Zondervan.
Wagner, C. P. (1994). ***Your spiritual gifts can help your church grow*** (15th anniversary ed.). Ventura, Calif.: Regal Books.
Weaver, J. (2000). ***Having a Mary heart in a Martha world : finding intimacy with God in the busyness of life*** (1st ed.). Colorado Springs, Colo.: WaterBrook Press.

ESTHER
INITIATIVE